

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جمال الہدی

انسان کے نشان

یعنی

اس دور و قہر عالمی کی بگاڑ کا کھمبہ منہج ہر۔ لیکن یقینی مدد ہے یہ

مصنفہ
ریلیف والڈ و ٹرائن

اس کے کل حال کا مقصد۔ دماغ علم نہیں۔ دماغ علم نہیں۔ دماغ علم نہیں۔

جبر کا اثر۔ دماغ علم نہیں۔ دماغ علم نہیں۔ دماغ علم نہیں۔

کاربرد اور ان کا مطالعہ اور لیا

۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

تشریح سال

یہ کتاب دسویں سن اگر مرید مرید اس کی انگریزی کتاب دو ان بیٹوں دادی لکھی
کا قلم در سرب ہے۔ اسے دسویں سن کہا گیا کہ اب فراہم اور ٹو بار دسویں کا حق دوم بھی حاصل
ہو یا کہ کلید لکھتے ہوگا۔ دسویں سن لکھنے کے لئے دسویں سال کا حساب فراہم یا دسویں سال
یا دسویں کی طرح اس کتاب کی لکھی ہوئی اور اس کے ساتھ اس دسویں سال کے سرکاری لکھتے ہوئے
ہے کہ جو ۱۸۹۹ میں اس کتاب پر لکھی گئی تھی اور اس کے لئے آکر دسویں سال کا
اس کے ساتھ اور لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
کی جو دسویں سال کا ۸۲ پر لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
میں لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
کے ساتھ اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
میں لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے

مسلم امپائر کا نام۔ دسویں سال اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
کا اسمانی علم لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
سے لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
دسویں سال کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
کوئی قذیم کوئی علم لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے
خوش نصیب تو اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے اور اس کے لئے لکھتے ہوئے

وصالِ نریمنی نشانِ نشان

دیباچہ

ایک طلائی تار مود ہے۔ جو دنیا کے ہر ایک اندھ کے سچ سے گزرتی ہے۔ اور ایک طلائی ارمو مود ہے۔ جو تمام پیمانہ برگوں۔ دلوں۔ کہنوں اور چمنوں کی۔ تدبیروں اور تعلیم و لغت کے سچ سے گزرتی ہے۔ جس کا دنیا کی تاریخ میں ذکر آتا ہے۔ اور پیراں مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کے سچ سے گزرتی ہے جسکی طاقت عظیم اور بیاثر تاسف ہوئی ہے۔ اور جو کچھ اور بہنوں سے کیا اور جو جو بہنوں اور بہنوں سے کیا وہ مالکِ قانونِ عالم کی منتظر تھی۔ اور جو کچھ ایک کر گیا ہے وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

یہی طانی ڈوہ اس سب لوگوں کی زندگی میں دہل پڑا چاہیے۔ جو ساری دنیا کی سہر وفت کے ایام میں اسی ماہر و سی کو مردی سے اور مردی و طاقت کے لئے بایاں صحت و نوا مائی سے اور لئے آرام کو کامل امن اور ہر قسم کی اداس کو ہر اس اور واسطے سے تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

ہر ایک شخص اس سے واسطے دیا نہ کرے گا ہے۔ یہاں سے اور رہنما سے ہیں اور رلاتے ہیں۔ حال ایک طاقت ہے جس سے ہم تمہارے ہیں۔ کہو کہ جاتا رہتا ہے۔ ہر گئی سے ہر گئی ستی ہے اور ہر گئی کی ہر گئی کی سستی ہوئی ہے۔ حال میں روحانیت کو جس قدر دخل ہو۔ اسی قدر لطف اور اسے کام میں

[illegible]

اس طاققت اور اوقط کا کمال

مہمب

اس باب کا مقصد یہ دینا ہے تمام حوادث بہتری کے لئے ہیں۔ ابھی دہیں ہیں
 راسی پر پہنچا۔ اور باب ماسریتا کی ہوئے والا اسے زخم میں حد وقت دہر ہے حالانکہ
 ایک کا دوسرے سے روتی اور اعلیٰ کا ساق فرق ہے۔ مگر کھر سی دونوں راستی فرما
 اور یہ اول۔ کما ہے اسے حیالات کا متقد ہے۔ اور یہ حالات بہر ایک کی زندگی کا
 مرد اعظم تارہ لے ہیں لیکن اس سے طاہر ہو گیا ہے کہ آیا اس زندگی کی مردی یا
 نامردی اس یاد کہ۔ کا نیالی یا ماکھی پر بنا دہے۔
 اور اس کی ہر مانع کا متقد سب ماتوں کو اسی بنا دکنہا اور اس کے صحیح رہنا
 کو بہ نظر کہتا ہے۔ حالانکہ اکی ہوئے والا ہی دسا دیکھو لہر سے دیکھتا ہے۔ ایک
 کی سبب ہر سمت سے سورہ ملا ہے۔ اور دوسرے کا ادھاک مادی سے تارکہ ہے
 بہر ایک اس لئے دسا اسے اندر داتا ہے۔ اور اس کی عمارت کا نتیجہ اس کے خیال
 ہے۔ طاہر ہو گیا ہے بہر تیل کے متقد اسے اس کے ہم فرست سے اسے لئے بہر
 تیار کرتا ہے۔ اور جس حد کہ یہ اسی بہر تیل تیار کیا ہے۔ یہ ماسریتا دینا کے لئے ہوتا
 ہے۔ حالانکہ تیل اسی محدود حیالی سے اسے لئے دور تیار کرتا ہے۔ اور جس حد کہ
 یہ دور تیار ہوتا ہے۔ اسی حد تک سب الہ مالوں کے لئے ماسریتا میں اسکو مدد دیتا ہے
 اس میں اور کچھ ہوتا بہر تیل کے متقد کا اور تیل کی خاصیت کا مادہ ہے
 بہر کہ یہ نہ کہہا اسے لئے بہر تیل یا فاسق تیار کرتا ہے۔ اور جس حد کہ اسے
 لئے ایک دوسری عمارت تیار کرتے ہیں۔ یہ ماسریتا کے واسطے تیار کرتا
 میں ماسریتا ہے۔

مقصود ہوتا ہے۔ یہ روحانیت قائلوں کے مسئلہ ہے۔ اور یہ صرف کے اختصار ہے۔

ہر ایک کے عالم شہود میں لائے ہوئے پہلے بروہ غیب میں تیار کی جاتی ہے۔ اللہ حقیقی قالب میں لائے ہوئے پہلے اسکا خاکہ تدوین کیجا جاتا ہے۔ اورادی ہوئے ہے۔ پہلے روحانی ہوتی ہے بروہ مند عالم شہود مبادل ہے معلوم کی نوعیت اصل قالب کا بچہ ہستیہ علت سے لگتا ہے۔ مصنف کا مدعا ہے کہ درمیانی روحانی اور خیالی طاقت کے واقعات عظیم اور طے قوا نہیں۔ ایسی سادگی اور روحانی کے ساتھ تناٹو حاش کہ پھر بھی ان کو سمجھ سکے۔ پس اسکی میں تھا ہے کہ سادگی اور دھائی کے ساتھ تناٹے جانیں کہ سب لوگ اسکو سمجھ سکیں۔ اور اداں کو ایسی روحانہ رنگی میں داخل کر سکیں اور اسکو ماتھیل ایسا سانسکیں جیسا کہ یہ چاہتے ہیں۔ یہ امر کہ اس طرح یہ ایسی زندگی کا ڈھانچہ ساز کر سکتے ہیں۔ محض خواہش و خیال ہی نہیں بلکہ حقیقی علم کا معاملہ ہے۔

عام عالم کے بیچ میں روحانی طاقت دور رہی ہے۔ ایساں کے اندر ہر اور اپنی رتائی مری کام کر رہی ہے۔ اس مری کے ساتھ ہزاری سدا کرنا اور اس سے مالا مالا فرائ اور طاقتوں کے ساتھ جو انقت حاصل کر رہے ہیں لوگ ان کے ساتھ بلکہ کارروائی کر سکتے ہیں۔ اور یا کہ نہ سے ان کے ساتھ اور سب سادگی میں آسکتے ہیں یہی کامیابی کا ہے۔ یہی چیز ہے۔ اور بالکل ہوئے اور ان طاقتوں کے حصول کا نام ہے جو خواہ میر ہی ہیں دینی نہیں۔

رحمۃ اللہ علیہ شریف

تو اس سے کہہ کر یہی ایسی ملاحت کا ہوا لاری ہے جو امام حرام کی مانی ہے۔ اور ہر ای طرح سے ہوسا ہے ہوسے تو اس سے کہہ دے۔ اسے ماناں ر کی رعایت کی روح و داں کو جس حد کا اس اور اس بار کی ملحق ہو رہا ہیں کہ آپ اسکو پی محنت کا لور سرور کا سامان۔ دامنہ نظر پر وہ سزا حوال سے یاد کرو۔ اور سب تک سمارا مظم ملکی واتی کی لہ لہ مالاہاں ہو۔ سرکانت سے آگیا ہی موی کے سلطان نام رکھ کر کور جائزہ ہو۔

تہ خدا سے یا باں روح سے۔ مسرت تمام عالم کو اس ذرا سے مہر و کما۔ لہذا سب کچھ اسی سے اور اتنی ہی ہے۔ اور ہر جگہ جگہ ہی نہیں۔ تہ چہ عالم پر ہم آئی کی دانت سے زندہ ہیں۔ اور اس کے چلتے پھرتے اندر رگ سرکوتے ہیں۔ وہ چکاسی زندگی کی روح۔ بلکہ چکاسی ماس زندگی ہے۔ اسی سے ای زلیفیت حاصل کی ہے اور یہی ای زلیفیت سے حاصل ہو رہے ہیں۔ ہم خدا کی مہر سے چمکے لے والے ہیں۔ اور کو ہمارا اس بات میں اصلاح ہے کہ ہم حتم روح پر۔ حالہ کر تہ۔ سے یا باں روح سے۔ جس میں ہم اور تمام دیگر لوگ شامل ہیں۔ ہاں ہر اصل خدا کی زندگی اور ان کی زندگی کی ماحیتہ ایک ہی ہے اور اسی طرح یہ سچ منس ہیں۔ ان کا اختلاف مابہ مابہ ہے۔ یہ ہیں بلکہ زندگی میں ہو۔

ایسی ۱۔ ہر درجہ کی قحلا روح کے لسان موجود ہیں۔ جو مادر کو لے ہیں کہ ہیں اس پر۔ یہ خدا سے مانی سہاؤ کے طور پر ملتی ہے۔ اور بھلا سوار گ ہی ہیں۔ اس کا احساس ہے کہ چکاسی مہر کی مہر کی سہی۔ کہے یا سال ہے۔ اس طرح خدا اور انسان ایک ہی ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہے۔ کہ کون سے ہاں تہ ہے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ فعلوں کا قول ہے۔ لہذا یہ کہہ سچے طور پر ماحیا ہے۔

امر اول کا یہ مال کہ اگر خدا سے کہے۔ ہر رگہ کی ہے یا باں روح ہے جہاں سے سب آئے ہیں تو صریحاً ہماری رنگبار ہر جگہ تہ مہر و کما اس سے ماناں ختم ہے۔ مانی سہاؤ کے لیے تو اسے کل رہا ہیں اور ہم اگر چہ مانی سہاؤ کے کہیدیم مہر و کما اس سے مانی زندگی کے لیے یا باں ختم ہے۔ لہذا ہیں۔ اور ہاں سے کہتے ہیں۔ یہ اس سے یا باں روح کا درجہ ہر اکا ر گئی۔ ظاہر ہے کہ اس سے۔

لفظ ہندیہ کے معنی ہندوستانی کے ہیں۔ اور اگر یہی لفظ ہل (دوسرے) کے
 ہی اسے آپ کو یاد کرنے کے واسطے ایسے گرو وگوار لکھ کر لے لے کے ہیں لیں دوج
 میں پڑنے کے معنی ایک محدود احاطہ میں محدود رہتے ہیں۔ لیں اگر ہندوستانی ہوں تو ہندو
 صاحب کے کچھ کچھ درستی کے ساتھ صحیح اور تباہ ہیں۔ اور اگر کسی خاص حلقہ کے
 اندر محدود رہنے کے آثار ہوں تو سمجھا جائے کہ کوئی ایسی بات ہو جس سے یہ حال کا
 آدمی عیالہ اور کیا گیا ہے۔

عالم کا اعلیٰ اور پست

عالم کا عظیم اور وسیع اور رستہ تباہی اور رستہ کی رستہ ہو
 جس کے پیچھے ہیں۔ اور سب کو رستہ کرنی ہے اور سب میں نمایاں ہیں اور رستہ کی
 کا خود خود پیدا ہوئے والا اصول ہے۔ جس کو سب کی سب ہوا ہے۔ اور سب کو پست
 ہی ہیں ہمارے لکھ سب کی لکھ تار جلا آتے ہیں۔ اگر شخصی زندگی ہے تو رستہ کی رستہ
 کا ہونا ضروری ہے۔ جسے یہ سب کی ہے۔ اگر سب کا خاصہ یا طاقت موجود ہے
 تو حقیقت کے پیچھے سب کی سب کی ضروری ہے۔ جہاں سے یہ لکھی ہے۔ اگر دانی ہے
 نو اور سب کی سب کی ضروری ہے۔ جہاں سے اس کا افغان ہو یا نہ ہو۔ یہی بات اس
 طاقت اور اس تمام امور و عادات کی ہے جس کو ہم پستی سمجھتے ہیں۔

تباہی یا پستی اور رستہ کی رستہ کی رستہ ہے۔ ہاں سے سب کا
 آغاز ہوتا ہے۔ اور یہی ہے اہل طاقت اس عظیم غیر متعین تو اس میں اور طاقتوں کے
 رستہ پیدا کر رہی ہے۔ کام کر رہی ہے اور ہیکو مشاکرتی ہے۔ جو تمام عالم میں متنازع
 کیا ہو رہی ہے۔ اور انہوں نے ہمیں ہر ایک خاصہ سے محسوس کر رہا ہے۔
 باری روزانہ زندگی کا ہر ایک لہر اور ہوا میں اور رستہ کی رستہ کی رستہ
 اور رستہ کے جو اسطرح اسطرح میں جو سب کی شگفتہ ہے کہ سب کی سب کی رستہ کی رستہ
 کے مطابق ہوتا ہوا اور رستہ کی رستہ ہے۔ ہر ایک خاصہ کی رستہ کی رستہ کی رستہ
 بدل تو اس میں رستہ کی رستہ اور اس میں رستہ کی رستہ کی رستہ کی رستہ
 ایک طرح تمام عظیم عالم میں ہر قانون کے اور پستی ہے۔ اگر یہ سب

تھوڑا جاحصیت اسے میں کہہ کر اوی موتا ہے جس طرح کہ سمندر سے نکلا ہے ایسا ہی کا
 دھڑکا تھا جاحصیت اسے صبح سے صبح مڑتا ہے۔ پھر اس کے کسا دھڑکا ہو سکتا ہے
 تاہم کچھ اور دشمن میں غلط فہمی پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ گویا اور انہماک کی زندگی
 ناچھوٹ ایکسا ہی ہے۔ تاہم خدا کی ہی ایسا کی جتنی ہے اس امر میں مالا دوسرے ہوتی ہے
 کہ اس میں تمام مگر متامل ہو۔ تیسے ہر۔ دیگر الفاظ میں اس کہ کو کہیں کہ نہ زندگی کی
 راضی سے لیا ہے۔ اس کی تاہم ایکسا ہی ہے۔ اس میں کہ۔ اس کی دیگر سے
 تعاقب۔ اس میں لیا دھڑکا ہے

کیا اس سر سے ثابت نہیں ہو گا کہ دونوں خیال جتنے ہیں، تیسے ہر، تیسے کہ یہ ایک
 ہی نوعیت اور قسم۔ ہر۔ اور دونوں خیال ایک۔ ہی تیسے سے۔ اس سے کہے جا
 سکتے ہیں۔

مثلاً میدان میں ایک حصہ راضی ہے انداز کو بہتانی تیسے سے کہتی ہے
 تیسے سے کہ درہ ہر، حصہ اسی آخر۔ اس شری کو ہر، ہر، حصہ سے لیتا ہے
 اور وہی جتنے ہے کہ اس حصہ سے حصہ کے الی نوعیت اور جاحصیت اور وہی
 وہی ہے حوٹے حصہ کے یا کی ہے۔ حوٹے سے یہ لیا ہے۔ مگر اس میں فرق ہے
 ہے کہ ہر، والا حصہ ایسے کئی حصوں میں یا کی ہر، ہر، حصہ میں حصہ میں حصہ
 اور ہر، حصہ ہر، ہر،

یہی ایسا کی زندگی کا حال ہے۔ اگر ہم اسی زندگی کے حصہ سے اکسات
 میں ملتے ہیں تو دوسری بات میں مختلف ہیں۔ اور ہماری زندگی کا رہنمائی تیسے
 ہر، ہے۔ جو سب کی زندگی کا حرج ہے۔ جیسے سب آتے ہیں اور فرد
 فرد میری اور اس کی زندگی کا ہی حرج اور ہے۔ اور ہم اس رہنمائی تیسے سے
 اندازہ رانی ہر، کے آتے ہیں۔ اور اگرچہ جتنے تو خود زندگی اس ہر، سے ایسا
 کہ ہر، ہے اسی قسم کی ہے جس قسم کہ زندگی کا ہر، جیسے ہے۔ مگر اس میں کچھ
 فرق ہے اور فرق حصہ ڈگری کا ہے۔

اگرچہ سب ہے تو کیا اس میں منتخب نہیں لکھتا۔ کہ اس میں تپاں اس رہنمائی
 ہر، کی بجا ہر، ہے کہ اس میں کو دوسرے کے آئی ہیں اس کے وہی ہے۔ چاہے اگر حال

توئی بہا ماحسد و گر تو کی مقدرت ہو رہا ہے جس کا عہدہ دل کی طاقت اور جمال کے عمل سے ہے۔

روح کی زندگی سے یہی تھا جسے آئی ہے۔ یہ باریک بینی اس لئے آتی ہے سے متعلق کر لی ہے۔ یہ جو عالمی زندگی ہے، آئی ہے۔ یہی اس لئے جو نہیں اسے گرد مادی دنیا کے سماج والہ کر لی ہے۔ خیالی زندگی اس کو دوسرے گہرا ہلاتی ہے۔ یہی دونوں کہہ مابین کام کر رہی ہے۔ آگے چلے سے پہلے ہم مختصر طور پر مال کی نوعیت پر غور کرتے ہیں۔ یہ کیا مارا خیال کہا جاتا ہے۔ خیال محض جو محض خیالت یا محض خیال کی دیگر بات نہیں بلکہ محض اس کے اچھڑا ہوا ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ عالم میں بہت اہم لکھنا اور ناقابل مبالغہ مذہب ہے۔

چنانچہ محض یہ ریاضی حقائق میں اس عظیم حقیقت کو واضح کرتے ہیں۔ مثالاً کے لئے اس کی مشکل رجحانیت مادہ اور قوت ہوتی ہے۔ اور ہم یہ متعارف کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اسے موجود ہے جس کو ہم "سائنس" کہتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی متعارف کرتے ہیں کہ خیال کی طاقتوں کے ذریعے سے ہم پیدا کرنے کی قوت قائم ہوتی ہے۔ اور یہ صرف اس کا ہے۔ یہی نہیں بلکہ فی الحقیقت یہ ہے اگرچہ عالمی طاقت ہے۔

ماہِ عالم میں۔ ہمارے گروہ کو جو ہے اور ہر ایک شے جو کہی عالم کے طور پر ہوتی ہے۔ اس کا آواز ہے خیال ہی میں ہوا ہے۔ اور وہاں۔ یہ اس کی شکل کا ہمارا ہوا ہے۔ ایک قلعہ ہر ایک شے ہر ایک نفس۔ ہر ایک کل۔ ہر ایک شے ہر ایک شے۔ یہی اس شخص کے دل و دماغ میں آئی ہے جس نے اس کو عالم ستم و میں لے لیا۔ یہ اس کے واسطے اس کا خاکہ تیار کیا۔ بلکہ اس نے دنیا کو جس میں ہم رہتے ہیں۔ یہ اس کے لئے کا ہوا خیال آیا تھا۔ یہ وہ خدائیں کو ہم سچے سچے روح کے جس کے ہیں۔ اور یہ کہ میں کو پیدا ہے۔ اگرچہ شے ہے کہ ہماری اصلی ذات وہی ہے اور اس میں ہے۔ اس لئے کہ روح کی زندگی میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ تو کیا ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہم جس وقت اس کے حقیقہ تیار کیا ہے۔ یہی ہے۔ یہی ہے کہ وہی ہے۔

رہیں۔ یہ ہوتی ہے۔ عالم کا مدد کی ہی ایک۔ وہ دلی انور ہے۔ اہل یہ ہوتا ہے۔
 ہادی رہتا اور یہ ہولی خواہ نہ دیل سے۔ صورت ہی میں کویں ہوتا ہے۔
 قائم رہتا ہے۔ دوسرے ماسک گھر میں کئی جویاں ہیں۔ اور جو کہش کا جاسم ہو
 رہا ہے۔ اہل اس مات کا شوق ہیں ملتا کہ اس سے لذت نہ لگی اسے وقار ہے
 قائم ہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سا دل ہیں ہوتی۔ البتہ اسکی شکل
 دل جاتی ہے۔ نہ لگی ہمدید ہو قرار نہ ہوتی ہے اس میں نہ کہ وہاں اور نہ ملانا
 ہوتا ہے۔

ب دوسری شکل میں بھی خیال کی طاقتوں سے کام لینا پڑتا ہے
 اہل ہام مذراہ اور رسو جوں کی نہ لگیوں دلیہ ہی ہوتی ہیں فسی سے
 دریکل لعلیب میں ہوتی ہیں۔ اگر یہ جالوں پھیند مل کر یہ کہا ہو کہ ہم جنس کو
 ہم جنس کبھی اس کشش ہوتی ہے۔ تو ہم اس جانب کی زندگی سے دلچسپی ہو
 اور حالتیں اپنی جانب پہنچتی ہیں جو ہمارے خیالات اور زندگیوں کے
 منطبق ہوں۔ تب ایک خاص خیال ہے ہمیں اس طرح موثر ہونا چاہئے۔ کہتا ہے
 سب سے کسی طرح ایک ہی ہیں ہم سب ایک ہی عام عالمگیر زندگی سے
 اکٹھے نہ رہے ہوئے نہیں۔ اور جب اس امر پر غور کرتے ہیں کہ جو خیال
 بنا کر ہی دل میں ہے۔ اور اس کے مطابق ہم رسو ج اپنی حالت پہنچتے ہیں اس
 سے قائم کر ہونا لے ہم خیال ہی ہیں تو وہ صورت میں رہتی۔ اور جس حالات
 میں رہتے حالتیں اپنی شکل میں ہوتے۔ تا وقتکہ ہم ایسا ہو مانہ چاہیں۔
 ہم اپنی باطنی زندگیوں میں یا تو تیار کو مگر کہ ملک وہ رخ قائم کر
 سکتے ہیں جس کی حالت ہم کو چاہتا ہے۔ یا ہم ایسا کرنے میں نہ کام ہو سکتے
 ہیں اور بے مل رام ہو مکی صورت میں ہر ایک گدہ ہو اسے چھو لگا۔ کہ امیر
 اور ہر مار کے مار سے ہر سکتے ہیں۔ یہ خیال دانا نہ ہیں بلکہ وہاں ہے
 کہ ہر ایک اس طرح ہم سے اعلیٰ سے نہ نافہ نہ لگی اور یہ ہیں کہ رسو ج اور
 اہل اس جانب لے سکتے ہیں جو سلج نہیں ہو رہا ہو۔ خواہ یہ کسی زمانہ یا
 کسی مقام میں رہا ہو۔

اُن عمارتوں پر ہی غور نہ ہو کہ یہ نظر آتی ہیں۔ حیرت انگیز ہے کہ ان کے نظر
 نہیں آتے۔ لہذا ان کے دلوں کے کئی گنا زیادہ ہیں۔ عین صبح کا یہ حکم کہ وہ آج
 بیکی کو جو غم سے نرفت کریں، یہ سنا کر ہلکا، واقعہ اور قہر قی مانوں پر پہنچی ہے
 اس طرح بیکی کو راگوائی کی اسطاعت کے تمام عمارتوں کی ذرا، اس لئے کہ
 مساوی ہے۔ اور یہی گنا گویا یہ عکس تھا کہ اسے دیکھ کر یہی جاننا
 کھنکھاتے ہیں جب ہماری آنکھیں کھولی جائیں گی۔ ذاتی، عمارت تمام شہر میں
 کو مسدود کر دے گی۔ جو مقرر سے لے کر رہے ہو، یہاں سے صبح کے۔ اور
 جو نیکو اس سے لے کر وفات کر لے ہیں وہ نیکو اس سے مراد گئے۔ اور ایک اور
 تلواریں جو اس کے جسم کی جانب اپنی جالی، جس کے طرف بہ جمع نیکو جانے
 اگر نیکو اس کا یہ بھی جائے تو دلوں کی جانب کیوں اسطاعت ہے۔

ایک دوسرے کے نزدیک جو نیکو اس کا واقعہ ہے۔ فرما ہے کہ وہ قانون ہے
 ہر ایک فعل پر بالعموم کام کر لیا ہے۔ اور ہم وہی کہتے ہیں، اس کی ہم نیکو راگوائی
 کرتے ہیں

اگر ہم ایک شے کی خواہش کرتے ہیں تو وہ دوسرے کے متعلق ہوتے ہیں۔ ہم
 ایسے گروں کی طرح ہوتے ہیں کہ جس میں لہا ق ہو۔ اور یہ حلد تھا ہوا ہے
 ہیں۔ جو کچھ ہم چاہتے ہو مستقل ارادوں۔ اس کے متعلق ہے۔ یہ ہم
 اس کو اپنی جانب پہنچ سکو گے۔ اس کی ہمیں آرزو ہے۔ جس میں ہم کا خیال
 تو یہ سنا ہے لئے چھوڑا۔ جس کا ہم اس خیال پر قائم ہو جو وہ ہم خوشی یا تری
 یہ سنا کر کہ ہم برابر اپنی جانب اسی رات کو گھنٹے رہیں گے۔ جو ہم اس کے خیال
 کا مڑا اور عظیم مدعا ہو۔ خیالات ہماری شے کی جانب ہیں۔ اور یہ ادوں کو
 بالکل اس کے متعلق ہے۔ بلاتو کر سکتے ہیں۔ یہ ہم اس کے لیے کیا کرتے ہیں
 کو استقلال سے پہچانیں۔

ابھی ہم نے ماضی کی گفتیں کرنے والی طاقتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں
 بعض خیالات کی طاقتوں کا وہی آرزو کے سلطان عمل کرتا ہے۔ اور اس میں
 شہر میں۔ کہ یہ کہہ دو۔ نہ کی تو قہ قائم رہتی ہے۔ اور جس دور میں کہ یہ

ہمارے اپنی زندگیوں اور ہماری گروہ خاص حقیقی اور حیات بخش طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ یہ معمولی حالتی آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ یاد ہو رہی ہے کہ علیحدگی میں جس کا ہمیں انداز کرنے والی استیاء محسوس معلوم نہیں۔ یہ حالات طاقتیں ہیں جس سے ہمیں - بے چارے - اور ہمیں کی گھبراہٹ اور ہمیں کی طرف ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک انسان سوچ کر حکوم کر کے اس کی زندگی کی کیفیت قائم کرتا ہے۔

استیاء توئی نوید میں بہ نظر نہیں دیکھتے والا کہہ سکتے کہ دور و حالانی اور مادی استیاء کے اس مطالبات یہ کر کے والا قانون عجیب طور پر کام کر رہا ہے جو لوگ اندھا دھند کام کرتے ہیں۔ اُن کی کشتی تار کی کجائیاں ہوتی ہیں۔ اور جو لوگ ہمیشہ بے حوصلہ اور بالواسطہ ہیں اُن کو کسی بات میں کامیابی نہیں ہوتی اور دوسروں کے بارے میں طرہ طرہ ہیں۔ اندر میں عقیدے اور لاشاں کامیابی کے عناصر کو اپنی جانب کھینچتے ہیں۔ آدمی کے آگواڑ کے پتھر اڑتے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی عام فرائض کی کیفیت کیسا ہے۔ گہری عورت عورت کی دلی حالت اس کی لباس سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ میلی کھلی عورت۔ اسے فرائض پر بالواسطہ بے احتیاطی اور بے ترتیبی کا علم ظاہر کرتی ہے۔ جسم پر آنے سے پہلے کنا دت اور بے نظریہ وغیرہ دلچسپ ہوتے ہیں۔ وہ خیال زیادہ تر کھیلایا جاتے۔ وہ آگے گرجاؤں جیسے ظاہری عناصر سے اس طرف لپکتا ہے۔ اظہارِ شمس کر کے گا۔ جس طرح تپنے کا ظاہر ہے لکڑا سولہم میں غماض تاسا سید اگر تپتے۔ جس دلیں ہفتہ تپتے ہو اور اسے ارادہ کا وہی اور ارادہ بر قائم رہتے۔ ان عناصر سے ابھی صاحب الہی شہان اور طاقتوں کی گنجائشیں جو اس ارادہ کی اس کی کار آمد ہوں۔

تیار رہا ایک خیال ہر اکہ چمکیاں طریق میں اپنی ذات۔ جسے مطالبی قابلِ وقت ہے۔ ہمارے جسم کی طاقت۔ ہمارے دل کا جو حوصلہ کار و ماریں ہمارے کامیابی اور ہمارے حقیقت سے دوسروں کو جو خط حاصل ہوتا ہے۔ اس باتوں کا ہمارے خیال سے نیلا لاشہ کہ تو حقیقت پر ہم تپتے ہیں۔ جس فرائض سے ہم اپنی دل کو کسی بات سے لگاتے ہوئے ہمارے روح کو اس فرائض کے مطالبی حوصلہ حاصل ہوتا ہے۔ لاشہ کی قانونی کی طرح روحانی قانون ہی کہہ سکتے ہیں

یا دلی آرزو واپس نکالی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اسی۔ جب تک کہ یہ اس شخص کو جس کے
واقعات و ماہر لائی گئی ہے۔ رورہ عرصہ۔ یہ عالم نشہ و دہشت اور وحشیانہ
ہے۔ مادی حالت، ہر لائی ہے۔

اگر اس میں شک یا یقین دہرا اس کا مادہ داخل ہو جائے۔ ب عقلی نہایت
راہت ہو رہا۔ اس قدر تک کہ غصہ ہو جاتا ہے۔ کہ اسے آرزو کے پورا ہونے کی
توقع نہیں رہتی۔ جب یہ خیال ہر اس فائیم رکھا جائے۔ اور بغیر دانش سے اس کو
سہرا کیا جائے تو یہ زبردست طاقت ہو جائے۔ اور اس کی نامعلوم ہوئے والی
طاقتوں کی کیا نہ کنفیض ہو جاتی ہے۔ اور اس کے نتائج طاقت کی مقدار
کے مطابق پیدا ہوتے ہیں۔

اس طرح آج ہم جلدی سے معلوم کرنا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہیں اخص معلوم
ہو جائیگا کہ ایمان کی نسبت جڑ بڑی بڑی مایاں کی گئی ہیں۔ یہ محض لغو و سہم
ہی نہیں۔ بلکہ سب سائنٹفک واقعات ہیں اور ان کی ناماد نظمیں میراں تو انہیں
سرمینہ کی گئی ہے۔ یہ ہیں اسے یوریشی توات میں ہے وہ تو انہیں دریافت
ہوئے گئے ہیں۔ جو ان طاقتوں کے پچ کہیں کران کی رہائی کر رہے ہیں۔ اور
ہم ان کم سے کم بعض سمجھ سمجھ کر استعمال کرنے لگے ہیں۔ اور اس طرح
انہاں کے کاروائی کر کے کام شروع جاتا رہا۔ جو بہت دیر تک صورت لگتی رہی۔

انہوں نے مری کی مائت سے کچھ نہ کرنا کیا جاتا ہے۔ جس سے نہ ناست ہو جاتا ہے کہ
فی قصہ ایک طاقت یا حد ہے۔ لیکن مری صرف وہاں تک حد نہ یا طاقت ہے
جہاں تک یہ خیال کی طاقتوں کے اظہار کی ایک خاص شکل ہو۔ کیونکہ جس کو ہم
مری کہتے ہیں۔ وہ ہے کہ خیال میں کسی بات کا عکس ڈال کر اس کو اس
خاص طرف لگایا جاتا ہے۔ اور جس حد تک یہ عکس پیدا کرے ایک خاص طرف
لگایا جاتا ہے۔ اسی حد تک اس کام میں ضرورتاً ہو جس کے واسطے یہ باہر ہو جاتا ہے۔
اس طرح مری دو قسم کی ہے۔ ایک ایسا مری دوسری زبان فی ایسا مری مری
وہی ہے جس کو ہم منظر ہر لائی دینی کہتے ہیں۔ یہ ایسی مری ہے جس کو اسی ہی دلی
دوسری مری علامت کہتے ہیں۔ یہ ایسی مری ہے جس کو اسی ہی واقعہ کی خبر

اور وہ اور ہر شے سے زیادہ بڑی ہو۔ اکیس برس کے بعد رانی اور ایک سے
اسکو خدا کی ہر شے سے زیادہ بڑی اور اہم مقرر ہے اور اسکو ساتھ ہی اسکو کاروائی
کرنے کی دیکھ کر خدا کو جی بڑھ کر ہے۔ اور اسکو اور اسکو عالم
ایسا ہی حالت میں روحانی زندگی کے ساتھ ہے اور اسکو اس کے ساتھ
کا غرض یہی ہے کہ خدا کی ہر شے سے زیادہ بڑی اور اہم مقرر ہے
اور وہ جی کرتا ہے۔ اور خدا کی ہر شے سے زیادہ بڑی اور اہم مقرر ہے
اور اسکو اور اسکو ساتھ ہی اسکو کاروائی کرتا ہے۔ اور اسکو
یہ سب خدا کی ہر شے سے زیادہ بڑی اور اہم مقرر ہے اور اسکو
خدا کا اور اسکو اور اسکو ساتھ ہی اسکو کاروائی کرتا ہے۔ اور اسکو
سے سیدھی اس کے دل میں منکھ ہے اور اسکو اور اسکو ساتھ ہی اسکو
اور اسکو ساتھ ہی اسکو ساتھ ہی اسکو ساتھ ہی اسکو ساتھ ہی اسکو
روح کی صدا اور بعض خدا کی صدا اور اسکو ساتھ ہی اسکو ساتھ ہی اسکو
اور وہ جی کرتا ہے۔ اور اسکو اور اسکو ساتھ ہی اسکو ساتھ ہی اسکو

۱۔ آپ اس پر پیدا کر لے ہیں۔
 تقدیر بدلتا اس میں اتنا اور فانی رہدگی کے ہوا ڈکے آگے پہاڑ آگے
 و۔ یہم کو لے ہیں۔ اسی ہی رہم کے آگے کو وسیع ہر نہا لے ہیں۔ جس کے پہنچا ہے
 بعد ائت علم اور ائت لکھ کر کام کر سکتی ہے۔

یہم باطن کے درجہ سے جمیع روحانی زندگی کو جسمانی زندگی کے ساتھ ملائے
 ہیں۔ اور اس طرح روحانی زندگی کو جسمانی کے ذریعہ کام کرنے کے قابل کرنے میں
 خیال کی زندگی کو کھپتہ باطن سے نکلا ہوئے کی ضرورت رہتی ہے اور یہ کھپتا ہی
 فائدہ مل سکتی ہے جس کی یہم بدرجہ باطن راہیت کے ساتھ رجحانی ہر ایک کھپتہ
 بھی شکل اور سطح پر ہی اسی کھپتی سیدہ کہ ہے۔

اس سے ہیں اندر لے لیا ہے۔ حاصل ہوتی ہے جس کو ہم القاباً تنکریمہ باطن
 کہتے ہیں۔ مثالی طور پر نہ کہ کار روحانی نوعیت اور فہم سے وہی تعلق ہے۔ یہ اندر
 روحانی اور اس کے ہیں۔ جس کے درجہ انسان خدا کو علم و الہام اور قدرت الہیہ
 زندگی کے اسرار سے سمجھ سکتا ہے۔ اور اسی ذریعہ سے خدا کے اہم و غائی
 اور رابطہ کھپتی پیدا کر سکتا ہے۔ اور اسی دیوہائی سرشت اور کیفیت پر انہی
 ہستی کی مصیبت کو پہنچ سکتا ہے۔ اس طرح الہام ربانی کے لگا کے کمال اور کھپتہ
 سے جو روحانی مصیبت اور ملاء حاصل ہوتی ہے۔ اس سے الہام انبیاء کی ہستی

فوجیت احمد اہل حق کی بائیں کامل اندر و لے ہوتی اور شہادت حاصل ہو
 جاتی ہے۔ جس کی جانجہ، فوجہ اور خواہش مصطفیٰ کائنات ہے۔ یہاں پہنچا

روحانی ادراک سے مشاء ہے۔ جو باطن میں پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جسمانی
 ادراک ماہر پیدا دیا ہے اور چونکہ اس میں اطلاع طبع کی ہیرونی دنیا کے
 کے نفس پیدا دے تو محسوس کرے اور چھپے اور اس سے واقفیت پیدا کرے
 کی قابلیت حاصل ہو جاتی ہے کہ ہم اس کو سرکیمہ اٹھ کے نام سے یاد کرتے ہیں
 تمام روحانی تعلیموں اور روحانی الہاموں کا سرچ کی اس روحانی قابلیت
 کیا فہم و راستہ کے طاقت پریدار ہے۔

انسان کے مایہ کو ساتھ روح اور ارادہ میں جو فوجہ اس کے اہل

میں خیال کر کے کہہ رہی۔ کہو کہ۔ اور نہایت صاف و شفاف و سہجے کے لئے احتیاج
رہو گی، زندگی اس کی حادی، سب سے کسی بنا رہی کہ وہ مل رہیں۔ اگر
یہ بات پہنچ رہے تو اس سے۔ ہم اس کا بھی کاگ رہیں ہو سکتا ہے، زندگی
نہ کہہ گا۔ بے روک، لوک، وہی ہے۔

بہن شمع میں، اسات کو پیہ لیا جا۔ پینے کہ تمہاں ایک مسکالی زندگی کا لعل
تمام زندگی اندر سے باہر آتی ہے۔ کہوں کہ غیر مستحقانوں، صاف و تیار رہیں کہ
وہ سو کچھ اندر ہے، وہی باہر آتا ہے۔ اور علت سے، اس کا معلول جالہ ہی ہو سکتا
الفاظ میں یوں کہہ کر خیال کی طاقتوں اور دل کی مختلف حالتوں اور چاہیوں کا موقع
ما کہ اس بات کی قسم میرا اندر ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ وہ اندروں میں اکثر سنا رہی۔ دل کا جیسے یہ بہت بہت ہے۔
اگر یہ بتا ہے۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا میرے دل پر ہوتا ہے، وہی ہے۔ مگر میں
کہتا ہوں۔ کہوں نہیں؟ ایک شخص دفعتاً بہت سے ما میں ڈر لایا ہے اور اس کو
سنا کر بہت لرزگتی ہو گیا ہے۔ تم کاٹے ہو۔ بلکہ، جو میں ہو کر گریہ رہا ہے۔
میرے دل بہت سے یا اس کی چائی گئی ہے۔ ایک دوست ہم کو کہا۔ نے کی بہت کچھ
کہتا ہے۔ اور یہ نہیں مانگا کہ وہاں ہے۔ تم میرے۔ سے کہا کہ ہمارے ہیں۔ مجھے مگر
سے بہت قدر نظر میں آتا ہے۔ بہار کی شمع بدلتی ہو گئی ہے اور کہا ہے کوئی
میں جانتا۔ اس کی وہ بھی ہو کہ کچھ نے سنا ہوا اس نے دل کی ہر کسے سے کچھ
کہتا ہے کہ میرا اندر ہے۔

کہو۔ اسے ایک لوجہ اس لئے یا کوئی گھٹنے ہو رہے ہمارے۔ اور اس سے
ہی محفوظ رہی نہ کر رہی کہ جاتا ہے۔ کیوں اس کا یہ ہے؟ صرف اس لئے
یہ کہ وہ دل احمدی ہے اس دو لہروں کے الفاظ میں یوں کہہ کہ دل کی گہرائی طاقت
سے جس کی گہرائی والی حالت میں رہتی ہے۔ مالکس مائل ہو یہ ہو یا دل جو ہے
جس میں حال کا مائل ہے۔ سے ٹانگہ لگا کر آتی ہے۔

بھرتی کر کے، ایسا اٹھاں ہوا ہے کہ ہم خوف سے کانٹا اور مکر رہ رہے
ہاتھ ہو کہ وہ رہا ہو، جانے کہ سکتا ہے، رہے۔ اور کا۔ سے نہ رہا ہو، اور

اس کی چند رتہ بہ رتہ عورتوں کے اس کو ملی اور بکے درمیان آگے
 نہایت کراہک و کپاہ کے ساتھ لکھنا ہی نہیں ہوتا۔ اور اس کی پیشینہ کر بلکہ اس کا
 دھو بہ سادہ کیا۔ اور ہمارا اتحاد قائم ہو گیا۔ اور مجھے خوب یاد ہے کہ اس میں
 سے میری نکاحیہ کم ہونے لگی۔ اور آج ترائی کے نکاح کا کہی انارانی
 نہیں رہا۔ اور پیشینہ کے ساتھ میری بھینس اس کے ساتھ گئی ہے ہم ایک ستر
 کو رہنے کے لیے ہیں رہ سکتے ہیں

ہمارے اس قسم کی کئی نظریں موجود ہیں۔ جس کی دلیل میں درج کی
 جاتی ہیں۔

ایک بچہ کی ماں چند منٹوں کے واسطے مارے عیسے کے بہت بچہ کا پوٹو
 اور جو بچہ اس کی گود میں تھا ایک گھنٹہ کے اندر گویا جسم کی زہریلی حباب
 سے اس کے دودھ میں اس قدر زہر پڑ گیا کہ بچہ مارہ مارہ رہ گیا۔ اس بچہ کی
 دیگر عورتوں سمیت عدالت اور شیعہ میں پڑ گیا۔

ایک مشہور و معروف سائنس دان نے بار بار اس قسم کے تجربے کیے
 ہیں۔ کئی آدمیوں کو ایک گرم گود میں داخل کیا۔ ہر ایک نے اس کی طبیعت
 کے موافق جو جن وغصہ پیدا ہوا۔ اور اس کو بکری کے واسطے لے لیا۔ پھر اسے
 جسم سے لبد بکا ایک ایک قطرہ لکڑیہ خاص جس سے معام کہ جس کا اس وقت
 ایک تھن کی طبیعت پر علیہ ہوا۔ اسی طرح ہر ایک شخص کے خلیوں کا اسی
 کو اپنے اس قسم کے نتائج پیدا ہوئے۔

اسی طرح ایک امریکن مصنف جریمہ سے اعلیٰ سے اعلیٰ میڈیکل بلڈ میں
 کا لائق گراہی ہوئی ہے۔ اور اس نے ان طاقتوں کا لالہ بقیاب مطالعہ کیا ہے
 جو جسم کو مٹاتے ہیں۔ اور جسم کو بھاڑتے ہیں۔ کہتا ہے۔

وہ جسم کا قدرتی محافظ ہے۔ ہر ایک خیال میں آگے ان کو کرنے کے خاص خاص
 اوصاف ہوتے ہیں۔ اور یہ مرض۔ انسانی لہذا اور ہر قسم کی مدی اور روم میں
 خراب اور بھام کا مادہ پیدا کر کے اس کو دیرینہ جسم مایہ میں لاتے ہیں۔
 مختلف ہند کے نقاب کی کھبانی ان میں اس قدر ہر ہر دیا ہے۔ کہ یہ زندگی کے

طائفہ مطالعہ کیو اسطہ ہر ماہ ایک بار اور ہر چار ماہ ایک بار ہے۔ اس سے درجہ
 تعلیم اور سرور ہے۔ طائفہ ترقی جو کہ گویا اس کی ہے۔ وہاں سے بالآخر اس کا مقصد
 دلوں میں سے ہے۔ اور ہر ماہ ایک بار ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 دلوں میں سے ہے۔ اور ہر ماہ ایک بار ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 ایک سال سے کم ہو۔ اس میں بالکل ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 ہفتوں بالکل ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 اس سے سوال کیا گیا کہ کیا تم نے یہ نہیں ہو کہ عہد اور دنی طاقوں سے
 عمل سے حالت کس قدر ہے۔ اس کا مقصد بالکل ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 لائق ایسا ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 قدرتی طور ہے۔ حالانکہ اس میں علاج میں اور دیا اور دین اور اس کا مقصد
 لیا اس سے ہو سکتا ہے۔ اور دیا اور دین اور اس کا مقصد
 کی طاقوں کو کام کرنے کا عہدہ موقوف ہے۔ اس کا مقصد
 اور دنی طاقوں سے لیا گیا ہے۔ اس کا مقصد
 حکم ہے اسے طائفہ ترقی میں لیا گیا ہے۔ اس کا مقصد
 اصول یہ جو درجہ اس کا مقصد ہے۔ اس کا مقصد
 ہفتہ کے روز ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 حالت ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 اتنی مدت کہ دیا ہے۔ اس کا مقصد
 میں مجبائی عمل لیا گیا ہے۔ اس کا مقصد
 اس سے ہر ماہ ایک بار ہے۔ اس کا مقصد
 یہی اس کا مقصد ہے۔ اس کا مقصد
 طائفہ ترقی کے درجہ اس کا مقصد
 وسیع اس کا مقصد ہے۔ اس کا مقصد
 کرنے کا مقصد ہے۔ اس کا مقصد
 ہے کیونکہ نام و کمال انسانی میں شامل ہر ماہ ایک بار ہے۔

مجھے آتا ہے کہ اس کا جو علم ہے۔ یہ کہ میں وہ سب کچھ جس امر سے جو کر رہا ہوں وہ اس کے
مذہبی گروہ سے ہے۔ سالانہ پیر ہوا۔ یہاں سے نظر میں آتی ہے۔ یہ گروہ اس کے اور چھوٹے
آئینہ کے گروہ کے ہیں۔ دراصل یہ عمل کیا گیا ہے۔ مگر یہ بات ہمارے حوالہ
ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ لی جانے والی چیزیں یہ کہ ان کے تعلق سے ہے۔ اس میں بھی حال
میں ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ اگر ان کے درجہ کی بات بھی
دور دور سے ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
مجھے کہنا ہے۔ اور ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
ہاں تو ان کے عمل سے عام ذکاوت سے سمجھتی ہے۔ اس میں اس کے لیے کہ اس کے
بہتر گروہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
عام زمانوں میں عام ہے۔ کہ یہ عمل اس کے لیے کہ ان کے درجہ کی بات بھی
ہیں۔ یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
نہ ہو کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
بہتر گروہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
ہوئے دیکھائی دے گی۔

ایک شخص دو سو سے کم کا علاج کر رہے ہیں۔ یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
میں اس کے لیے کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
دوسرے کے لیے کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
ہی جو اس کے لیے کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
ہو اس طرح۔ کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
یہ علاج کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
کام کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
کہہ رہا ہے۔ اس کے لیے کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
ان کے لیے کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
کہہ رہا ہے۔ اس کے لیے کہ ان کے درجہ کی بات بھی ہے۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی
ایک شخص دو سو سے کم کا علاج کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ ان کے درجہ کی بات بھی

پہلے درستی کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ اور اس میں نہ لے کر اس کا عمل
عاجل کر کہ ہم کہ یہ شہو میں ہو سکے۔ کہ نہ سرد گرم کرے والی حرکت مار گئی کی
جانتوں سے اس قسم کے اسرار حاصل ہو سکے لگی ہے۔ اس وقت اس کو کہ
مدرسہ کرنے والا عمل بتا رہا ہے، شروع ہو گیا ہے اس لیے اس کو اور اس
خیال ہے۔ بہتر نام ہو۔

بہتر لوگ ان کے خواہش کرتے ہیں۔ گریو سے۔ سے کے متعلق
ہوئے ہیں۔ اور ان کا بیان، بیٹی کی طاعت سے سزا کر رہی کی طاقت میں
ہو گیا ہے۔ بہتر بیمار رہتے ہیں۔

اگر کوئی سے اس چارہ لپیٹے۔ اور ان کا اور جو اس کے واسطے
زیادہ موزوں ہوں، اس میں اوقات میں یہ پھر دیکھو۔ اور ان کی ذہن
مصرف ہو گا۔ علیٰ دفعہ اس سے ہو سکے۔ اور اس کے بعد اس کے
انداز میں رہتے ہیں۔ یہ اسی طریقہ سے حالت کو بدل دیتے ہیں اور اس کے
بہتر ہیں اور اس میں بدل ہوئے دیکھ کر سب حیران ہو گا۔ اگر اس کے
کے واسطے کوئی اس وجہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس طرح قدرتی کام کرنے دیتا ہے
جو اس حال میں اس کام کے لیے نہیں رہتی۔

اگر ہم کہہ سکیں اس وقت میں تکلیف ہو۔ اور اس کے ساتھ اس کے
کیسی حالت ہے۔ کہ اس کے اس راہی بہتر کہ اس کے لاپرواہی ہو۔
اس میں اس وقت کو میں میں رہے۔ کہ اس کے حال کو بہتر کہی جائے
بجائے نوبت کرنا۔ اگر ہم ہمیشہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے حال کو بہتر
نہ ہو۔ معلول قرار دینا ہو سکتا۔ اور یہی حال اس طرح ہلکا ہے۔ اور
الفاظ میں یوں کہہ سکتا۔ قانون کی خلاف ورزی نہ ہو۔ اس وقت تک
بیماری اور تکلیف لائق رہتی۔

جس میں اس کے لیے اس وقت ہم غور کر رہے ہیں اس کا اثر نہ ہو۔ تب ہی
نہیں ہو گا کہ اس کے حال کو بہتر ہو۔ بلکہ بہتر یہ حال نہ ہو اس لیے
بہتر حالتی طاقت رہتی ہے اور بہتر حالت ہو تی ہے۔

کے لکھنے وہ ملکہ پہلا۔ بتا کر یہ راہوں گئے اور آکر پہلے اس پرانے دروازے پر
کر آ رہے تھے اور باطن میں اسکا اندازہ کر رہے ہوئے تھے اس نے کہا کہ اس
دراوڑی بہت سی باتیں کہہ رہا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اس کا کہنا ہے کہ اس کی
حد تک اس میں ہمارے لئے ہر رات کا درد ہے بہت ہو گا۔

کوئی فرق اس وقت نہ تھا۔ یہاں سے اس نے اس میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔
مگر کہ ہمارے دلوں میں اس کے مشاقت کو پہچان رہا ہے۔ اس نے کہا کہ ہمارا
ہونا ممکن ہو سکے۔ اسی طرح کوئی۔ یہ یا کسی قسم کی غیر متعلقہ حالت تھا۔
زندگیوں میں نمایاں نہیں ہو سکتی۔ تا وقتیکہ ان میں کوئی ایسی اسکا مالی تقاضا
جس سے اسکا لیا بھیا ہو جائے۔ لیکن جو کچھ ہمہ راقی ہوتا ہے جس قدر ہلکا
اس کی۔ الت کو دریا آتا کہنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی قدر بہتر ہے کہ کوئی
اُسی قدر ہلکا ہے۔ اور وہی حالتوں کی اسماں کر سکتا ہے۔ کہ اس
میں جکی داخل ہو سکے۔

ہم جس کو اسی خاص صورت سے ان حالتوں سے الودہ تر ہو نا چاہئے اور چاہی
مادی کے گونا گوں سے شمار حال توں کے معلوم ہوئے ہیں۔

کیا میں ہوا کے چہرے کے سے ڈرتا ہوں؟ یہ دعا کی مدد مانا کی جھڑپ
صاف کر کے والی رو ہے۔ توں کے اس چہرے میں لگا ہے۔ دکھام یا شائد
ہمارے واسے والی کوئی خرابی نہیں۔ یہ مجھے صرف اس قدر لگتا ہے کہ
کہنا ہے۔ جس قدر میں اپنی ذات برا تر کر کے کہے قابل کر رہوں۔ یہیں تک
اور بعض اتفاقات میں قہر کر فی حال ہے۔ جہاں کہانہ تو صرف وہی یا جہاں
اور نہ ہی غلط اس کے ساتھ رہتی ہے۔

دو شخص ایک ہی ہوا کے چہرے کے میں بیٹھے ہیں۔ ایک برادر کا مقرر
اثر ہے۔ اور دوسرے کو ذرا اکلید رہی ہیں۔ پائی۔ تاکہ اس کو اس میں
غلطی سے غلط محسوس ہو جائے۔ ایک تو حال توں کا مخلوق ہے۔ یہ ہوا
کے چہرے کے سے ڈرتا ہے۔ اور اس کے سامنے لگا ہے کہ کرتا ہے۔ اور اس
جو نقصان پہنچتا ہے اُسی کے خیال میں متفق رہتا ہے۔ یا لیل کہو کہ ایسا

مداکر لوگے۔ نہاوارے اس وقت کہ یہ کی کوئی وجہ ہے۔ ہتے گی۔ پھر جسندہ
 جہو نگہ پانچویں اور ساتویں ۱۰۰۰ کیے کہ ہر ایک شخص جسندہ می کے
 صاحب اس کے کیا۔ داسنے سے جاوا اور اللہ اللہ اللہ اللہ۔ دیکھیں فرس کرد
 کہ کوئی شخص نہ مراح ہے۔ اور ہوا کا اس سر راتر پڑا ہے۔ ہا سب شہر میں وہ
 نرم وادیا سے کام کر رہے ہیں۔ الی و سب سے جہو نگوں۔ کہ یاس حالے کا حوسا
 کر دوس کو نہا۔ ہی اندر دنی حالت تہا۔ دامت نہ کہ کے۔ کہو کہ الی ایہا ہیں
 کر دے تہی ہی معلوم ہو گا کہ تہا ہی دے ہو۔ ہا م نہ کہ کی علیہ مافا
 کرنے والی طاقت یعنی غمہ ہا م نہ کہ دہرا۔ سے چاں اس طرح اللہ ولوی
 طرح کہ دیگر معلومات میں لیتے ہو۔

اگر ہم فرما سوا دیں گے واسطے پیدا کئے گئے ہیں اور فی الواقعہ یہی حالت ہے۔ جس کا ثبوت کسی کے یہ نمونہ حاصل کرے سے مانتا ہو کہ یہ کہ ایک فی کیا ہے۔ یہ دوسری جلد یا دوسرے کے بعد کر سکتا ہے۔ تب وہ کسی میں کہ ہم کسی مسکائی ایکسٹ کے تار میں جس درجہ تک ہم اپنی اندر دینی قائل کو پہنچا۔ تب یہی اسی درجہ تک حکمراں اور فرمان جاری کرے کہ اسے تسلیم ہونے والا اور جس کا ایک آں کہ پہنچا ہے میں کو تانا ہوئے ہیں۔ ہم ان کے نظام اور ہر فرمان ہوئے ہیں۔ ہم جو جہت بنا تے ہیں یہ ہمیں ایسے اندر لگتا ہے۔ اور جسکی حاشا کشمکش کرے ہیں ہمارے پاس آتا ہے۔ اور یہ کہ روحانی قانون اس کے مطابق پورا ہے۔ کیونکہ تمام فنی انوں روحانی قانون ہو۔

تمام الہی زندگی میں عبادت اور مخلوق کو جو دے ہے۔ اور اس میں مقصد
میں کوئی نہ ہو۔ بلکہ تمام وسیع عالم میں یہی نہیں کیا جو کچھ چاہا
زندگیوں میں وقیع میں آتا ہے ہم اس سے سبک نہیں ہونے و تھوڑے
بچہ کہنا لازم ہے وہ یہ ہے کہ جو چیز خود خیال سے پیدا کرنے ہیں اور مخلوق
قسمت کے نام سے یاد کرنے ہیں اس کو ہشکار سے منسوب ہے۔ وہ کہنا
ملکہ اپنے اندر رکھا کریں۔ اور اس میں جو لواعت کام میں لگے ہوئے ہیں
اُن کو ادا لیں۔ تاکہ مختلف قسم کی استیفاء یا سہولتیں نہ لیں۔ وہ یہ یاد رکھنا

ہر ایک پر ہمارے جے کرنے کے واسطے کھول رہا ہے۔ اور ہر اس کو قائل کر رہا ہے۔ اور یہ (جو فی الحال سہرا اور مہیا ہے) اس کو ویسا ہی امر کرنا ہے۔ جس کو کرنے کے اس کو قائل کرنا ہے۔ دوسرا شخص اسے اس کو ال سالنوں کا مخلوق نہیں۔ تاکہ آقا سمجھا ہے۔ اس کو اس بہرہ کے کی مطلق سردا نہیں ہوتی۔ یہ آقا سہرا بہرہ شیر سہرا ہے۔ اور سہرا سے آرا می مٹھوس کر کے کسے فائدہ اٹھاتا ہے۔ ۱۔ یہ ماہر ہے تار، مہا لائے کی خدمت کرنے کے ساتھ آئندہ اس کو اس قسم کی مزید حالتوں کے ریا سنت کر کے واسطے زیادہ سہرا قراج کرنا ہے۔ لیکن جو لوگو کا ماعب یا علت ہوتا تو اس کا نتیجہ دونوں مٹھیاں اتر کر آ اور یہ امر کہ یہ اسما نہیں کرتا مانتا ہے کہ نہ علت یا وجہ ہیں ہے۔ لکن انہما حال ہے۔ اور اس کا اثر ہر ایک شخص پر اس کو دل کی حالت کے مطابق پڑتا ہے۔

بچارہ توں کا جو کا کہا ہے؟ یہ: اس کا کہ پو کہا د نعلوں لوگوں کے واسطے قربانی کا کمرہ مانا جاتا ہے۔ جو اس قسا، ان یا اس قدر بے ایضا ہیں کہ انہی کو دیاں کو جواں کے ساتھ ہیں نہیں دیکھ سکتے۔ اور بجا ہے آقا ہونے کے ان کے غلام رہتے ہیں۔ ذرا سوچ کر اس کے کیا سی ہیں! جو انہماں دھامی خدا کی شکل سرایا گیا ہے۔ اور اس کی رنگی اور طاق ہے۔ حصہ لے والا ہے اور حکومت کر کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ مہما ہاں بخش ہوا ہے، مخضر جہوہ کے ساتھ بید مغنوں کی طرح کا نیب اور سکڑ رہا ہے۔ اگر بچیں ان جہوہ کوں سے ہمہ مردانہ اتنی سیراب میں بڑھنے کی امداد مل سکتی ہے تو ان کو قربانی کا کمرہ ہی مانا ہے۔

توں کے جہوہ کے حور شری تاثیر پیدا کرتے ہیں اس کو دور کرنے کا بہترین ہے کہ جہوہ ہم سپہ را، اس کے صحت بخش خیال پیدا کریں۔ اسے بھراں کی سندس کسی کا اندہ دنی اناہر تہر لی کریں۔

اس بات کو قرب باد رکھو کہ اس میں ایسی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی وہی طاقت ہے جو تم اس کو نسبت ہو۔ میں جب تم اس کے ساتھ ہوتا ہے

خدا نخواستہ کہ، سزا دے، اور گئے ہیں۔

سب بالیقین کہتا ہوں کہ کس نے اس شخص یا سرور کے واسطے کچھ نہیں کیا
خود دیکھ لو۔ اور جو کوئی غور خراب دے۔ یہ بہت واضح ہے اس کے واسطے
دل سے ہی رہتی ہے۔

اگر تیار ہی روح کے دروازے سے اوردیکھ رہا ہوں اور اس میں ہر چیز
مشاعریہ ہی ہوں۔ اس کے بعد سے دیکھنے سے ابھڑنا سہی و لہی ہی نظر آئے
ہی۔ تاہم ہر شے کی برکت ہو۔ اور یہاں بس بند کر کہو۔ تاکہ تمہارے یہ دو ذرات لگ
جائیں۔

مگر یاد رہے کہ تمہارا حرف حق اسی روح کی کڑکوں کو مصفا کرتا ہے
 تاکہ وہ آسمانی افسانہ اور منقہ چکر سیبہ کھڑا ہو کر کہا سکے۔ تم حال کو کہ یہ تم
 ایک جگہ دیکھو۔

تھا حقائق کی کڑکھول کو باک ہوا اور رکھو۔ اور کسی دوسری دنیا کی خواہش
کے لیے کسی بجائے ہماری دنیا کی چیز، اگر خواہو توں کہ دریا صاف کر لو گے
اور اگر تم کو یہاں بہر گاہ بہا اتم خواہو تو ہاں نظر میں آئیں گی۔ لو کہ تم کو
کہیں دکھائی نہیں دے گی۔

حسن اہریہ ہم غور کر رہے ہیں اس کی صدا! اکس ناظم نے ان الفاظ میں ظاہر کی ہے۔۔۔ ہمارے ساتھ رہنا کہ جس کی اعلیٰ ہم کو کشش کر رہے ہیں۔۔۔

عالم کا خوف سے مراد یہ کہ کوئی شخص غفلت پر عمل کرے اور اللہ کے واسطے والی چیزیں
 لہو یا نہیں کیسی بات سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ اور جو ہم اسے ایک کامل طور پر
 پہچان لیتے ہیں۔ بھرگی ماہ کا طالع خوف نہیں رہنا خوف اور بے اعتدالی
 ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ کہ وہ کیا کیا دوسرے - - - - - سے بے اعتدالی ہے۔ اس
 شخص نے انہیں کہ کسی شخص پر جو کہہاں کس طاری ہے۔ - - - - - اور میں اس کو
 دوں گا کہ وہ کس قدر کہ وہ تھا وہ۔ خوف - - - - - نہ کرے کہ اسے والا چھان ہے
 اسکی وہی حالت ہے کہ اسکی الکی ہو گی۔ - - - - - اس قدر خوف کرنا ہے

خیال۔ اور اس کی ہر ایک دلی حالت کا اس لمحہ کی آئینہ زندگی کا سایہ ہوتا ہے۔ جو اس کے دل میں ہو۔
والدین کو دیکھا جیسے کہ یہ اسے بچہ کو خواہ یہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو کسی
حرفِ رودِ حالت میں کہتے ہیں۔ یہ بے احتیاطی سے الہامی ہوتا ہے۔

بچے کو الہامی طریق معلوم ہیں جس میں بچہ کو ہر خوف دلایا گیا
اور اس کی حالتوں کا فلسفہ ہوا۔ مثلاً کہ اس کی مراح سے حالت آنے کا
اندیشہ تھا۔ اور اگر اس کو اس طرح سے خوف نہ دلایا جاتا تو اس کی یہ حالت
نہ ہوتی۔ لہذا اوقاتِ خوف کی کوئی معقول وجہ نہیں ہوتی۔ جہاں اس کی
بنیاد ہو عین اس کے برعکس اندازِ حصار کرنا عقلمندی میں داخل ہے
تاکہ جو طاقت کام کر رہی ہو وہ ٹوٹ جائے اور بچے کے دماغ و دانی اور
طائف کا خیال پیدا کر دیا جائے۔ تاکہ یہ اس فرسودہ حالت کا نفاذ کر کے اس پر
غالب آسکے اور یہ کہ ان کا مفہوم ہو۔

ایک دوسرے کے سے ہیں کہ بچے کو ایک دوسرے سے اس کے متعلق
اپنی زندگی کا تجربہ بتایا۔ عین اس وقت جبکہ یہ اپنی ایک عادت کا تحت
مقابلہ کر رہا تھا۔ اس کی ماں اور ایک لڑکھان لڑکی۔ جسے خیال کا جھکی
مقابلہ ایک خاص عرصہ کے نقصی ہوئے کے بعد اس کی نشاوری ہوئے
والی تھی۔ اس سے اس قدر خوف طاری ہوا کہ یہ اس کے اس سے متواتر
کمزور ہو گیا۔ اور ہمیشہ ہلکا سا مارا یا کہاں کے سوالات۔ شہادت
اور خوف سے کس قدر خوف ہو گیا۔ اور اپنی طاقت کا خیال زائل ہوتا
گیا۔ اور آخر میں اس کو ایسا ہیج کر دیا۔ اور انہوں نے اس میں
حوصلہ اور طاقت پیدا کر دی۔ یہ بھی اس کو ایسی کمزور پول سے واقف
کرتے کرتے اس کی کوشش کو قبول کر دیا۔

یہاں دو استنخاص کی اس تہہ سا تہہ ازہد محمد نبی اور یہی
اس کو بالآخر سب سے بڑے میں ہر طرح کی تدوین سے کہتے تھے۔ مگر انہوں نے

ہیں کہ کوئی شخص ان کو اپنا جہان نہیں کر سکتا۔ ہم جس سے خوف کرتے ہیں اس کو خود ملائے ہیں۔ حالانکہ دل کے مختلف انداز سے ہم ادنیٰ رسوخوں اور حالتوں کو اسی حاسب سمجھتے ہیں۔ جس کی ہمیں خواہش ہے جس دل میں خواہش کا علم ہو وہ ویسی ہی اشیاء کے داخلہ کے واسطے اسے دل کو کہوتا ہے۔ اور جو انسانی حالتیں اس کو مغلوب کرتی ہیں۔

ایک روز شہر کی حاجی بے ملک سے حوالہ دے کر اس کو بلایا گیا تھا کیا کہ تم کہاں جاتے ہو، اس کا جواب یہ ہوا کہ میں ماہیخارا آدمیوں کو ملا کر کرنے کے واسطے نغزاد کو جاتا ہوں، اس کے حذر و تدبیر سے اسی حاجی سے دبا کی ریلوے کو دیکھ کر ملک سے کہا کہ وہ تم نے تو کہا تھا کہ یا پھر آدھیوں کو تباہ کرنے کے واسطے نغزاد کو جاتا ہوں۔ بلکہ یہاں تو بچاں ہزار اداوات و بیچ ہیں۔ ملک نے کہا کہ وہ میں نے تو یا سچ ہر رات ہی شاہ کئے ہیں۔ باقی خوش سے رہتے ہیں۔“

حرف جسم کے ہر ایک اعضاء میں رعشہ پیدا کر دیتا ہے۔ اسکا خوف کے بہانہ سر پر اتر پاتا ہے۔ اسی طرح زندگی کی تمام طامشوں کے قہر رنی اور صحت بخش عمل اسے مومنینہ میں رخو جسم کر دے۔ خداوند سبحان اور اسے طاقت کر دیتا ہو کہ حرکت کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

ہم تن مالتوں سے ڈرتے ہیں۔ ال کو صبر و شہادت سے حاسب ہی نہیں سمجھتے بلکہ دوسروں کے حاسب ہی ان حالتوں میں سمجھتے ہیں۔ اور مردود ہوتے ہیں جن کا ہمارے دل میں حدیث ہوتا ہے۔ ہم اسے حال کے طاقت کی مقدار کے مطابق کرتے ہیں۔ اور گویہ مات ال کو اور ہم کو معلوم نہ ہو۔ اس کا انحصار اسی طاقت کے درجہ پر ہوتا ہے

کے اور بہت چھوٹے لڑکے کے ساتھ آدمیوں سے مل کر کھڑا ہے کہ وہ خود کو محسوس کرتے ہیں۔ جب ان لوگوں کے بچہ سن کے چارج میں ہوں اپنی دلی حالتوں کے قایم کرنے میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔ یا مخصوص ماں کو حسرت کا بچہ اس کی گردن میں ہو بہت خرم اور احاطہ کرنی لارہم ہے۔ اس کا ہر ایک

حیال کی طاقتوں کے اسبکدوش۔ لہذا وہ اپنا اور کام کر کے وہ اپنے اصلیت سے مادہ ہٹا کر سب کے اس کو جو لہو و پنو اور کواستے اس کی طاقت کے سر پر لے۔ کہ اسکو الہی غیر متکرم کر دیا۔ اور ماہر ہے ابھر کر درسی متعارف کر دی۔ اس طرح اس کی مکارا، مقالہ سے گو بڑھ گئیں۔

وہ وصالستانی اور نہیں قتل دلی حالتیں کہیں عود۔ عورت اور بچہ کے واسطے سخت لہجہاں رساں ہیں۔ نوونا طاقیدر کار واپوں کو یہ بہت دما کر دیا ہے۔ برلینیاں ال کو کسٹمند کر دی ہیں۔ اور صبا فی سیرت کے سرنیل کوڑہ پلا کر کے ان میں اس کو رشی کر کے کھانکد ہی ہے۔ اسے کچھ حاصل ہو یا تو بھڑا رہا۔ کچھ میلے ہو جانا ہے۔ دیرینہ بزم کا ہی یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ ہر ایک حالت خاص ہر کام صدمہ اگر دی ہے۔ نوع انسان کے کی از حد بھڑا ہر ہر غارتہ بند اور جمع کرنے کی عادت کے ہی اسی کے نیلے بھڑا ہیں۔ غصہ۔ عیرت۔ مسد۔ سمیتہ کی حرف نگری اور لہجہ یہ بھی کسٹمند کر دیا اور وہ بھی کسٹمند کے خاص خاص ہیں۔

یہ یہ معلوم ہو جائیگا کہ صرت مسرت اور خوش حالی ہی راست ماننے کے والے سنگاں میں سے ہیں۔ مالک مالار قوانین۔ کہ راتہ بھر کی سید اکو ہے۔ جسمانی صحت ہی زندگی نہ رہتی ہے۔ ایک بار ہے۔ اسرا بی ناظم کے زندگی کا عجیب کیمسٹری کا علم ان الاط میں ماں کما ہوا وہ جس طرح کے کراسٹیاں زندگی سرائی رہتا ہے۔ اسی طرح جو سیتیں صری کی دروہی کر رہا ہے۔ وہ خوش کیمیا کا فرق پر ہے۔ ماقطع نظر اس کے اور سٹائی کی راہ میں زندگی ہے۔ اور اس شہر وراں میں کہیں مور۔ ۷۰ سال ایک وقت آئے گا جب ہم ہر کام کر گئیں گے کہ اس کے مہی اور ہے۔ ہر ہٹا مڑے کہ میں۔ ہر لوگ اسکا پال کر کے کھڑا کر سکتے ہیں وہ یہ کہ یا الہام کی نئی سقدہرینہ موقوفہ ہے کہ آبا اس کی روح کا سیتہ سزنی پذیر ہے اور شوکت وائے شام نہ محل میں فرو ہوا ہے۔ آگاہی کی انجی خانی بھولی صونٹری میں لیا ہوا۔ وریہ چہ بیڑی احریہ میں۔ سراں اور پڑا

سلطنت میں داخل ہوئے دے اور جس کو چاہے نہ ہوئے دی۔ علاوہ اس کے یہ اس امر سے بھی خوب واقف تھے کہ یہ اسان کا فیصلہ کرنے سے انہی زندگی کی تمام حالتوں کا فیصلہ کر لی ہے۔ حساب یہ اور ہر اور ہر حاتی ہے۔ اس کے آسانی مزاج اس کی فوجوں کی سی رہتا ہے کہ وہ دیکھنے اور اس کی خوشی کی فتح کی آواز کو جس سے مسرت حاصل ہوتی ہے جیسا بچہ ایک مرزنگ لئے ہٹیک دریا ہے کہ روٹو نگری بدل است نہ بہ مال۔ مرز کی عقل است نہ سال۔

پچھلے دنوں میں اسکو ایک کوجہ سے گزرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کہہ ہی تو کہنے والے بچوں کے ساتھ است کر کے گئے تھے ہٹیک حاتی۔ اور کہہ ہی دیکھ میں کو جس کے سر پر کڑوں کا کہنا تھا۔ اس کے لئے تیر قدم ہرتی تھی۔ اور کہہ ہی مزدور کے ساتھ کلام کرنے کو بڑی ہی ہو کر کہنے کے برتن اٹھائے ہوئے کام سے والس آ رہا تھا۔ اور کہہ ہی گاڑی میں سوار ہو جانے والی لیڈی کام لیتی تھی۔ اور اس طرح حض لوگوں کے ساتھ اسکو ساتھ ہوتا تھا اور کو زندگی کے بول سے حصہ دیتی تھی۔

میرے دیکھنے ہی حسن القاف سے ایک بوڑھی عورت باس سے گزری اور گو حساب موصوفوں کے جو اسکی عمر میں گزری۔ یہ دس بندرہ سال چھوٹی تھی یہ فی الواقعہ بوڑھی ہے۔ تاہم اس کی بیٹی تبدیل تھی۔ اور لڑکا ہر اس کے سوٹ اور اعصاب صحت تھی۔ یہ خاموش مزاج تھی۔ اور اس کے لشہر آتار سنج والہ نمایاں تھے۔ اور سیاہ۔ تاریک سر نہ۔ اور لسیا سیاہ لقا با اس کے اوپر تھا۔ اس کا لباس جو وحشیانہ زمانہ کی یاد دلانا تھا۔ اس کے عادات و خصایک کے ساتھ ملکر دنیا سے رومور کا انکھار کر رہا تھا۔ ایک اس کے ذاتی رنج دیم کا تہ ملتا تھا۔ جس کو یہ پھنسیہ اسطرح اپنے دل میں تروتازہ رکھتی تھی۔ اور دوم استبار کے دوامی نیر کی لہر سے اپنے اعتقاد و ہی اور سے عاقبت باپ کی محنت اور دوامی خیر کی نسبت سے اعتباری کا ثبوت ملتا تھا۔

والی ہے۔ دل کے اس انداز سے ہی جالیں ایسے اوپر نازل کر لیتے ہیں۔ جس سے سادہ اور بکرہ تیار کر کے سن دلی حجاز ناب لطیف اور طاف تو دیئے ہیں۔

اس وقت ایک لکڑی کی طرف ہماری قریب نہ صرف ہوتی ہے جس کی عمر ستر برس کی ہے۔ لکڑی کے لوگ جو بالخصوص عمر کا اُس موسم میں نشہ سے موارہ کرتے ہیں۔ خوشی کی زندگی میں گذرے ہیں۔ اسکو بوٹ ہی عورت کہیں گے۔ حالانکہ اس کو بوٹ یا کہنا گویا یاہ مال واسے کو سفید بالوں والا کہنا پڑے۔ یہ سب سال لوگ سے زیادہ عمر کی نہیں بلکہ میں پندرہ تین سو مٹی سے کہتا ہوں۔ اس سے بھی چھوٹی ہے۔ تمام لوگوں اور تمام امتیاء کے واسطے خیر کی تلاش کی ہے۔ اس کو یہ جگہ خیر ملگئی ہے اور خراج اور آوار کی حد اس کی میراث میں آگئی ہے۔ اور بہ الدیاء و صف ہے کہ جو تمام لوگوں کو اس کی جانب کھینچتا ہے۔ اس کی رنگ و رنگت میں سرایت کر گیا ہے۔ اور ان تمام سالوں میں اس کو ہر نے صدمہ اور ہمارے لوگوں کو چٹک و مکہ۔ (مبدحوصلہ اور طاقت ہم پہنچائی ہے اور لفظ پرستی کے واسطے سالوں میں یہی حالت جاری رہے گی۔

نہوں۔ ریتا بیوں۔ سمروں۔ غیروں۔ رعزوں۔ الموں اور ایسے ہر منافع کی پیشبرد۔ گلے ہوسوں کو اس کے سالم بال میں وصل میں ہوا۔ لہذا اس کے باطن نے ان قدرتی حالات اور زیارت سے مترا ہو کر اس کے جسم میں مختلف عوارض کو طابہ نہیں کیا۔ جو سم دیگر لوگوں کے احسام پر فوفا و کینہ ہیں۔ اور اس کو بوجہ نادانی فاسق خیال کرتے ہیں۔ اور کہ یہ انشاء ہی دوا ہی تریق کے مطابق، اں بر نازل ہیں۔ چونکہ ایسی زندگی میں متباہ مختلف شخصیت ہوتے ہیں۔ لہذا اگر یہ اں مالتوں کی جانب سے غیر خطا رہتی تو یہ سب اس کے باطن میں داخل ہو جائیں۔ مگر اس نے سقوط لیت سے اس بات کو خوب پہچان لیا کہ کم سے کم ایک بادشاہت میں جو اس کے باطن کی سلطنت ہے۔ یہ خود نکلاں ہے۔ جبکہ گویا ہے ابھی اس

ایں حد تک جسم میں اور جان پہنچ گئے۔ یہ تر حکوہ جلیو ہو گا کہ ہمارا جسم
ایں ذرت میں دل کا درد نگار ہے۔ کیونکہ جسم دل کو دیکھتا، دیکھتا ہے، ساکرا
ہو کر مایہ ہے۔

میں نے یہ سنا ہے ہے ہو۔ اور اس طرح اسے جسم میں ایوں حال ۲۰ یا ۲۵
لار ہے ہو۔ جو ہمہما سے حالات اور حد تک ہے سنا ہے، اور اس
طرح ہم مائل ہی میں نہیں بنا رہے بلکہ ہم باہر سے ہی اسے جسم میں مائل
کے رہے ہو۔ ہوتا ہے حاضرت کا خیال ہم رہا ہے وہ ہے جو الگ ہے کیا وہاں
کہتا ہے۔ اگر یہ باگ، امید و لاسوالا اور حسرت بخش ہو تو ہم سے آکر ہی اور
یہ خیال اسے کسا ہے دانت رکھو گئے۔ اور اگر ہم سے آکر ہی اور مائل ہے۔ اسے
نہ ہم اسی قسم کے خیال کے ساتھ اسے انکو دانتہ کرتے ہیں۔

اگر یہ ہمارے خیال کی کچھ حالت ہے سنا ہے شاد و دلدار اور بدست
اسی کے ساتھ دل و لبکی ہر ایک کے رہے ہو۔ لہذا ہمیں لار ہم سے آکر ہی اور
کہہ اسے کچھ کا درد ہو اور حالات سے وکری اور سنا ہوا مارا کر دو
”جو کچھ باگ کھیل دالے حنائی کو کچھتے ہیں۔ کچھ کو انی دیکھتے ہیں کہ
رہتیوں کی کھت سے حردم کر دو۔ پسند ہے ہو یا لکھا۔ اسے آکر ہی اور
”یہ خیال چاہیے۔ یہ اس خیال کے درد سے چاہیے ہو یا نہ ہو۔ یا اسے آکر ہی اور
”اسے خیال کے عاقر سے نکل جاتا ہے۔“

کچھ خیال کے حرد سے ہم مدد سے حرایہ کے کچھ ہمارے
دائیں لائے حرد ہی ہے۔ تم نے اس سے اس حد تک یا محرم ہو یا مدد کی ہے
اہم معاملات میں مدد ہی ہو۔ تم کوں کا سا یا مست ہوئے کچھ کے لار ہے
اور حوس ہو سکتے ہو۔ جب تمہارا مائل تمہارے کام سے سبھی ہر کوں کو
کچھ فراح میں غم نہ ہو کچھ کر سکتے ہو جو سوچ اور فکر کی مدد سے حالت ہے۔
بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اور جس شخص پر اسی حالت کا عمل ہے ۲۰
مسکے کی بھی سنگت نہیں رہتی۔

اٹھارہ یا بیس سال کی عمر میں کچھ ابتدائی عمر کی کہلاتی ہے۔ یہ

کمزور کر کے قہر کرتے اچھڑیں نہاد کر سکتے ہیں۔
 کامل معمو۔ اور پھر پورے صحت زندگی کی قدرتی اور حسی حالت ہے
 کوئی دیگر بات اس کے منہاد ہے۔ غیر فہ۔ تی حالتیں بطور عامہ تعریف
 سے مانا جھوتی ہیں۔ خدا نے ہماری تکلیف اور آزار پیدا نہیں کیے یہ
 انبیاء کی اسی کلنگائی مانا میں ہیں۔ اور جس قانون کے زیر اس کو لہر کرنا ہے
 اس کی جملہ اہمیتیں ال کا تاج اور چشمہ ہے۔ اور ہم اس کو اس قدر سمجھیں
 کے عادی ہیں کہ اگر ہم ان کو قدرتی خیال نہیں کرتے۔ ہم اندر ہی اندر
 باہر بھٹکتے لگے ہیں۔
 وہ دلت آتے والے ہیں حکم حکم کو تندرست نہیں کر سکتے گا۔ ملک ماطن کا
 علاج کریگا۔ اور یہ آگے تسم کو تندرستی دے گا۔ دوسرے الفاظ میں
 کہو کہ سچا حکیم تالیق و استاد ہوگا۔ اور ہماری کئے لائق ہوئے کے پسند
 تندرست کرنے کی کوششیں کے قیاسے ان کو اختیار طرح تندرست رکھنا ملے
 اس سے طرہ حکم یہ بات ہوگی کہ وہ وقت آئے والے ہیں جبکہ ہر شخص اپنا
 حکم آپ ہوگا۔
 ہیں جس حد تک ہم اپنی سہی کے مالانہ تواریں کے ساتھ ہماری
 پیدا کرتے ہیں اور اس طرح جس حد تک ہم ماطی اور روحانی طاقتوں
 سے زیادہ ہر دماغ پیدا کریں گے ہم اپنے جسم کو کیا کہ تم کو صدمہ ہو گئے
 جیسا کہ کم اعتقاد۔ یہ ہمیں ملے ہوئے ہمارے ہی ہر دماغ۔
 اگر احسام، مالک، ان کی ماس کم نوجو معطوقہ ہیں۔ یہ اور اس کا دیا
 رکھیں گے پھر اس کو گول، احسام کی منہ امتیاط کیجاوے گی۔ بطور قاعہ
 جو کہ اسے احسام کی نسبت تم سوتے ہیں ان کی یہ سچا ہی مولیٰ ہے۔
 کوئی لوگ جو احسام کو اس سے بڑھتی ہوئی معطوقہ کرتے ہیں یہ اکثر
 رہا کرتے ہیں۔
 جب کہ جو کہ اس کے مالانہ ان کے مالانہ ان کے مالانہ
 اور اس کے مالانہ ان کے مالانہ ان کے مالانہ

ہر قدم نگاہا شروع کیا اور زندگی کا زیادہ تر متین پہاڑ تیار کیا۔ ہم اسی
کے رہا میں مصروف رہے۔ اور اس کے بعد فکر اور بات اور مزہ و ہنر
میں مبتلا ہو گئے۔ یہاں تک کہ نسبت سبیاں یا سوجی قوم کے لئے کا ایسا پہلو اچھٹا
کیا ہے۔ جس میں فکر اور گفتگو ہو۔ یا قہر یا قہر نام ہے۔ یہ ہو گئے ہو کہ
تمہارے ماضی تصریح کیے واسطے کوئی وقت نہیں رہا۔ پھر تم نے بڑے بڑے
کے ساتھ لکڑی کے لئے حالات خرید کر لئے ہیں۔ اور اس کا سودینہ
عمر ڈھنگا احتیاط کر لیا ہے۔ اور بلا وقت اس کے لئے کے غلطوں کو
فردل کرنا شروع کر دیا ہے۔ گویا ان تمام باتوں میں اسے ماضی کو خیال
کی کہیں اور متروک کر کے داخل ہو گئے۔ اس واسطے کہ دل دیا ہے۔ خیال
تیار اور گوشت میں مل کر رہتا ہے۔ تمہارا سبب اس کا دیر
عناصر کے طور پر آنے کا آئینہ ہے۔ جس کی نہ تمہارے دل سے نکل کر جسم
کی جا رہی ہے۔ سہا پہاں گزر جاتے ہیں۔ یہیں اسی حرکات
محنت اور بوجھل جھڑپیں ہوتی ہیں اور تپ کر اس درخت پر چڑھ سکتے
ہو جو حورہ سال کی عمر میں تختہ مشکل نہ تھا۔ اس میں تمہارا دل بڑا
بہم کو بھروسہ عناصر کی سکس لہر بھٹا رہا ہے اور اسی بہا جسم و اسما
مذاکبات۔ جیسا کہ اب ہے۔

اس میں بہتری کی صورت تیار ہو گی۔ اور صورت خیال کی نا امانی
ہماری کی نہ ہو گی اور اس طرف سے جاری کرنے سے ہی اکثر میں
تھے بہتر بن طور پر کام کرنے کی الجھا کر ہے۔ اور نہ اسے ماضی کو طاق
حیالات کی جانب موعہ کرنے سے یہ مدعا سراٹھاتا۔

ہماری نفس کے احسام ہی حیوانات کی طرح گہرے رہا رہا میں کمزور
اور خفیہ ہو گئے ہیں۔ ہمیشہ بہ صورت تیار نہیں رہتے کی روحانی علم کی رقی
اس تناہی کو واضح کر رہے ہیں۔ اور نہ دیکھ سکتے ہیں۔ ان لوگوں اور غلبہ ہے
کیس طرح ان کو نہا سکتے ہیں اور کہ اندھا دھن اس قانون اور جذبہ
کو استعمال کرنے سے جیسا کہ گہرے اہام میں بدلتا رہا ہے۔ ایسی اجسام کو

ہیں جسے کہ یا کہ خیالات باک و صدا سے زہری کی گواہی ملے لاری ہیں۔ میں اس
ذہن نشین کر دوں گا کہ زہری کی زبردست طاقت و طاقتور اور ہر ایک شخص پر
سے زندگی کے دوسروں کے مقابلہ پر اس سے کام دے۔ میں ہمارے کہوں گا
کہی بالوس نہ ہو۔ صحت کے متوقع اور حوس رہے ہوں۔ ہمارے خیالات اور وہ
صرف ہمارے حکمت کے حقیقی حدود ہیں۔ کیسی شخص کی کامیابی یا صحت
نہی اس کے لیے۔ سے بڑھ کر نہیں جانی۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ہم نواسطے
حدود خود قائم کرتے ہیں۔

عالم میں ہم جس سے بھیجس پیدا ہوا ہے۔ ہمارا تنفر جسے بعض بخت
اور مقام سے انہی کا بدل پیدا ہو گا۔ ہر ایک شخص خیال سے اسی قسم کے
دیگر خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح اس کا سلسلہ آگے جاری رہتا ہے اور
ہماری دنیا کی اولاد سے میر ہو جاتی ہے۔ آئندہ متجا حکیم اور ماں باپ
حکم کا اس قدر ادویات سے علاج نہیں کرتے گا۔ جس قدر کہ ماضی اصولوں
سے کام لے گا۔ آئندہ ماں اسے سختہ کو غصہ۔ تنفر اور جس کے سحر کو دیا
کی مشہور اکیر یعنی محبت سے علاج کرے گا۔ اس کی۔ آئندہ لائق اہل
ایسے لوگوں کو جوش طبع نیک بیتی اور نیک اعمال اسی ہی صافی صحت کی واسطے
یا بگی عیا کہ ماضی کی واسطے معوی خیال کیا جاتا ہے اور کہ بتناش باطن
اور بہ کیرج فائدہ پہنچانا ہے۔

ہم ہمارے صحت ہمارے باطن کی صحت اور تو ماضی کی طبع اس
یہ خوف ہے جو کچھ ہم جو دیتے ہو۔ ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ زندگی کی مخالفت
روح میں جو سب زندگی کا مفع ہے کسی صحت یا بیماری کو بدل نہیں
اسے آپ کو اس بیانیہ زندگی کے ساتھ ہمزنگ کر دو۔ اس کو جو پہچانو۔ اور
ایسے آئینہ کے ساتھ راہ تہ فراہ کر دو۔ تب کامل اور تہ تازہ
ہو۔ ہوا کی صحت ہمارے حق آئینے چنانچہ کسی صاحب نے کیا جو کہا ہے:-
"نیک ہمیشہ بدی کو فتح کر لیتی ہے۔ اور جس راہ سے درکار گزیر ہو اس
پر صحت جیتی ہے۔ غرض کہ انسان حسب سوجنا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے تب

اور اسی گھنگوٹوں کا سلسلہ بھی متوجہ نہ ہو۔ بیماری اور علامت کا کہی نہ کرے۔ اس کا نام زبان پر لائے سے تم ایسے آپ کو نقصان پہنچائے ہو۔ اور اگر وہ بھی جو تمہاری مات سنتو ہیں۔ اُن باتوں کا ذکر کرو جو تمہارے سامعین کو سننے کے لئے بہتر کریں۔ اس طرح تم ان کو طاقت و قوت دلاؤ دو گے۔ کزوری اور علامت سے سر بہر کرو گے۔

حالت لفظی متوجہ ہو یا ہمیشہ نقصان پہنچاتا ہے۔ جسم کی نسبت ایسی ہی صحیح بات ہے۔ جیسی کہ دیگر اشیاء کے متعلق ہے۔ ایک کامل حکیم کے کلمات دیں جس نے ماطی خدمات کی طاقتوں کا بھی بہت کچھ مطالعہ کیا ہے۔ آپ سے لکھنے کے قابل ہیں۔

۲۔ ہم بیماری کا خیال کرنے سے کہی صحت حاصل نہیں کر سکتے جس طرح کہ تمام بیماریاں سے کمال کو نہیں پہنچ سکتے۔ لہذا ہمیں صحت اور بیماری کا اعلیٰ و برتر خیال رکھنا چاہیے۔

ایسی صحت کے بارے میں کہی اس بات کا تذکرہ نہ کرو جس کے تم اپنے اوپر آنے کے مخالف ہو۔ اس پر عوارض سرزد ہونے دو۔ نہ ان کی علامات کو شمار کرتے رہو۔ کہی اس لئے آجکوار اس مات کا مفقود نہ ہونے دو کہ تم اپنی ذات کے کامل مالک نہیں جس مافی العالموں سے والا و برتر ہونے کے واسطے سرور اصرار کرو۔ اور کہی وقت کے غلام ہونے کا اعتراف نہ کرو۔ میں سچوں کو استدراکی عمر میں یہ سکھانا شروع کروں گا کہ خیال کی صحت بخش حادثات۔ بلند خیالی اور زندگی یا کمرنگی سے اس لئے اور بیماری کے مابین ایک زبردست سیما قائم کرو۔ اور موت کے حالات اور امراض کی صورتیں اور محالہ خواہشات مثلاً تنہا کدورت اترام۔ حب۔ نفس پرسی کو اس لئے یا اس پیشگی نہ دو۔ اس طرح بدی کرنے کی انتہا میں طے سے سچے گئے۔ میں اس کو یہ مفقود دنگا کہ خراب ہوا۔ خراب ہو گا۔ اور خراب شرب خوں کو خراب کرتے ہیں جسے جسم کا خراب خراب گونٹ۔ اور اخلاق سے خراب ہوئے ہیں۔ میں اس کے دلوں پر نقس کا بھر کروں گا کہ تندرست احسام کے واسطے تندرست حالات البسی ضروری

نہاد دگر عہد پارا درار۔ کہو کہ نہی آدم اعصاب کے یک دیکر اند۔
 حسب سب لوگوں کی زندگی کی ایک ملکیت کا واقعہ کامل طور پر ہماری ہم
 دفراسٹ میں آجاتا ہے۔ جسے کہ سب ایک ہیں۔ یہ باباں جتنہ سے حققتہ
 لیے والے۔ اور کہ ایک ہی زندگی ہر ایک بشر میں سب سے تب نقصان معدوم
 اور نہ مسدود ہو رہتے ہیں۔ اور محنت مودار ہو کہ حکومت کرے لگتی ہے
 اس کے بعد۔ جہاں کہیں ہم جا لے ہیں۔ اور جیکے ساتھ ہمیں ساتھ لڑنا
 ہے ہمیں اس کے اندر خدا کا جلوہ نظر آتا ہے۔ ہر ہم مرضی کی تلاش کرنے
 ہیں اور یہ ہمیں مل جاتی ہے۔ اور یہ ہمیشہ پھر اور ثابت ہوتی ہے۔
 اسکی بڑی صداقت میں کہ جو شخص تلوار اٹھاتا ہے ملواری سے بنا ہوگا،
 ایک ہر اساطیہ تک واقعہ ہے۔ حسب خیال کے جذبات کی لطیف طاقتیں ہماری
 سمجھ میں آتی ہیں ہم فوراً اس بات کی تہ کو پہنچ جاتے ہیں کہ ان لوہارے اور
 دوسرے کی سست سہر کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے جذبات ہمارے
 جسم سے نکل کر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے باطن میں بھی دلسم ہی خیالات
 تفریق پیدا ہو کر نہ پہنچنے والے کی جانب پر داز کر کے تھے۔
 یہ ہر ہم جو ش تفریق یا حققتہ کے پتہ کو سمجھتے ہیں جن کا اثر ہمارے جسموں
 پر پڑی ہوتا ہے۔ تب اس کے نقصان اور گناہاری کاموازہ ہماری سمجھ میں
 آتا ہے۔ یہی بات اس قسم کے تمام دیگر خیالات جو نشوں۔ حد۔ مکتہ عینی۔
 تفریق اور حقارت برصادق آتی ہے۔ اہم میں ہمیں معلوم ہوگا کہ دوسرے
 کی نسبت اس قسم کے خیالات کو اپنے دل میں جگہ دینے سے مد مقابل کی نسبت
 ہمارا زیادہ تر نقصان ہوتا ہے۔
 اس کے بعد جب یہ خیال کامل طور پر ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ تمام
 غلطی گناہ۔ قصور کی تہ میں جو عرضی ہے۔ اور خود عرضی نادانی برہنی ہوتی ہے
 پھر ہم سب کے افعال کی طرف بہ نظر نرم دیکھتے ہیں۔ ادا ان آدمی بڑے حققتہ کو نقصان
 پہنچانے سے اپنا فائدہ تلاش کرے کہ در پے ہوتا ہے۔ اپنا خود عرضی سمجھ ہی
 نادان ہوتا ہے۔ یہاں عقلمند ہرگز خود عرضی نہیں ہوتا۔ بہ اس امر کو دیکھتا اور

ملکہ یزداد ہو کر جدا کے ساتھ ہمیں چھوڑا۔
 اس طرح یہ کل معاملہ ایک دفعہ میں سما سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ
 دوسرے ہی ہو، سب ہمیں حقیقی ہستی کا علم حاصل کر دے۔ جب اس میں کوئی چیز ہو
 جب ہمیں یہ طاقت حاصل ہوگی۔ اور اتم اسکی تحصیل کو چھوڑ کر دے گا۔ کہ
 تمہارے جسم میں کون سے حالات ظہور میں آئے ہیں۔ انکو مغالبت روح
 کیساتھ ہمیں لگنا کر فی کیا ہے۔ تب خدا کی مرضی تمہاری مرضی ہوگی اور
 تمہاری مرضی خدا کی اور خدا کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے اور جب ہمیشہ
 خدا کیساتھ ملکر رہنے کے قابل ہونے سے خدا کی کئی خیال کو اپنے دلوں میں راہ
 نہیں دیتے۔ تب نہ صرف بیمار ہی صفا فی کیا ہی اور خدح ہی درکار
 رہے گا۔ بلکہ تمام خدا حاصل کیا میٹ ہو جائیگی۔
 تب "خدا کیساتھ ملکر خوش رہو۔ تب یہ تمہاری دنیوی خواہشیں پوری کرے گا
 تب تم دن بھر کہتے رہو گئے کہ جو تم تمام مافات میں لفرے دے رہے ہیں بلکہ بہت
 تمہاری مرآت ملے گی ہے۔" اب ہم حقیقی زندگی میں آجاؤ۔ اور آئے اور پہنچے
 ہوئے اس میں مرآت کر جاؤ۔ باور رکھو کہ وہی شخص بہنہیں ہے جسکی مہربان
 تمہاری جیسی شاہی ہو۔

محبت کا سر طاقت اور شکر

یہ مغالبت محبت کی روح ہے۔ جس میں ہم اس کے ساتھ ہمیں لگتی پیدا
 کرتے ہیں ہم محبت سے اس قدر مہمور ہو جاتے ہیں کہ ہمیں سب میں کی ہی سبکی
 نظر آتی ہے۔ اور جب ہمیں اس بات کا اور ایک نصیب ہوتا ہے کہ ہم سب
 اس مغالبت روح کیساتھ ملے جلتے ہیں۔ تب ہمیں یقین آتا ہے کہ ہم ایک
 دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جب یہ امر ہمارے دل میں نشوونما
 ہوتا ہے۔ تب ہم کسی شخص یا کسی شے کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ اور ہمارے
 دلوں پر لفتش کا لچر ہو جاتا ہے۔ کہ ہم سب ایک ٹبر سے جسم کے اعضاء ہیں۔ جسکی
 نہت حضرت سعدی شیرازی دعا کرتے ہیں جو غفور و درود و درکار

میں انکے عظیم ساٹھکے اصول یا باجائیاں ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دماغی طاقتیں
 ساہمہ مار کر کے کوسٹیں پہننے لگیں تو دنیا کے ساتھ یہ مار کر لیا جائے گا۔

خبردار ہم یار کر بیٹے اس قدر ہمارے ساتھ یہ مار کر لیا جائے گا جیالائین زیر
 دست حد نہ پہنچیں جس قسم کا حال ہو اسی قسم کے حد بات سدا ہوئے ہیں ہر انکے
 جیال اپنی فہم کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ ہر جیال اس قسم کی تاثر سے لدا ہوا دینا ہے جو
 اس انجی جہالت کے منطقی ہو کیونکہ ہر اسکی غلبہ ہوتا ہے۔ لہذا انکے برسر کا قول ہے
 کہ "اسے ماطی خیالات کو ایک وصف ہو۔ کہو۔ حدائی طریق اس قدر پیچیدہ ہے کہ یہ کلمات
 اور لافز کا ذکر بھی فہم کر لیں۔"

مجھے ایک دوست کا حال معلوم ہے جو ہمیشہ اسے دل کے اندر کو ایسے ڈھنگ
 پر رکھتا ہے کہ یہ حد۔ بصورتہ جیال محمد کو ماہر ہیچتا رہتا ہے اور سب لوگ
 اس کے ساتھ حد کر لیتے ہیں اور حسب نہ مارن ہماری سمجھ میں آجاتی ہے کہ خیال
 کو ٹھیکے یا ساڈھ ہوئے سے پہلے تاثر پیدا کرنے کی فہم نہیں رہتا۔ تاہم تجربی معلوم کر سکتے
 ہیں کہ یہ کسطح لگانا صرف انکی جائزہ ہی نہیں جس کے ساتھ اسکو سالہ ہو بلکہ تمام دنیا
 کی تمام حرکتیں ہوجاتی ہیں۔ اور یہی خیالات محمد، تمام اطراف دیوانہ اسکی جانب سر
 چلے آ رہے ہیں۔ ان حد بات کا جیوا نا میری بہت تاثر پڑتا ہے۔ لہذا جو ان ہاواں
 سے پھر کر سمجھ دار ہوئے ہیں۔ لہذا ہمارے خیالات ہمارے ماطیہ والاب اور جواہرات
 کا امیر انسانوں سے پھر کر تاثر ہو نا ہے۔ لہذا ہم جس کی جواہرات میں ہم اسکی جانب
 سب لافز محمد کو کوڈڑا تے ہیں اسکو فائدہ پہنچا تے ہیں اور جواہر ہم جیال کو دلیں رکھیں یا
 نہ بال تیرا لائن آ کر گیاں اثر ہوتا ہے۔ اور حسب فہم دیکھیں کہ اسے ہمارے محمد
 کی محسوسات کا کیسے جلد ہی متواتر ہوا ہے اسباب کہ جہاں چھینے کی بات کوڈڑا کر نہیں
 جس دنیا میں آیں ضرور ہوا ہوا دہائی رہتا ہے اور علیحدہ سے کیسے خط آتا ہے اس قسم
 کی دماغی فہم رہتے ہیں۔ اور اسطر سے لے کر جہاں پہنچتا ہے کہ یہ جہاں پہنچتا ہے
 ہم اس اعلیٰ درجے کے نتیجے میں ہیں ہر ایک انسان کی مدد سے ہو جو حد لافز آتا ہے اور
 ہمیں ہر شے کے معنی میں ہر شے سے اسے آگاہ ہوتا ہے ہمارے ہاں ہر شے کے معنی میں
 ہوتی ہے جو ہمیں ہر شے کے معنی میں ہر شے کے معنی میں ہوتا ہے۔ یہ وہی ہے (نوشادہ)

سچنا ہے کہ جو نگہ پر طر سے چشم کا عھد ہے اہلِ احسن و در سالِ حرم کو فائدہ پہنچتا ہے
بر آئیں قدر جو دوسرے ہو یا ہے۔ اس لئے ہر اسے واسطے اسی جہزِ کمال میں
ہیں کرنا جس سے سب سالہی ذات کو مساوی ہوتا رہے۔

اگر تمام حراجم دیویر آہ اور ملکا کی تدبیر ہو تو ہر مہر اور نادانی
یہ دفعی کی عبادت ہے۔ احب ہیں ان میں یہ کسی کے آثارِ لطیف آئیں لگیں آئیں
وقتِ اگر ہم اسے بالوں میں لے سکیں اور صورتی رکھیں ہیں اور ہر ایک خاص
میں جس کے ساتھ ہمارا سالہ ٹرسے لگی ہی دل آئیں بلکہ ہر ایک کی ہر ایک کی ہر ایک
بات کرتا ہے۔ تب حجاب و عبادت اور نہالی اطر آتی ہے۔ اور یہ دیکھا
ہوا گتا ہے۔

بعد دہ میں لوگوں کی رانی سنا ہوں ”مجھے اس میں کوئی خوبی نظر نہیں
آتی“ اگر واقعی نظر ہیں آتی۔ ہم اچھے طرح دیکھنے والے نہیں ہو، خود نہ نظر
تحتی دیکھو۔ ہر ایک انسانی سرچ میں حجاب ہائی دیکھا۔ یہ سرچ ہی ہے
انسان کے اندر سرچ مالا اور سرچ۔ یہ زیادہ صادق اور بہترین کچھ ماہرہ محالہ،
ہر ایک کہتے ہیں۔ ان کہ ہر انسان کے اندر حجاب آتا تھا۔ کہ کہہ لیں ہر ایک کہ
اپنی اندر شاخت کیا۔ یہ کہہ لیں اور فاضل کے ساتھ ملکر کہا کرتے تھے یہ
اور فریادوں کے ساتھ مل کر کہتے تھے۔ وہ اس قدر اپنی مدد میں جو ہو کہ لودہ والی
ان کو اپنی اندر حجاب نظر آیا۔ لہذا ان کہ اپنی اس دفعہ کا کہہ ہی نہ آیا۔

ہم جس قدر کسی میں مدی یا خد کا حیا ل کرتے ہیں اسی قدر ہم اسکو ہر ایک کہتے
ہیں۔ اور جس قدر ہم سمجھ لیتا ہو اور دوسروں کے حیا لانت سے سویرہ یا ہو ہم اسکو
ہر ایک اس میں حصہ لیتی ہیں، جس قدر ہر ایک ہمارے بال میں ہو۔ اسی طرح ہم
ہر ایک شخص کو استہساک اور شیا سمجھتے ہیں راستی نیکی اور سچائی کے حیا لانت کا اسکی
جانب میلان ہو یا ہے لہذا اس کی حال دیکھیں کہ بہت فائدہ دیتا ہے۔ اگر ہم
دل ان سب کے ساتھ پیدا کریں۔ جس کے ساتھ ہمارا مٹاؤ ہو۔ ہر ایک میں
جست کرے کی کشش پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کے بدل میں دیکھیں ہر ایک
دیکھیں اثر دین کا ایک جانب سے ہمارے ہی طرف میلان ہو تو ہے۔ اس بلکہ

میں کشن پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جو مکہ یہ باس میٹھے ہے کہ جس دروہ نہاں سے نہاں ہیں
 سب کو اسطے محبت بہری ہو۔ اسی قدر ہم دوسروں سے ایسی جانب محبت کر کہیں جو ہو
 اور جو مکہ اسکا مہار سے دلہن اس ہو نا ہی۔ اور اسکی دس طلب سے ہم ہم۔ لہذا احباب
 کے اس جذبہ کو باہر سے بہت مدد ملی ہے۔ نہ ستم کو سوا میری طاہری اور ماطہ
 زندگی میں مار کر رہے ہو۔ اور اس طرح مہار ہی زندگی اس کے اثر سے تاراب دوسرے
 ہے۔ تمہارا در میں فصل تمام دیگر حالات خلاف ہی یا خلاف قدرت ہیں اور عالم کی
 دوامی تیرے کے مطہ ہیں۔ مکہ مکہ اگر محبت کرے سے مالوں کو اور اگر ماہے تب اس کے
 مخالف سب مائیں ہر حال اور کوڑ پیرالی ہیں اور قانون کی خلاف ورزی کیا ہے
 جو کہ دروہ والہ ہو یہ کسی نہ کسی شکل میں ہو اور یہ ہو سکے بعد میں رہتا ہے اور اس
 سے کب بطرح گمیر نہیں ہو سکنا۔ اور اس خاص قسم کی خلاف ورزی کا نتیجہ کیا ہے۔
 جب ہم حالات عقہہ تمہرے بعد بعض۔ مکہ معنی مائعک کے معلوم ہوتے ہو تو یہ ہم یہ
 رہا اٹھایا کہ تھے ہیں اور نہیں گمراہ ہیں اور عرصہ یا کمر خاص خاص قسم کے اہل میں ہو کر
 ہوئے ہیں اور اس کے بعد تمہارے ماطہ ملک اہل تہا کسانہ دیگر اس خاص کے باطنوں سے
 دیکھے ہی اتر تمہاری جانب رجوع کرتے ہیں اور ہم ملک خدمات تمہاری عداوت کسانہ
 قاتلہ کر ہوا لے علی کو مدد دیے ہیں اس محبت سے محبت سدا ہوتی ہے اور ہم سے نفرت محبت
 اور خیر جم کو طاقتر نہ کہنی ہیں۔ ہر اور عداوت کو کھٹا ہے اور اہل کے میں محبت زندگی کو زندگی
 کا لطف دے ہے تمہرے ہر سے ہر یہ کہنا ہے۔ واما اول کیا خوب فرما ہے۔ اے دعا دار دل
 اور بہادر اور عالم ناگہ اور اس میں ہیں۔ ہر سا کوہ و دروہ کو ہمارے پار بہرین
 موقوف ہو۔ اور یہ رہی ہو کہ اس اسفا "خیر" ہو۔ اور ہمارے دل میں مجتہد کا ہوا
 شروع ہوگا۔ اور ہر جہ غائب ہر درت کو دست طاعت کا سہارا ملیگا۔ ایمان لاؤ۔
 اور تمہاری اقوال اور افعال میں ہمارے دلوں کو اعتماد ہو گا۔
 میں بہت ہوں کہ وہ اس شخص کا کمال ہے جو مجھے تمہرے کہانی والا لکھ سکے دس
 اسکی نسبت کوئی اس حال نہیں۔ لہذا میرا دس ہو سکی کوئی دہر نہیں رہا۔ اسکا صبح
 ہوا ممکن ہے۔ اگر ہمارے ماطن باضمیر میں محالہت کا کوئی حال نہیں ہو تمہارے
 بہت ہو کر سے دس میں ہو سکے۔ تکر نفس حالو کہ یہ صورت فائز نہیں ہو سکی۔ کہ

تہہ سنی پدیر ہونا چاہا ہے۔ یہ آیکاوی اور میرا ہی استحقاق ہے۔ نہ دو گھر شخص
کار یا کاری سے اندازہ لگانے کے ساتھ ہمیں کوئی سروکار نہیں ہونا کیونکہ ہم
ابھی تہہ پید اور خطا کر میزلی حالت میں مالا در تہہ ہو کر دیکھتے ہیں۔ اور حقیقی
عیر متعیر اور دوامی حالت سے نظر کرتے ہیں ہو سدر۔ سچ نفیس کی کامل ح کے
پیرایہ میں مایاں ہو گئی۔ اسوقت ہم میں پیچھے کا اعلیٰ ملکہ پیدا ہو جاتا ہے کہ حسب ہم
دوسروں کو حرا کہنے میں گویا ہم ایسے اس فعل سے اپنے آنکو بد موہم دلوں قرار دیتے
ہیں۔ یہ انداز کہ ہمیں اس قدر بر گیر کرنا ہے کہ یہ ہمارے اندر سے لگتا رہتا ہے لگتی ہے
اور جس شخص کب ساتھ ہمارا سابقہ پڑتا ہے اسکو جانتے ہوئے محسوس ہو جاتا ہے اور یہ
اس کے بدلہ میں دے دیتے ہیں خالاب محبت ہمارے صاحب لونا ہے۔ اس طرح ہمارے
طرف سے محبت کی رو بہماری صاحب ہمارے ہوتی ہے۔ اس لیے سائیں کہ کسی میں محبت
کا مادہ کدھر کدھر بھیجا ہوا ہے اس کو مطلع کر دینا کہ اسکو خدا کہہ کر نظر آتا ہے۔
آپ سائیں کہ یہ کدھر محبت کہ مانتے ہیں آنکو یاد دینا کہ یہ کدھر خدا کب ساتھ ملکہ
رہتا ہے۔ آپ کہیں کہ یہ کدھر محبت کہ مانتے ہیں آپ کو کہو دینا کہ یہ کدھر رہتا ہے
آسمانی بادشاہت میں داخل ہے۔ یعنی کدھر دینا نکلت کی بادشاہت میں داخل
ہے۔ گو کہ محبت ہی قانون کا پورا کرنا ہے۔

ابک طرح محبت ہی ہوتی ہے۔ نہ رنگ کی کمی ہے جسکی تاثیرات سے دماغ
ہو رہی ہے۔ اس کے لئے صرف محبت کے حال میں جو رہا ہو۔ سب کی سب سے محبت
بہتر ہے۔ طرف متوجہ ہو گئی۔ انھیں اندر سے خیال سے اسی قسم کا اثر ملے گا۔ ایک
نورنگ نے کہا خوب کہا ہے۔ "بدی سہید اکر تی ہے۔ انھیں کچھ نیروں سے کہہ رہے ہیں ہمارے
باب آتے ہیں۔ اور غیر مدلل برہم لگاتے ہیں عقدا اور طیش کی آگ ملاتی ہے، ہمارے
دل کا ہر حال صورت عدد ماہر ہوتا ہے اور اسی قسم کی تاثیرات سے دل ہوا اس
آتا ہے۔ یہ غریبوں کا زون ہے۔ علاوہ اس کچھ خیال بہتر سے دل میں گزرتا ہے اس
کا جسم سر صریحاً اثر پڑتا ہے۔ محبت اور اسی قسم کی حالات قدرتی اور ذاتی جوہر ہیں۔ اور
عالم کے دوامی سلسلہ کے مطابق ہیں۔ گو کہ "عقد" ہے، اکا ہمارے جسم میں
"عقد" اثر ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے جسم میں شکل ہو جاتی ہے۔ تمہاری آواز

[illegible]

ہماری طرف سے خیال رکھنا چاہیے کہ جو لوگ دوسرے کو ہراساں کرنے کے لئے اس کا شوق
 سے لے کر ہر ایک کو ہراساں کرنے کے لئے خیالات سے معاملہ کر دے۔ اس طرح ہم کی تاثیرات کو
 اس قدر سے اتار کر دے کہ ہم انہیں ضرر پہنچا دیتے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ ضرر ہے
 اور ہر دست ہوتی ہے۔ یہ سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اس لئے ہم اس کے لئے
 ہم نے کھانا اس سے دو دو تھیں۔ یہ سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اس لئے ہم اس کے لئے
 چکے ہیں۔ اس سے ہم ڈال دیتے ہیں اور اس کے لئے ہم اس کے لئے
 کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 سے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 یہ سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اس لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 کے قابل ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 بلکہ اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 سے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 اثرات سے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 حقیقت سے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 زیادہ بدی ہے۔ یہ سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اس لئے ہم اس کے لئے
 ہوگی۔ اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 اور ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 سے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے

سچا دانا جو ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 کانوں میں سنائی دے گا کہ ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 دیباہی سے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 تو اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے
 علیٰ ہستی کو کام میں لائے گا کہ ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے ہم اس کے لئے

[illegible]

محبت نہ کرنا۔ زمانہ نہ بٹھیکے کہرا دی ہے۔ بلکہ رندہ درگاہ ہونے کے
لیں جو رنگی صفت کے ساتھ محمد، اکبر کے واسطے ماہر پر حافی ہے ہر طور بالا
مال اور عیسیت جولعبورنی اور طاقت میں طرز سے دالی ہوئی ہے یہی زندگی ہے
جو ہیئت ریاضہ ترخبط ہوئی ہے۔ لہذا اسکا رموز ہمب ظہر پا ہوا ہر تانبہ۔
حق قدر سرد ماعور رب شری ہو۔ اسکا اتحاد اور نزدیکی یا رب پر شاہ
اور جسد و مرد با غروب جموٹی ہو۔ اُسیدہ امکی مرست کمر اور کمر ہوئی ہے۔
اور اسی قدر ایہی علیہ کی میر فکر کرتے ہیں۔ صرف اجس اور ماکل جدا رہ سکتے ہیں
صرف چھوٹی ٹنچھی خود داری۔ اور جو رسد سرشت۔ علیہ رہتی ہوئے

مگر وسیع مشابہ بنے لاگ ہر نشت السی نہیں ہوئی۔ کمر مشرت ہمیشہ ملروم
کیواسے گوشاں رفتی ہے۔ وسیع ہرشت نگہی السا نہیں کری۔ ایک اپنے آپ
کو دنیا کے ساتھ واسطہ کرنے کے واسطے ادھر آؤ دہر جا تا ہے۔ حالانکہ دوسرا
گھر میں رہ کر دیا کو انہی جانب کہیا ہے۔ ایک طرف اپنے آپ مار کر تانبہ اور
دوسرا تمام دنیا سے محبت کرنا ہے۔ بلکہ دنیا کے ساتھ ایہی وسیع محبت سے اپنے
آنکوشاں ملتا ہے۔

دانا مانی و پاپانی نثر

یہ معاہدہ دانا مانی اور پاپانی کے درمیان ہے۔ اس میں جس حد تک ایسے آکرواں کے سامنے
دسیلج اور واکر کے ہیں اعلیٰ میں دانا مانی ہوا، وہی دسلاطین سے اسے آئے۔ کو طبر میں
لائی ہے اس طرح ہم عالم کے ہیں مافوق میں سمجھ سکتے ہیں۔ اور وہ اسرار ہماری
ہمچوں میں آسکتے ہیں، جو انسانی دانت کی ہماری تعداد سے بھی ہیں۔ اور گو یہ خود بھی
ہیں تاہم اس کی نظروں سے یہاں ہیں۔

مالا میں دانا مانی اور پاپانی کے درمیان ہے۔ یہ کیا واسطہ ہیں اس بات کا کامل یقین
ہو چاہئے کہ دانا مانی طاقہ، ہماری رہا ہے۔ کتاں کہوں ہیں علم اور دانا مانی کو واسطہ
دوسرا درجہ طاس گرا چاہئے۔ سدا کو کسی کی طرہ داری۔ طرہ ہوں، میں کیوں نہیں
ان مالوں کی دیگر دیکھئے سے لاس کی چاہئے۔ اس طرح کیوں ہیں جلی طاقوں
موجود مطلق مانا چاہئے۔ کہوں نہیں سہی، اس منفع کیجا ہے۔ اس مانا چاہئے۔ اگر
کوئی شخص دانا مانی کا معراج ہو اس کے اس کے دانا مانی سے اس کا کرنا چاہئے۔ جس کا
فیضان ہے کہ اصل اس کے کہ نہ انگلیں میں دانا مانی لگا۔ اور جس کے انکی اسد ماراں
میں ہوگی میں سدا لگا۔

ان طرح جب ہم سدا مانا چاہئے۔ یہ کیا ہے۔ ہم تھمست
دونا میں مانگتے ہیں۔ اس کے علام ہیں۔ یہ ہیں، اسے آئے کہ درجہ ان کے صدق
کی بھگتوں کے سامنے دانا مانی لارم ہے۔ مانا چاہئے۔ آئے اور نہ کہ بیع
جیال کرنا چاہئے۔ یہ ہیں انکی آقا ہیں۔ اس کے بھگتوں، اس کے بھگتوں چاہئے۔ یہ ہیں
صاحب کا بہتیاں مانگتے ہیں۔ یہ ہیں اس کے اسد ہمارے اس کے اسد ہمارے اس کے اسد ہمارے
علاہ کچھ ہونا۔ سزائی اسد سے سدا چاہئے۔ یہ ہیں اس کے اسد ہمارے اس کے اسد ہمارے
اسی کامل ہیں۔ یہ ہیں۔

تمام دس اس سے سدا کہ انکی انہیں اس سے سدا کہ انکی انہیں اس سے سدا کہ انکی انہیں
ہمچوں میں اس کے اسد ہمارے اس کے اسد ہمارے اس کے اسد ہمارے اس کے اسد ہمارے

کہ ہم دوسرے شخص کی جو خدمت معلوم کر سکیں ہیں وہ یہ ہے کہ اس کو اپنی مدد آتے
 کرے کے قابل کریں۔ اس کو ہر حال میں مدد دے گا۔ اس کو کفر نہ کرنا ہے۔ خواہ یہ بالظہر
 ہی ایسا نہیں۔ کیونکہ ان کا دین خاص تھا۔ حالات یہ ہو رہے تھے۔ لیکن کسی کو اپنی
 مدد آتے کرے کے قابل کرے اس کو دے گا۔ کاشمیر نہیں یا جانا۔ ملک چھوٹا ہے۔ اس
 کو جو صلہ دلا اور جو بہت ہی مایوس۔ کہ یہ کہہ رہا تھا اس کو راجہ ترو دیو بیگ اور
 مفسرہ دار مدد کی کیا ہے۔ لہذا یہ ہے۔ کسی شخص کو اپنی مدد آتے کرے کے قابل کرے
 کیوں سب اس سے ترش کر کے لڑ رہے ہیں کہ ان کو اپنی ذات سے واقفیت پیدا کریں
 اور کسی کو یہ واقعہ۔ سدا کہہ کر دیا ہے اس سے ترش کر کے لڑ رہے ہیں کہ اس
 کو ان طاقتوں سے آگاہ کیا جائے کہ اس کی راجہ۔ بجا مدد دینی چاہیے۔ اور
 اس کی راجہ کے اندر جو طاقتیں ہیں ان سے پہلے اور کامل طور پر واقف
 کر کے واسطے اس سے ترش کر کے لڑ رہے ہیں کہ اس کو لے لیا جائے اور
 طاقت کے ساتھ انہی بگاڑتے سے آگاہ کیا جائے تاکہ یہ اسے آگاہ اس کے سامنے
 داکر یہ اور یہ اس کی دساتھ سے کام کریں اور اسے آپ کو عالم شہود میں لائے
 یہ ہمیں معلوم ہو گا کہ یہی منظم صداقتیں ہمارے سوشل حالت کے حل کر دے
 کہ یہ ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ جب تک یہ کامل طور پر سمجھ میں نہ
 آئیں اور سر بلند نہ کھائیں ہمارے سوشل حالت کامل اور سہل طور پر حل
 نہیں ہو سکیگی۔

اور دانی کی مادتاہت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کتنا ہی ہونے کے بعد اس مے ماں تکتی سے باہر اس کو کرنی طاقب نظر نہیں آتی جو سب کی شبیہاہ ہے۔

جب کوئی شخص اس واقعہ عظیم سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور معایت دانائی کو اس طرح کے سامنے آئیے آئیو ڈاگرنہا ہے۔ اس وقت بھی تعلیم اور اسرار کی طرح برآتا ہے۔ جو پہلے یہاں تھے۔ اور اب آشکارا ہوئے لگے ہیں۔ بلاشبہ سچی تعلیم کی سادہ ہے جو ماطن سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح باطن سے ہم ہی باہر آتا جو لے یا یاں شکتی مے اس میں داخل کر دیا ہو۔

اگر ہم معایتِ روح کی آوار کیجا اب موصوہ ہوں گے۔ وہ سب ماتیہ ہیں۔ معلوم ہو جائیگی۔ جسکا علم ہمارے واسطے مفید ہے۔ اس طرح ہم باطن ہوں گے۔ اور اسیاء کے اندر معلوم کرے کی طاقت ہم میں پیدا ہو جائیگی۔ نہ کوئی بے سارے اور نہ بے قواس یا حد مات پیدا ہوں گے۔ صرف مات پیدا ہوگی کہ اس معایتِ دانی کی روح کی امداد سے ہم وہ دیکھنے اور دریافت کرے کے قابل ہوں گے۔ جو پہلے ہمیں معلوم نہ تھا۔ اور اس طرح ہمارے نزدیک سے معلوم ہوں گے۔ اس طرح جب ہم کو صداقت کا علم حاصل ہوگا۔ ہم ان واقعات کے محتاج نہیں رہیں گے۔ جو ہمیشہ تبدیل ہوئے رہتے ہیں۔ پھر یہ ایسے اندر دی آسانی میں داخل ہو سکتے ہیں و لکھری کو کو لکھریا ہر دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب اسد واقعات سمجھ کر سکتے ہیں۔ یہی سچی دانی ہے۔ دانی کا علم ہے۔ نہ دانی ماطن روشتی سے ملتی ہے نہ یہ علم سے داخدا کر جاتی ہے۔ اعلیٰ علم کئی استاء کا علم جس پر دستِ یادداشت سے حاصل ہوتا ہے۔ نہ ماطن صفائی سے پیدا ہوتا ہے۔ نہ دانی علم سے دور آگے جاتی ہے۔ اہل علم اس گہری دانی کا محض ایک سچوگ ہے۔

جو شخص دانی کی منزلت کو پہچان چاہے۔ اس کو تمام دانی خود کو حیرت یاد کنا چاہیے۔ اور ایک چھوٹا بچہ ہو جانا چاہیے۔ بعضاں یاد رہیلم ہی قائم کے ہوئے آرا اور انداز رانہ ہمیشہ سچی دانی کی سہ راہ ہیں۔ یہاں

کے نزدیک ہمارے رہو کہ رو ج سیکر سے خدا کی آواز تمہارے سامنے ملتی
 ہے۔ یہ باطنی ہمہ رہے۔ یہی روشنی سرچھو کہ جو دیر میں آتا ہے سو کر کے رہے ہی
 کالندی ہے۔ یہی سرکندہ رہی بالائے فرائض کی آواز ہے۔ جو روح کی آواز بلکہ
 خدا کی صدا ہے۔ ہمیں اسے محبت سے نہ آواز آتی رہی راہ ہے ہم اس پر چلنا
 جب حضرت موسیٰؑ میرے کئی نیکل اضطرار میں اور رسالت کے بعد آئے
 انہی چھوٹی آواز کے سامنے رہی۔ یہ ان کی رہی کی آواز بھی۔ سو کہے در لعل سے
 اسناد اہل کے ساتھ گھنٹو کر رہا تھا۔ اگر ہم اس سرکندہ کی آواز کی پروردی
 کریں گے۔ تو یہ راہ وہ رہی کے سامنے رہی۔ وہی رہے کہ رفتہ رفتہ ان کی پہچان
 میں کوئی مغالطہ نہیں رہیگا۔ ہمارے اسے بڑی مشکل یہ ہے کہ ہم اسی روحوں
 کی آواز کی پروردی نہیں کرتے۔ لہذا ہم ایسے گھر میں رہتے ہیں جس میں نہرق ہو۔ اس
 طرح ہم نہ نقس ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک دوست اس اندر وہی آواز کو بہت قریب
 سے سنتا ہے۔ یا تو کہہ کہ اسکی اس قدر حد اور کامل طور پر سروردی کرتا ہے
 کہ یہ ہر ایک کام بالکل صحیح لکھ سکے۔ وہت یہ ٹھیک طرح سے کرتا ہے۔ اور اس کو
 ہمیشہ معلوم رہتا ہے کہ کس ایک کہ طرح کسی کام کو کرتا ہے۔ اور اسکی کہی ایسے
 گھر میں رہے کی حالت میں ہوئی جس میں لعل نہ یا نانا تا ہو۔

لیکن کوئی شخص کہتا ہے کہ کیا یہ ایسا حال استمرار کرنا خطرناک نہیں
 ہو سکتا۔ مثلاً آج ہمارے دل میں کسی کو انشاء میں ایک حال پیدا ہوا۔ ہمیں
 یہ دوسرے کہی دل میں نہ لایا جاتا ہے۔ کیونکہ روح کے در لعل کے ساتھ لعل
 کرے سے کہی کسی شخص کو فریہ چا کے کی ہوا بہت نہیں ہوگی۔ اور نہ کوئی اس
 فعل کرنے کی جو اسے خداوند اور اہل انصاف کے اعلیٰ میں ہوا رہے کہ وہ لعل
 ہو۔ اور اگر ہم کو کسی دوست اس قسم کی ترغیب دے کر نہیں ملے تو فوراً یہاں لو کہ
 نہ تکریم باطن کی آواز باہر آتے ہیں بلکہ ہمہ دار ہی بہت خودی کی ترغیب ہے۔

اور اگر کوئی نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ نہ مالا تر روحانی محسوسات سے لگنا تر
 منور ہونا رہیگا۔ اور ہمیں حد تک نہ اس طرح سو رہیگا۔ اسی قدر طاقت اور
 روشنی کاملی ہو گیا۔ جب کہی شخص کو کامل لکھائی جاتی ہے نہ نام علم

یا غور کے جذبات۔ ہم ہمیشہ خود کشی سدا ہوئی ہے نہ صداقت کے داخل
ہوئے کا دروازہ مسدود کر لئے ہیں۔

ہم اس بے گم در عام آدمیوں کو نہیں دیکھ سکتے کی دنیا اور لیکل اور سونل
دنیا میں دیکھتے ہیں۔ جو اسی عقلی فکر کے باعث اسے اسہانوں اور تعصبات میں
اس قدر مستغرق ہیں کہ صداقت کے سادہ بر وسیع اور بارہ اہام ان کے
اندز داخل نہیں ہو سکتے۔ اور یہ سچائے نری کرے اور یہ سچائے کتر
اور کد ہوئے جاتے ہیں جسے کد اصت کر سول کرے۔ سچائے قابل ہیں
رہتے۔ دنیا کی ترفی میں مسند پر سے ادا دے کے سچائے کی گاڑوں
کو اٹکا ہوا ہے پتھر ہوں گے۔ گراؤ کا سدا بہ ہو سکی ہو کر توجہ نہیں رہا کسی جیائے۔
رفتہ رفتہ بے ڈوٹ ڈوٹ کیجھے نہ عاٹ گئے۔ اور خدا فی صداقت کی فتح کی
گاڑی براہ آگے گھر مینی جائیگی۔

حب دہانی انکوں کا تخر یہ ہو رہا ہے۔ اور غلی کار رانی کے قابل ہیں
ہوئے بچے تو ایک مشہور انگریز ہے جو ساسٹنگ۔ سیرکوں میں بہت مشہور
تھا ایک بچے جوڑے بھلٹ میں ثابت کیا تھا کہ اسکا سحری جہار رانی میں
استعمال ہو یا نکل نامکن ہو گا۔ لیجئے اکی انداز سے کبھی مسدود ہوئے میں کہ
سکنت کے۔ کیونکہ کسی جہار میں اس کے استعمال کے واسطے کو اٹھا گیا کی نئی انش
ہیں ہوگی۔ اور طرفہ یہ ہے کہ جب پہلا جہار انگلستان سے امریکہ کو روانہ ہوا
اس کے لوجہ میں اس بھلٹ کی پہلی اشاعت کی گئی کالیاں موجود ہیں۔ اور
میں تک میں رہیں۔

یہ بلا سبہ دلچسپ واقعہ ہے۔ لیکن اس سے یہ کہ وہ شخص جس نے
نویسے جو محض اس وجہ سے صداقت کو دیکھا نہیں جانتا کہ کسی معبد پہی
وہ جو در لعت میں لگی ہو بلکہ مقررہ عقار یا اہم۔ کے مطابق ہی بلکہ لاج
منقاد ہے۔ حالانکہ انکو اس پہیل کر یا لارہم۔ ہے۔

ایسی روح میں کسی کہ گیاں گویا کہ عالم کا تمام لال اس کو میں ہے
ایک نویسہ عقبہ میں ان مو۔ ڈیغور دہانی لیا آڈ ہیں ہر سکتی ہو سکتا ہے

نقد و یہ جاری نہیں ہوتی۔ اور یہ اس موٹری تعداد میں کو ایسی دعا ہے نہ
اور فالتوں کا خیر ہے۔ شرط ماطی شود کا اسلہ دہم۔ کسی دھم سے ایسے
آرے کو صداقت سے دور رکھے اور اسلہ طرح باطنی سر فی کو مسدود کر دے
سے ایک جسم کا خط بردا کرنا ہے۔ خواہ اس کو نہیں یہ مام نہیں دیا
چاہیے۔ اور دوسری غلطی یہ ہے کہ ماطی بالمدگی تمام خردوں کو
فرض کر لے سے اور ان کا ثوب لے سے بردا کی جاتی ہے۔ اور یہ بات
اس لئے کہی جاتی ہے کہ یہ ایک خاص شخص سے خاص کتابت یا کسی
خاص دائرہ سے آتی ہے۔ اور یہ اس لئے ہونا ہے کہ کوئی شخص انہی اور
دوسری ہر دونوں کر لے کے کیا مہر نظر کرنا ہے۔ اور اعتقاد ہے اس جسم ہستہ
مہم فاسر و دینی کام نفع رہتا ہے

یہ نہایت اس سب کی بات ہے کہ حد کی ہے یا ماں صلاقب کا دروازہ
سب سے لئے کہلا ہے۔ اور سب کے لئے کساں واس ہے۔ اور لوگ جس قدر
عقد فی دل سے اس سے جوا پاں ہوں یہ اس کی رہائش کو واسطہ کہلا ہے۔
اور اس دامانی کی دست جو درانہ زندگی میں بیماری رہتا ہے ہمارا
آسی و غم ہر باہی بہر اور درست ہے جو اس کا آئندہ حال ہے تاکہ
ہم اس پر عقلمندی سے عمل کر سکیں۔ یہاں مادہ ہے کہ جو ہی ہم اس بات
واقف ہو جائے ہں۔ کہ ہم کس طرح امتیاز کو معرفت میں لا سکتے ہں۔ عام اشاد
ہماری ہو جاتی ہے۔ کسی دامانے کیا خوب فرما ہے۔

”میں اس کو عید فاذن سمجھتا ہوں جسے کسی ر مرض کو انحراف نہیں
ہو سکتا۔ کہ ہم میں وہ باب موجود ہے جو اس کو کیچ لائیکلی جس کی ہمیں
ضرورت ہے مام اس سے لائن ہیں۔“

اگر الباد فذذ اسے صحت ہمیں یہ معلوم ہو کہ اب ہمیں کیا کرنا
چاہیے۔ اور کس طرف جا چاہئے تو یہ ہمارا اپنا ہی قصور ہونا ہے۔ اگر
یہ ہمارا اپنا قصور ہے۔ تب اس غیر فذذ فی حالت کی اصلاح ہی ہماری
دانت پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر ہم اسی اندرونی طافنوں اور روئی

سے اتالیق کہا اسے ہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ سچا اتالیق کبھی دوسرے کی جگہ
پر نہ جمان ہو۔ یاد نہیں کر لگا۔ سچا اتالیق وہی شخص ہے جو ایسے شاگرد کو اس
کی اسی ذات کا سچا علم دے گا۔ اور اس طرح اس کو اسی اندر دینی طاقتوں
سے ماہر کرے گا۔ کہ خود ہی امانت جمان ہو سکے۔ باقی سب سرمدوں کی نسبت
ہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ شخص ذاتی اعراض۔ ذاتی قصدیت۔ مادی فائدہ کے
دائے ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے جس شخص کو عام صداقت کے وارث ہونے
کا دعویٰ ہو تو شخص متعصب۔ احمق بدستگال رہے۔

مشرقی علوم میں ایک مذکب کافسانہ درج ہے کہ ایک مذکب جاہ
میں رہتا تھا۔ اور نہ کبھی اس کے ماہر ہیں آتا تھا۔ ایک رذر ایک دوسرا
میدک حرمسدر کا رہنے والا تھا۔ اس جاہ میں آتا جاہ واسے میدک
لے جس کو اسی مدلو بات ٹرہا نکاشوق تھا۔ اس کے پاس آکر دریاقت
کہا کہ تم کون ہو؟ اور کہاں رہتے ہو؟ اس نے جواب میں ایسا حال ظاہر کیا
اور کہا کہ "میں سمندر میں رہتا ہوں"۔ "تہا سمندر؟ کیا ہے؟ اور کہاں
ہے؟" "دوسرا" کہ بہت وسیع مانی کی سطح ہے۔ اور یہاں سے بہت دور
ہیں۔ یہاں "تہا" سمندر کس قدر وسیع ہے؟ "دوسرا" نہت "تہا" وسیع
ہے۔ "یہاں" ایک سمندر طرف اشارہ کر کے "اس قدر وسیع ہو گا،
دوسرا" ادا! اسے بہت زیادہ وسیع ہے، "یہاں" جس لمحہ سر پہنچے
تھے اس کو کہا کہ "وہ اس قدر ٹرہا ہو گا،" "دوسرا" اس سے کہیں
ٹرہا ہے؟ "یہاں" اب کس قدر ٹرہا ہے؟ "دوسرا" میں جس سمندر میں رہتا
ہوں۔ یہ تمہارے سالم جاہ سے اس قدر ٹرہا ہے کہ اس میں لکھو کہا ایسے
جاہ سمجھ سکتے ہیں؟ "یہاں" چھوٹا۔ مکار۔ فرہی کسی کو لکھو اس کو کہ ہے سرے
جاہ سے نکل جا۔ مجھے تمہارے حسب فیدہ کیوں کے سامنے کوئی اسر و کار میں؟
یہ بختہ وعدہ کہ تم صداقت کو پہنچاؤ اور صداقت کو آرا دکر لگی اور آنگہ
صداقت کو پاس آئے نہیں دے گئے۔ ہم ایسی خود داری میں رہو گے اور
تمہارے اپنے خیالات نہم کو احمق اور دلوانہ مانیں گے۔ یہ بات ہر

ادرا بی مشکل کو اسے ساہب لہجہ کر جواب آئے تک ماکمل سامتی سے ٹھہر جانا
کر رہتا اور کئی سالوں کے محنت میں اسکو کبھی مالوسی نہ ہوئی۔ صداقت
کی عجیب بات ہماری رو در نہ ہو کہ لودہ رکڑ پہنچے ہیں۔ اور ہر دور
صرف ایک دن کے گزارہ کیواسیٹے سامان بلیا تا ہے۔ لہذا اس عالم
پہنچائی میں ہمیں جو چاہئے اس پر فوراً عمل کرنا لازم ہے۔ کیونکہ نو صبح کیلئے
سے دسوا سب سدا ہو جاتی ہیں۔
سالگرہ داروں سے ایک شرط عائد کنگی ہے۔ اور ہمیں اس شرط پر
عمل کرنا لازم ہے۔ تمام جو اہسوں کو خیر یا دیکھو۔ اور صرف صداقت کو معلوم
کر لے کی آواز یہ ملے رہو۔ اور جو کچھ راستہ نظر آئے اسکو دیکھتے ہی اس
پر عمل کرو۔ اور صداقت کی محبت کے معنی میں کسی دنگر آگس کو مت داخل
ہوئے دو۔ اور اس بات کو کبھی نہ بھولو کہ امید اور خواہشوں کو دھما اور ڈھس
ہیں اور کبھی ایک دو سرے سے خدا نہیں ہو سکتے۔ اور ہمیں حلد معلوم ہو جائیگا
کہ تمہارا جو راستہ پہلے مار تک نہا بہ آسمانی تعارضوں سے منور ہو رہا ہے۔ کیونکہ
اندر دنی آسمانی کے ساتھ تمام سردی آسمان مل چکے کہ تمہارے ہیں۔ اسکو
عالم سکوت میں جاتا کہہ سکتے ہیں۔ یہ اس رو تھی کہ محسوس کرنا اور اسکی ہمراہی
سے چلتا ہے جو دنیا میں آئیوا لے ہر شخص کو سو رکھنی ہے۔ نہ گونا گوی روح
کی آواز سننا اور اس کی ہدایت پر عمل کرنا۔ پھر جو ہمارے بالائے ہستی کی صدا
ہوتی ہے۔
روح ربانی ہے۔ اور اسکو دعا ایک روح کے ساتھ شہادت کر لے ہے
ہم سب باطن عیاں ہو جاتی ہیں۔ اور جب انسان روحانی اور سے منحرف
ہو تا ہے سب کچھ اسے یہاں ہو جاتا ہے۔ جب روحانی چم تھلہ ہو جاتا ہے یہ
تمام جمالی اور عقلی فہم کی عود سے مالا سر ہو جاتا ہے۔ اور جس حد تک ہم ان
عود سے بالاتر رہ رہے ہیں۔ اور اس بات کو سمجھنے کے قابل ہوئے ہیں۔ کہ
جہاں تک حقیقی زندگی کا تعلق ہے یہ عیال نہ زندگی کے ساتھ بکریک ہوئی ہے
اسے اس منزل میں ہمارے سانی ہوئی ہے جہاں یہ آوارہ ہر شبہ سانی دہی ہے

کو بھجاس اور آس۔ ماحول ہوں۔ لوانیسی حال۔ کمالاں ہوں۔ ہر دوری ہوں
 رہا۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 ہوں۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 دیں۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 دے گی

صدا ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 دے گی ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 کہیں اس فہم کی آگے۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 طریق اہلکار کے۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 نگاہ سے دیکھو۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 کر کے۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 تھام نارنگی کے۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 ہی سادہ طریق ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 کو بہت لوگ شہسہ ہیں۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 ہے کہ وہ اسی اندر۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 نہ معنی ہیں کہ لوانیسی ہیں۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 جانیئے۔ اگر یہ بات ہے نہ یہ ہم اس تیرہ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 کر سکتے۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 اور جنگلات میں رہنا زیادہ تیرہ ہے۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 وسیع ہیں۔ کہ طرح میں ترکوں کی ایسا ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 ترکہ باطل دالانہ۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 کہ کام کیا کرتا تھا جہاں کہی دیکھتا تھا اس نے ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 باؤز بلند لوہے جالتے تھے۔ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 آوازوں سے غم ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور
 گوشہ نہائی کا رہا الٹ لگا کر نہ ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور ہر دور

کوئی رما دے تو وہ صوط اور بھی امر نہیں۔ جو شخص کامل طور پر متوکل ہو وہ کہی
ما کام نہیں ہونا۔ سب زندگی کا ہیصلہ یہ ہے کہ کوئی شخص خواہ کچھ کرے۔ سے رات
ادردن کے وقت خواہ سو یا باھا گیا ہو اس باب کی کہہ کہ ہنچا رہا ہے۔ اس قسم
کی زندگی ہم سوئے اور حالے برابر بسر کرتے ہیں یہاں ہم سوئے کے معنی
اور سی حالت میں ہوا اور دراصل کرے کے معنی کچھ نہ کر کے بیٹھے۔
سوئے کی حالت میں شخص بیمار نہ جسم آرام میں ہوتا ہے۔ روحانی زندگی
اور اس کام میں مصروف رہتی ہے۔ مدد جسم کو ہزارہ کرے کیونکہ اس طبیعت کی عداوت
اور مدار ہی کے لفظوں میں مادہ خارج ہو گیا ہو اس کو ہر حال کرے کا ذریعہ
ہے۔ یہ تھکر کہہ کر دنانہ کرے کا ذریعہ ہے۔ اگر جسم کو کالی مدد نہ ملے۔ اور اس
طرح خارج مدد مادہ کی مران یوری نہ ہو جسم کو ذرا اور کھسکا ہے اور اس
حالت میں عارضہ با بیماری جلد لاجی ہو سکتی ہے۔ اہل احوال گ اس حالت
کے مورد ہوتے ہیں۔ جلد زکام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں بیرونی
ماتہات ہم پر جبار کر تی ہیں۔ حالانکہ اندری غالب میں رہتے ہیں۔ ان کا دورہ
ہیں ہو سکتا۔ اور جب ان کا اسے ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ پہلے کمزور حصوں پر
ہماں ہوتا ہے۔

ہم اے احام کو جس معمولی مصروف میں لائے ہیں یہ ہیں اس سے بڑھ کر
کام لینے کے واسطے دئے گئے ہیں یہ مات ان بدستار صورتوں میں خصوصیت
اس کے ساتھ صادر آتی ہے جہاں جسم ہی ابا آفا ہو۔ جس حد تک ہم اپنے
باطن اور روح کی بالاسرطافوں کو پہچان لے میں اس قدر جسم ان کی تاثیر
کے مات کم ہو سکیں اور شکل اور راحت میں نہ باد نہ لطف ہوتا ہے
اور چونکہ ہم کو اسے اندر مسرت کو مادہ ثابت نظر آتی ہے۔ اور اس کا تمام
بالا تریا کے ساتھ لگاؤ ہو جاتا ہے کہا فی یہی دور دیگر باتوں میں اسکی
بے اعتدالیاں قدرنی طور پر گہٹ جاتی ہیں اور زیادہ نہ سکیں۔ ثقیل
درمضراکل و شرب یعنی حوانات کے گوشت۔ شراب و دمنہ کی خواہش
مطلب ہو جاتی ہے۔ اور کوئی ایسی شے استعمال کرے جسکی طرف رغبت

اور کبھی خطا نہیں کرتی۔ اور اگر ہم اسکی پروری کریں اور ضروری ہمتیہ ہمیں رسائی اور ادب و دلالت ملے گی۔ اس امر کو جان لے اور ان منزل پر پہنچنے سے اس کے بعد ہمارا بہشت میں رہنا یقینی نہیں ہو جاتا۔ بلکہ یہیں اور اسکو منت آج ہی اور ہر روز بہشت میں بسر کرنا ہو جانا ہے۔

کسی انسانی روح کو اس کے باہر ہر بنا فردری نہیں۔ جب ہم ایسے بہرہ کو سیدھی طرف ہر پہنچیں۔ نہ مات ایسی سادگی کے ساتھ ہر وقتی طور پر ہوتی ہے۔ جو طرح کہ قبول شکستہ ہوئے ہیں۔ یا ہوا میں جلتی ہیں۔ جس کو امر و نفی شاہ ذکر آقا اور لوگوں کیساں پہچان سکتے ہیں۔ اسکی بہت سے سبکیاں دارت ہیں اگر مسکن پہلے اس منزل پہنچ جائیں تو سادہ سے طرہ پر عہدہ اور یا گیرہ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور اگر نہ کر سکیں اس کو دریا مت کرے تو اب آقا سے ادلی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

اگر ہم سب سے اعلیٰ رتبے کامل اور سب سے زیادہ مال مال زندگی بسر کیا جانیے ہو۔ جو صرف اس عالم ہی میں ایسی نہ ہو بلکہ عالم بالا میں بھی اسکی واسی ہی منزل بہت محدود کی زندگی سے ایسی ہستی کے علیحدہ ہونے کے خیال کو چھوڑ دو۔ اور بکمرنگی کے خیال پر قائم رہو۔ جس حد تک تم اس طرح کرتے جاؤ گے یہ رفتہ رفتہ زیادہ تر تم کو حاصل ہونا چاہیگا۔ اور جب تک تم اس کوشش میں لگے رہو گے۔ تم کو معلوم ہو گا کہ تم سے کوئی عمدہ سے درجہ نہیں کی گئی۔ کیونکہ سب کچھ اس میں شامل ہوتا ہے۔ تب یہ ملاحظہ و حطر ہمارے ہی ہو گئی۔ جس کے واسطے پیش گوئی کمزیا ضروری نہیں۔ اور جو کچھ آج تمہارے ہاتھوں کو کرنے سے واسطے ملے تم کر سکتے ہو اور کل سے ملے ہمارے ہو۔ اور یقیناً یہ ہو کہ کل سے ملے باطنی روحانی اور جسمانی زندگی کو واسطے خود بخود سامان پہنچے گا۔ اور یہ یاد رکھو کہ جب تک مکمل نہ آئے اس کے واسطے سامان کا بہیم بھی ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص قانون میر کامل طور پر اعتقاد کرنے کے لئے ہمارے تو قانون اس کی کپی مال میں نہیں کرے گا۔ صرف مدلی سے اعتقاد کرنا ہی لئے لغوی لگاتا ہے۔ اور اس کے نتائج اطمینان بخش نہیں ہونے۔ والا یہاں سے طرہ بہرہ

ہیں۔ باہم کچھ ہی ہو لیا۔ صبح پہلے کہ جب ہم سوئے ہیں ہماری طاقت دردی
 حالت میں ہوئی ہے۔ اور اس وقت ہمیں ایسی روشنی۔ راحت اور قبولیت
 ہے جو لوگوں کی ٹری لعدا کو سب نہیں ہو سکتا ہے۔
 اگر ہماری روحانی زندگی (جہاں ہمیں معائنہ روح سے متعلق کرنے کی ہوتی)
 ہمیں کام کرنا دلی ہے۔ اور اس وقت ہر کمرستہ رہی ہے۔ جب ہمیں سراسر
 نہیں۔ لوگوں ہمارا دل بہار سے آرام کو وقت روح سے لگانا اور فصل
 کر کے اس کو جام ہستی میں پورے ہیں لانا۔ کچھ اس کو ہمارے سونے
 کی وقت حاصل ہوا ہو۔ یہ ملا شبہ ہو سکتا ہے اور ہر لوگوں سے اس کے
 سے فائدہ عظیم ٹھہرا ہے۔ اس طرح ہمارا ملا تریں العار روح سے حاصل ہوتے ہیں
 کیونکہ اس وقت اسان ہی دردی حالت میں ہوتا ہے۔ اور یہی مادہ می دسا
 سے کوئی تھے اس کے اندر داخل نہیں ہوتی۔ میں ان امواض سے واقف ہیں
 جو عالم میں بہت کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کو جب جو ہیں وہ اس سے بہت
 روایتی ملتی ہے۔ بہت لوگوں کو معلوم ہے کہ جب سونے کے وقت ماضی کو کہہ
 دیا جائے کہ فلاں وقت مجھے سدا کر دیا تو عموماً دسا ہی ہوتا ہے۔ اور یہی مشکل
 مسائل جو عالم سدا رہی میں حل نہیں دے سکتے یہ عالم جو اس میں مل گئے ہیں
 ایک مشہور اصرار لوں عورت کے مار ہا لیسے جوڑے آدھکل ای حالت میں
 کہتے ہیں۔ یہ عموماً اسی درلعد سے ادا دل کر رہی ہے۔
 ایک در تمام کے وقت نیچنگ اڈیٹر نے اس کو اطلاع دی کہ مجھے
 وقت ملاں مصروف تیار رکھا۔ اور یہ مصروف مجھ واقعات میں رہا جس
 کے واسطے بہت غم دایا مطلقاً تھی۔ اور اس کو باوجود تلاش کر کے
 کے واقعات متنبہ ہو سکے۔
 باہم یہ لکھنے لکھنے لگی۔ مگر کچھ نہ ہو سکی۔ آخر کار مجبور ہو کر اس نے سر پر ہاتھ
 لینے کی پڑائی۔ اور اس نے دل میں محال توں امانہ لینے کی یہ کہہ کر سو گئی
 اور صبح تک بے فکر ہو کر سو گئی۔ اور جب سدا رہی سہی پہلے اس کو گندہ شہ
 باہم دے کام کا خیال آیا اور اسی حالت میں چند منٹ لیٹی رہی۔ اور تمام

ہو میں بہ ہستی۔ جو جسم کہ در دست و پا آتا ہوں کر میں، بلکہ اس میں حرارت اور
حوش پیدا کرتی ہیں۔ کس جسم میں اندر کم ہمارے ذمہ ہوا سفید اس کے
فوقین کم رال ہوتی ہیں اور اس کے مقروضوں کے باعث اس میں حرکت
ہوتی ہے۔ یہ صلا لورن ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح اسکی حالت زیادہ سے
باجا عدہ اور صلا و آب سر رہتی ہے۔ اس حال میں ہند کی جہاں ضرورت
ہوں رہتی ہے۔ اور اگر ضرورت سے کم ہو کر رہا جائے تو جسم زیادہ سرد پاری
ہو جاتا ہے۔

اس طرح جو کہ جسم کہ رہتا ہے دیکھو اہل اطلس لوں کہہ کہ جو کچھ اس
سے نکلتا ہے اسکی جلد نانی ہو جاتی ہے۔ نہ فہم اور روح کو جسے بالانہ
کی تحصیل میں انداد دیا ہے اور اس طرح جسم کی اس طرح ہند دیتا ہے۔
جس طرح دل جسم کو فوی کہتا ہے جہاں کہ جب مرد صاحب لے مفہوں دل
کی نظم کہی اس کے دل میں بھی حال تھا۔ آؤ ہم سے ملکر صلا اس کہ سب انبا
ہمارے ہیں۔ اور نہ روح اس سے زیادہ جسم کہ مدد دیتی ہے جس قدر
کہ جسم روح کو دیتا ہے، میں ہند جسم کو آرام دے کہ بہرہ دار کہ کرے
کہ واسطے ضروری ہے۔ روح کو آرام کرنے کی ضرورت نہیں۔ لہذا جسم
سراسر صاحب ہو جاتا ہے۔ روحانی زندگی دلی ہی کام میں ضرورت ہوتی ہے
حیاتی کہ جسم کے کام کرنے کو واسطے ہوتی ہے۔

جس لوگوں کو روح کی کارروائیوں کو کبریٰ بلکہ سے دیکھنے کا ملک ہے یہ
ہمے ہیں کہ وہ ہم سے کہتے کہ وہ نہ ہر کرے ہیں، کہ ان لوگوں کو اس قدر شکستہ
حاصل ہو جاتی ہے کہ اس انسا میں انہیں جو لطار۔ دیکھیں معلومات حاصل
کرنے کا موقع ہے۔ اور وہ ان خاصہ بہرہ میں آتے ہیں۔ ان کو حالت عدہ
کا جامہ پہنا سکتے ہیں۔ بہت لگ سا جلیو کہہ سکتے اور اس طرح جو کچھ روح
دیگر حاصل ہو سکتا ہے نہ رال ہو جاتا ہے۔ تاہم کہتے ہیں کہ یہ اس حد تک
ہمارے اعتدال میں ہے کہ جہاں کہ ہم قرائن کو سمجھتے ہوں۔ ہم ان کہیں جائیں
اس طرح جو تجربات حاصل ہوں ان کو عالم باصری یا حال اندازی میں لائے

پہرے میں بسد بہت یتیم کیہ کر کے۔ اطمینان خاطر روٹھی اور معلومات طلب۔
 کھوٹے ایسی دلی آزمائش کو ماہر نکالو۔ اور ایسے دل میں کہی جو فوج و خطر کو جگہ نہ دے کیونکہ
 ”اس اور دشمنی پر تمہاری طاقت کا انحصار ہوتا ہے“ اور ایسے دل میں اس
 باب کا کامل یقین رکھو کہ جب تم میدان ہو گئے۔ نتائج مطلقہ بہ تمہارے اسطرح
 میں ہوں گے۔ اور یہ چوب نم مدار ہو فعل اس کے کہ کوئی دوسرا خیال بردار
 دنیا سے نکل کر تمہارے قہر کو اپنی طرف بند کر لے۔ اسے رات دن اس حال
 کی سوچ میں مجبور ہو۔ اس وقت جو کچھ تمہارے باطن میں گہرے اور اس کا سرکاریہ
 نظر آئے اس پر فوراً عمل کرو۔ جس قدر جلد اس پر عمل کرو گے۔ اور جس حد تک
 تم اسطرح کرتے رہو گے۔ اسی حد تک ایسا کرنے کی طاقت سرفی مدد رہے گی۔

اگر تم کسی بے غرضی سے ایسی قابلیتوں میں سے کسی کو چاہتے ہو۔ یا ایسی صفاتی
 صحت اور طاقت کو سرفی یدیرہ کیل آرد دہرتے ہو رہتا ہم دل کا دیا ہی ادا رہتا رہتا
 کر۔ اس کی شکل تمہارے ہی صحت ضرور میں اور خواہشیں پوری کرگی۔ اسطرح تم اس
 آپ کو ان خدمات کے سامنے داکر دے اور اس کے ساتھ واسطہ کرو گے۔ اور
 اپنے اندر ان کو متحرک کرو گے جس سے نتائج مدد کر رہا ہوں گے۔ اسی خواہشوں
 کو بلا سے مت دُرد۔ اسطرح تم ان خدمات کو متحرک کرو گے جو ابھی تک نہیں تھی
 تاہم جیہ کہ تم میں۔ اور یہ دوسرے خدمات کو آمادہ کر کے کیا ان کے ساتھ ملکر
 بہنہاری جیہ جیہ سنتوں کو لو اکہ نہیں۔ جو شخص مالا سرفی میں اور خدمات کے
 ساتھ کیرنگی پیدا کرتا ہے اس سے کوئی غرض نہ درپیش نہیں کیجائی۔ جو شخص خواہ
 نہ دیا عورت ہو یا اپنی طاقتوں کو جاننا اور معلولیت کے ساتھ استعمال کرتا ہے
 اس کی کوئی ایسی خواہش نہیں جو پوری نہ کیجائی ہو۔

تمہاری عید زیادہ تر آرام و راحت بخش ہوگی۔ اور تمہارے سے محالہ ہو
 سب کجا ب حیات محبت ہو یا خواہی اور اس کچھ سے تمہاری دلی جسمانی
 اور روحانی طاقتیں سرفی یدیرہ ہوگی۔ اسطرح تم اسے آپ کو عالم کے ان خدمات کے
 ساتھ ملا سہو جو اس اور کیرنگی پیدا کرنا والے ہیں۔

ایک دوست نے جو کار کردار کے واسطے عالم میں مشہور ہے مجھے بتا کہ یار اادی

مضمون اس کے سامنے حاضر ہو گا اس سے جھٹلے پٹے اٹھ کر اس کو کپڑے پہنے کے بعد قبول کر لیا۔ اور اسے حیاں کو کسی دوسری جانب موصوفہ ہوئے دیا

جب دل ایک جانب موصوفہ ہوا اور دوسری جانب اس میں داخل ہو کر وہ کو درہم ہم کرے۔ اعلیٰ درجہ کی کارروائی کرنا ہے اور چونکہ بحالت جواب ہم ہوا ہوتا ہے اس لیے اور دل اور روح اسے کام میں لگے رہنے میں اپنا یہ جس طرح کو اختیار کرتے ہیں اس کو خوب مانتے ہیں۔ بعض لوگ لوگوں میں مل کر جمل کر لے لے ہیں۔ اور بعض بہت عرصہ کے بعد فانی لکچر ہم ہوئے ہیں۔ اس استقلال کے ساتھ لگاتار جھٹ کر لے کر کسی کام کو کرنے کی قابلیت ظہور پاتی ہے۔

چونکہ دل ہر نہ کام کو اپنے تار بہتہ ہے۔ اہم باطنی کشش یہ بحالت جواب اپنی مالوں کو اسی جانب کھینچ لے جس کی جانب ہمارا دل سونے کو وقف مقرر ہو اس طرح ہم میں جذبات کی طرف مانتے ہیں۔ اسے دلوں کو موصوفہ کر لے ہیں۔ اور بحالت جواب اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو بحالت مدداری ہمیں نصیب ہو سکتا ہے۔ اس لیے سونے کے وقت ہمارے سو خیال ہوں۔ ان کی قائم کر لے میں ہم بہت احتیاط سے کام لے رہا ہوتے۔ کیونکہ وہی شے ہمیں ملتی ہے جس کی جانب ہمارے خیالات کی کشش ہو۔ پس اس کشش کا مقابلہ کرنا ہمارے اختیار میں ہوتا ہے۔

اس عرصہ میں کسی باب کو قبول کر لے کی زیادہ تر طاقت ہوتی ہے۔ ابتدا ہم اس قانون کو سمجھیں اور عمل میں لانے سے حالت مدداری سے ٹھیکہ حالت جواب میں بہت قابل قدر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہاں تک طریقہ دلیل کا اختیار کرنا بہت مفید ثابت ہو گا۔ جب کسی خاص نفع کے متعلق ہم کو روشنی یا معلومات حاصل کرنا ہو۔ اور دوسری اور معلومات حاصل کر لے میں ہم راضی ہو۔ مثلاً ہم کو کارروائی کے کسی مشتبہ طریق کی نسبت روشنی حاصل کرنا ہے تو ہم سونے کے وقت اپنے دل میں شاہتی پیدا کر دو۔ اور اس کے لیے صبر رکھو۔ اس طرح تم اپنے آپ کو قدرت کے ساتھ ہم رنگ کر دو گے اور ماہر سے اسی ماہرین حالتوں کی بہت مدداری جانب کشش ہوگی۔

راست کہو: ادھن اسکی بیدارگی کیا کرتی ہے۔ اور جو سکیم اس کے پیش نظر ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق مام مجیب صلی ہو جا یا کر لے ہیں۔ اور جب لٹے لٹے سوچا ہے۔ تو کامیابی کی سیلیوں کا عالم اسکو صاف دکھائی دیتے لگتا ہے۔ اس سے کہنی ایسے کارنامے ظہور میں آتے ہیں جو کو دیا حیرت کی نگاہ دیکھ رہی ہے۔ اور نہ کتب نہ ہو۔ نے کی صورت میں کہیں نہیں نہ آتی۔ یہ سچ ہے ہر بات سچی و دہرہ ہے۔ اور اسکی زندگی بالکل اعلیٰ قواں کے مطلق اور ہر رنگ ہے۔ اور جس کام کیلئے اس کی ایسی زندگی کو دفن کیا ہوا ہے۔ اس میں ہمیشہ مدد دے رہتا ہے۔ اسکو کوئی معلوم نہیں کہ نہ کتب کہاں سے اور کس درجہ سے آتے ہیں۔ اور یہ بات کسی کو معلوم نہیں۔ نگاہیں نکٹ ہیں معلوم ہے اور صرف اسقدر نہیں معلوم کرنا ضروری ہے کہ جو شخص ایسی ہستی کے اعلیٰ قواں کے ساتھ ہمسایہ ہی رہتا ہے۔ اور ایسے آپ کو ان کے سامنے داکر تا ہے اس قسم کے خدا کا اسکی جانب مدد ہوتا ہے۔

اسی قدر اعلیٰ درجہ کے رہا۔ یہ اور کثرت تھا۔ ہی جانب کشش کر رہے ہیں صرف ہم ان کے لئے ایسی حالتوں کو درست کر رہے ہیں۔ ایک شخص نے جس نے مہرین درجہ کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ کیا خوب لکھا ہے۔ "جب جہیم ہو یا ہوا اس وقت روحانی تعلیم حاصل کر یا بالکل قدرتی بات اور اسے تجربہ ہے۔ اور یہ ہم سب کی زندگیوں میں ہیں اور اطمینان بخش طور پر ظہور میں آتا ہے۔ رشتہ لیکہ ہم ہی اندرونی حالتوں کی جانب مقابلہ پر درنی حالتوں کے زیادہ متوجہ رہیں۔ اور ہم جو کچھ اسوقت ہیں یا بعد میں ہوں گے ہمارے خیالات ہی نہیں مانتے ہیں۔ اور ہمارے خیالات سے بڑھ کر رات کو قوت زیادہ تر ہر صورت بکار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ جب ہم بیرونی دنیا سے بے ہر ہو رہے ہیں اندرونی دنیا میں باہر اور پیدا ہو رہے ہیں اور مادہ دنیا میں ہمارا ستر ہوتا ہے۔ جسکی حالتیں بالکل مادی اور اومانائی حالتوں سے مایہ زب اور درست ہوتی ہے۔ اور جب بیرونی محسوسات کے ذریعہ سے معلومات کا حاصل ہونا مسدود ہوتا ہے۔ ہمیں اندرونی آنکھ ہی کی زبردستی تلقین ملتی ہے۔ اور جب ہم اس

ہوا ہے

سکایا اس کی شناخت

یہ سیاحت اس کے لئے ہے اور جس وقت ہم اس کے ساتھ ہمارے
 کہ ہم اس کی ہاری جانب رواں ہر حال ہے۔ کیونکہ اس ہی ہمارے
 ہے اس کے گھر کے اندر وہی ہے اس صداقت، غلطی میں یا اسے جانے ہیں کہ وہ
 مائل رہے اور اس ہے۔ اس امر کی کہ کو بیچ سے ہے کہ ہم روحانی ہیں۔ اور
 اس حال میں ہے۔ شہ سے ہمارا مائل روحانی ہوتا ہے اور اس طرح ہم کیریکٹ
 اور ما اس ہوتے ہیں۔ افسوس کہ ہر اس ہمارا اور عورتیں ہمارے کہ دمتروہ
 اور مدد سے ہیں۔ اور مدد سے اور در مدد سے کہ اور اور دہر امن کی تلاش
 میں رہتے ہیں۔ اور اس کے جسم روح اور مائل ہونے مانڈے رہتے ہیں۔ دیگر
 حاکم کو جانے ہیں۔ اور دنیا کی صاحب کہ کے دلبے آئے ہیں۔ اور ہر ہر
 سچا ہے۔ منکب ان کے امن بعد سے ہوا۔ اور یہ اس طرح کہی نصیب
 ہو گا۔ کیونکہ اس کی تلاش وہاں کر رہے ہیں۔ ان کے بالکل نہیں۔ اس کے ماہر
 مناسبتی ہیں۔ حالانکہ انکو اس کی اس کے اندر کر رہے چاہئے۔ اس صرف مائل
 میں ملتا ہے۔ اور جو شخص اس کی رہاں تلاش نہیں کر لگا۔ اس کو گھر نہیں ملے گا۔
 اس کی سر دی دیا میں ہیں۔ یہ ہر شخص کی روح کے اندر ہے۔ ہم اس کے
 تعاقب میں ہوتا رہتے ہیں۔ کہاں کہاں ملے کر رہے ہیں۔ جسمانی استہزاء اور لہائی
 آ رہے ہیں اس کے روح میں ہے کہ ہم بے رحمی دیا میں اس کے پیچھے
 یہاں وہاں جاگ رہا ہے یہ ہم سے ہمارے ہر امکان سے بعد رہے گا۔ کیونکہ
 ہم اس کی وہاں تلاش کرتے ہیں جہاں یہ ہیں۔ مگر حقد سے ہم جسمانی استہزاء
 اور لہائی اس کے روح کی حراکت کے منطق کو ہیں گے اس قدر صبر اور
 اس ہمارے رہد گھبراہٹ میں داخل ہو گا۔ اور حقد سے ہم اس کے ساتھ اس
 کہ ہیں گے اس قدر بے رحمتی۔ جس اور ماہر ہمارے ہی کے مورد ہو گے۔
 خدا کے ساتھ ہر تکی پیدا کر رہے ہیں اس نصیب ہوتا ہے۔ اس کی کامل

مہر چھ سے جا آغا مہر ماسچے گو ما سو فست بہم ای ری سگی کو تر فرج کو سٹ
 جن۔ اور اس وقت کہ چار۔ سے یا ۱۷ دن ۲ ہر فی سٹ۔ اور جدت صبح سے آغا
 آغا رکھے۔ اور ہائی سب گرتہ۔ کو نہ لوانا کہ ما چاہئے جس سے سہاقتہ نہیں کہ
 سرور کار نہیں رہتا۔ ورنہ ایسی درد معلوم کرنا ملتی ہے کہ کل جو کچھ کہتا ہوں
 کاتبہ کیا ہوا۔ اور پھر تب کئی صبح آتی ہے دوم سے دل کو دوسرے وقت تا
 ہی رہے دسا چاہئے جس کے ساتھ ہمیں اس وقت اگر فی ضرور کار رہیں بہتا
 اور صرف میت دل میں بہت تھان لبیا چلے۔ آج ہم خطرے بسر نہ ہوں اس
 سے کہ فائدہ اٹھایا جائیگا۔

محض سُن کر کاپہلہا گھٹا ماعطرتہ دوتاں۔ اور اعلیٰ درجہ کا مٹکا
 قائم کر موالا ہو رہا ہے۔ اور اس کے بعد کھٹا آئے سے لکھتے ہیں بلکہ وہ
 یہ اپنی نوعیت میں آیا۔ اس قسم کا ہو رہا ہے۔ یہ خیال حاکم کر کے کارار ہے۔
 اس سادہ طریق پر ہر شخص اُس والا سہین رہ سکتی کی منزل کو پہنچ سکتا ہے۔
 خیال میں آسکتی ہے۔ اور کوئی ایسی سے حال میں نہیں آسکتی جو کسی
 طرح۔ اور کہیں نہ کہیں حاصل نہ ہو سکتی ہو۔

یہ بات اس زندگی کو سب کے لئے حاکم کہہ لی ہے۔ کہ جو کس کوئی انسان
شخص نہیں جس کو دامن اسکی آرزو اور شوق ہو اور اس مال و سرمہ میں
ایک گھنٹہ کیواسیے رہ سکا ہو۔ لیکن نگہ ہو یہی ماہم اگر اسکی کو شمشج یا
ہو تو یہ اس قافلوں سے کہ یہ شہ ایما ہم جنس پیدا کر سکتی ہے۔ دوسرے سچے ہی
کہنے اس کے قریب آئیگا۔ اور تیسرے سادہ ترا سطح مری کر نے کہ ہے
وہ وقت آئیگا جبکہ یہ بات اسکی مر سب میں جد س ہو جائیگی۔ اور بہرہ دور
اگر کس طرف متوجہ ہو سکیگا۔

اس طرح کوئی شخص عالم کی نسبت اعلیٰ اور بہتر سے جسے ماہرہ محبت
اور انس پیدا کر سکتا ہے۔ اور اسی طرح اس کے احکام کا ہی اس کے ساتھ
دیا ہی انس اور قریب ہو جاتا ہے اور یہ اس کو ہر ایک طرح احکام دیتی ہے
اور تمام اشیاء کو اس کے طریق سے جلاتی ہے۔ کہ جو کچھ پہلے یہ اس کے طریق میں تھیں کہ

کہہ کیا واسطے ہے کہ مادی درکار ہے۔ کیونکہ یہی سادگی اس کے زندگی کے ساتھ ساتھ اس کا رستہ کو چسپاں کرتی ہے۔ لیکن بہت ایسے اشیاء کو جانتا ہوں۔ جنہوں نے اس سعادت زندگی یعنی اس سعادت اس کی روح کیا غنہ مگر مکی سدا کی سے اور ان کی زندگیوں میں سے بہت ہو گئی ہیں۔ اس وقت اس کا تعلق بالتحقیق میرے لفظ کے ساتھ ہے۔ یہ کئی سال ہمارا رہا اور اس کی محبت کے در اور کچھ سر ہوئی گئی تھی کہ اس نے حال کیا کہ اس حال میں رادہ تر صیاب عبت ہے یہ صہر دیکھتا اس کے صہرہ اور صہرہ اس کا لفظ آتی ہیں۔ اور یہ اس کو ایسی دلیلی ہی شکل دکھاتا تھا صہرہ صہرہ ہنس کر کہ اس کی سعادت طافت کے ساتھ یکسر گئی ہو گئی۔ اور اس نے اسے آگور مانی بہاؤ کے ساتھ اسے اسے دیا کہ آج اس کی صحت بالکل اچھی ہو گئی۔ اور بہت کچھ مجھے ملتا ہے ماسا تاکہ اسے کہ "نہرہ رہے میں شری سر ہے"۔

ہمارے بچے کو لیں میں ایک اس کے کہتا ہے کہ جب میں کام سے فارغ ہو کر کام کو دیتا ہوں۔ اس سعادت طافت اور اس کے ساتھ اس کی روح کے ساتھ اسے اسے دے رہی ہوں۔ جب کہ میرے یادوں میں یہ رہتا ہے۔ اور صہرہ سے اڑتا ہوا جاتا ہوں۔

جو محض اس کہہ کو پہنچا ہے اس کو کوئی خوف نہیں رہتا۔ کیونکہ اس کے اندر ہمیشہ ایسی حفاظت کا حال ممکن رہتا ہے۔ بلکہ اس میں اس کی پہچان اس کی پہچان کو صحت کرنا ہے۔ اور اس میں یہ بات صاف آتی ہے کہ جو اس کے سر سے مبالغہ کے واسطے نایا جاسے اس کے بہت کڑا مانی ہیں ہوئی اور کوئی اور اس سے یا اس میں آج تیرا خجل کے پھر دن کیسا تھوڑا ہو گا۔ اور جھگڑ کے جوان تیرے ساتھ امن سے رہیں گے۔

ایسے مردوں اور عورتوں کی زندگیاں جادو بہری ہوتی ہیں جس وقت کہ کسی نئے سے دور نہیں اس کی صورت کو اسے لے نہا تک تاتے ہیں جس جوان کہ انسان سے خوف نہ ہو یہ کسی شخص کو صہرہ نہیں پہنچاتا۔ یہ خوف کہتا ہے ہی ایسے آپ کو خطرہ کے لئے داکتر ہے۔ اور اس جوان مثلاً کتا خوف کے صہرہ کہ

اس طرح جہاں تک ہم آئے۔ اس پہاڑ کے آگے دیکھیں اس پہر اس کی
 روح نہیں بہرتی ہے اور ہم جہاں آئے ہیں۔ ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ اور
 ان کے تک ہم میں۔ ماما یہ دیکھتی ہے۔ آسمان پر ہم میں اس کو عالم۔ اے
 بھیسے کیو اسطے منسا طبعی کشش پیدا ہو رہی ہے۔ اور ہم میں۔ اور اس کے کہیں کرانے
 اندر جمع رکھتے ہیں۔ اسی قدر ہم۔ دوسروں کو دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں اور اس
 طرح کامل امر ہم ہو کر ہم جہاں کہیں جاتے ہیں۔ جہاں کہیں جاتے ہیں۔ ایک
 گھر سے ہیں کہ میں آگے ایک نو رت کر مرد کا ہاتھ لگاتے ہوئے دیکھا۔ (مرد کے تندر
 اسکی ماضی حدائی کے آثار نمودار تھے) اور اس عورت نے اسکو کہا وہ مجھے آج
 ملے سے بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ چند گھنٹے گزرے ہیں کہ میں بہت مالوس ہو رہا
 تھے۔ گہرا راتیم کو دیکھتے ہی کھلتے کا مار رہے سیر سے آ کر گیا ہے گا۔ ہمارے
 ارد گرد بہت لوگ موجود ہیں جو مار رہے ہیں اور اس کے دیکھتے ہوئے ہیں۔ اور
 یہ ایسے اشخاص ہیں جن کے دیکھتے ہی لوگوں کے دل مایع ہونے میں اور اس
 کا خوف حوصلہ میں۔ نا امید امید میں اور کزوری کو مائی میں تبدیل ہوتا ہے
 جس شخص سے اسی سچی بات کہہ سکتا ہے۔ وہی یہ طاقت اسے سانبہ
 لئے پھرتا ہے۔ اور جہاں اسکا گھر ہوتا اسکو یہ ماما ہے۔ اور یہ اس شخص سے
 ہے جسکو ہم کہتے ہیں کہ اس سے ایسے مرکز کو پھیلنا لیا ہے۔ اور تمام عالم
 عظیم میں صرف ایک ہی مرکز ہے۔ اور یہ وہی معائنہ طاقت ہے جو سب کے اندر اور
 گردہ کام کر رہی ہے۔ جس شخص سے اسے مرکز کو پھیلنا لیا ہے۔ گویا
 اس شخص کو گنا ہے جس سے اس نے معائنہ کبسا خدائی پھر لگی کر لیا ہے۔
 اور اس کے بعد اسی سرشت کو روحانی حال کرتا ہے کیونکہ خدا روح ہے۔
 ایسا شخص طاقتور ہے۔ اور مرکز عظیم میں اسکا سر ہوتا ہے۔ اور عالم کے
 عظیم طاقتور مکان کے ساتھ اسکا جو انکی ہو جاتی ہے۔ اور تمام درائع سے
 طاقتوں کی کشش اسکی جانب رہتی ہے۔ کیونکہ ایسے مرکز میں آئے سے اور
 انہی طاقت سے دائم ہونے سے آس سے مرد و ست خیالات راہ جانی
 ہیں۔ اور اس طاقتوں سے کہ جس کی کشش ہم نفس سمجھنا ہے، ہوتی ہے۔

اور حالات کمزوری، ماطن میں کمزوری بہہ آکر کہے اسکو باہر کھڑے سے بھی ابھی جا نہ کہہ سکتے ہیں۔ جو صلہ کر کے سے طاقب اور خوشگرتے کمزوری نصیب ہوئی ہے۔ اس طرح جو صلہ کمزوری لاتا ہے۔ اور جو صفا ناکامی ایمان اور اعتقاد واسے مرد اور عورتیں ہی ہیں۔ جس کو دوسرے الفاظ میں ماہریت کہا جاتے۔ جو حالات کے آقا ہوتے ہیں اور اسی طاقب ریا میں محسوس کر لے ہیں۔ اور یہ مرد یا عورت ہی ہیں جس کے ایمانوں میں نقص ہوتے ہیں اور یہ صرف ہی کمزور پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ تمام گزرنے والے حالات کے مخلوق ہوتے ہیں۔ جو کچھ کسی کے سر پر آتا ہے۔ اس کی وجہ یا علت اس کے اندر ہوتی ہے۔ اور جو کچھ آتا ہے اسکا لامباہر ایک شخص کے ایسے پاتھوں میں ہوا ہے جو کچھ عالم مشہور دیا اس دنیا میں آتا ہے اسکی وجہ ناویدہ۔ روحانی اور خیال کو دنیا میں ہوتی ہے۔ بد دنیا علت اور دوسری دنیا معلول ہے۔ معلول کو نوعیت ہمیشہ علت کی نوعیت کے مطابق ہوتی ہے۔ جس طرح کوئی شخص عالم غیب یعنی حلال کی دنیا میں رہتا ہے۔ وہی اس کی سروبی و طاہری دنیا میں نمودار ہوتا ہے۔ اگر اس کی سو خالذ کر حالت میں کوئی فرنی ہو تو اس کو اول الذکر میں تبدیلی کرنی چاہیے۔ اس طرح واقعہ کو بخوبی سمجھو اور اس پر عمل کرنے سے ہی ہزار ہا مریض اور عورتوں کو کامیابی نصیب ہوگی جو اس وقت ہمارے گرد و ماہدی کے مہاک حصی میں پڑے ہیں۔ اور ایسے ہزار ہا اشخاص کو طاقت اور توانائی ملے گی جو اس مریض اور تکلیف میں ہیں۔ اور ہزار ہا مریض اور بیمار ہونگے جو اس مریض اور بیمار ہونگے۔ انہوں نے اس وقت ہمارے گرد و ہزار ہا لوگ خوف کی غلامی میں لے کر رہتے ہیں۔ اور جس کی روح زبردست اور قوی ہونی چاہیے۔ کمزور اور کھف ہو رہے ہیں۔ ان کی ذہانیں کندہ اور سائل کی کوششیں مغلوب ہیں۔ وہ سہراست میں پڑا ہے۔ محتاجی۔ گرسنگی۔ عام رائے۔ اور یہ اسٹیڈ رائے۔ اور کہ آج جو کچھ ہمارے پاس ہے۔ یہ کل نہیں ہوگا۔ بیماری اور موت وغیرہ سب باتوں کا خوف ہے۔ لکھو کہا لوگوں میں خوف کرنے کی عادت مستحکم ہو گئی ہے۔ خیال

یہ شخص تمام خواب و اطراف سے ایسے لوگوں کی مدد سے کام لیتا ہے۔ یہ جیسا کہ
 خیالات و بیسی ہی زیر دست ہوں۔ اور اس طرح یہ عالم میں اسٹے آگے جاتا ہے۔
 کے زیر میں لانا ہے۔ اور کہا کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے
 یہ شخص درستی قانون کے طور پر اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے
 والا اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے
 ہے۔ اور یہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے
 کو یہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے
 کے در اندر جامہ ہستی ہیکر عالم سہوہ میں آتی ہیں۔ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے
 کام میں مصروف ہیں۔ اور جلد یاد دہانی کے بعد یہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے کہ اس کے پاس ہے
 خوف اور کامی کے خیال اس شخص کے قریب نہیں آتے۔ اور اگر آتے ہیں
 ہوں تو فوراً اس کے دل سے ماہر نکل جاتے ہیں۔ اور وہ بیسی ہی بیرونی خیال سیر
 سوئے نہیں ہوتے۔ اور نہ ان کو اپنی عام کہوتیا ہے۔ یہ ایک دوسرے خیال
 کے رومس ہوتا ہے۔ لہذا خوف کے کوئی کرے والے اور نا کامی لالے والی حال
 جو اس کے ارد گرد ہوتے ہیں۔ اس کو نگاہ میں نہیں دیتو۔ جیالانکہ وہ شخص جس کے
 دل میں خوف ہو اس کی فہمستاد و جسمانی قوت ہی اس قسم کے خیال سے
 کمزور نہیں ہوتی۔ جو اس کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ اس طرح ہے کہ اس کے
 خیال کی اس ترست میں لانا ہے کہ وہ دنیا میں اس کے گرد ہو۔ اور جس حد تک لیا
 کرنا ہے۔ اور اس کو کوئی اور خوف کرے والے یا طنز سے سوئے ہوئے ہے۔ جو
 جو اس کے گرد ہوتے ہیں۔ اور یہ اس کے طاقت میں ترقی کرنے کے زیادہ تر کوئی ہو
 جاتے ہیں۔ اور اس کی یہ حالت ہوتی ہے اس کا سم خیال رہتا ہے۔ اور اس کو کوئی
 کے باوجود اس قدر ہے اس سے وہ بھی لیا جائیگا۔ یہ بھی قانون قدرت کا عمل
 ہے۔ جیسا کہ اس کے مخالف صورت ہو۔ جو اس خوف سے کہ جو کچھ میرے
 یا میں ہوتا ہے۔ لیا جائیگا۔ میں اس کو روٹاں میں چھپا ہوں۔ چونکہ وہ مجھے
 اس کے خیال سے ہونے کا اور ہے۔ لہذا مجھ کو اس کی سزا ہوگی چاہیے۔
 خیالات طاقت اندر طاقت قائم کرنے ہیں اور ماہر سے طاقت لینے ہیں

وقت مکمل ہو جائے۔ اور کچھ فائدہ کا نہیں۔ اور باہر سے انہی واسطے ویسے
 بھی خدایات کو کبھی بگاڑا اور اسے دیگر ماطنوں سے انہی قسم کے خدایات
 آنکی مدد کے واسطے لائے گا۔ جو ماطنہ بنیخوف مضمون اور جو وہ واسطوں کے اس
 طرح تمام اسٹینڈنگ جیال کی تشریف کے ساتھ دانہ نہ کر دے۔ اور اگر مگر کم اور
 ایماندار ہو گئے تو اساتذہ وہ وقت خدایات کا جب کہ تمام خوف دور ہو جائے گا اور
 تم ہی اسے حالات کے مخلوق اور کردار میں جسم ہوئے اسے لیتے آئے کہ طاقت کاستوں
 اور حالات کا آقا سمجھنے لگو گئے۔

ہیں یہ زندگی میں زیادہ تر ایمان کی خدورت ہے۔ اور ہر ایمان بنی
 کردہ نالی طاقت اور خدائے لائے لال کی نسبت ہوتا ہے۔ اور اسے اپنی ذات کی نسبت
 ہوتا ہے۔ جو اسکی صورت پر پیدا کئے گئے ہیں۔ پھر حالات خواہ کسی طرح گذرے
 ہوئے محسوس ہوں۔ اور بعض دفعہ کہیں بھی اندہر اساطیر ہو۔ تاہم اس واقعہ
 کا علم کہ ہم اسی طرح بالائیں طاقت کے اندر ہیں جس طرح کہ آفتاب اور
 دنیا کے بیچان نظام کام کر رہی ہیں۔ ہمارے اس ایمان کو اسکا کہہ لیں
 طرح اس بات میں دنیا کی حیرت ہے۔ اسی طرح ہمارے ہی یہی فیصلہ ہے۔ چنانچہ نیرنگوں کا
 قول ہے کہ: "لو اس کو اس کی طرح لگا جس کا لفظ ہے۔"

خدا سے بڑے بڑے بات نہ دیا تو اسکی کہ محفوظ اور لذتی نہیں۔ نہ تب جس قدر
 یہ واقعہ ہمارے ہی تجربہ میں آتا ہے کہ اس بیغایت طاقت کے ساتھ اپنے آپ کو ڈاکہ مار
 ہمارے اس قدر میں ہے۔ اور ہم جس قدر اس کو اسکی ذات کی طاقت سے ظاہر کرتے
 گئے اسے بلائے ہیں۔ ہم میں ہمیشہ ترقی نہ ہو طاقت کا مارہ نظر آئے گا۔ کہ ایک اس
 طرح ہم اس کے ساتھ مل جل کر کام کرتے ہیں۔ اور یہ اپنی لذت میں ہمارے ساتھ
 بلکہ کار نہ ہو تو سب نہ تب یہ واقعہ کامل طور پر ہمارے ہی تجربہ میں آتا ہے کہ ہر ایک
 نیکی کے ساتھ ہمارے تجربہ میں سب کچھ مل گیا ہے۔ اور وہی کہ اس کا رد و انکار نہ ہو
 تب تمام حروف و نظریہ ہم سے ہم سرور میں ایمان میں تبدیل ہو جائیگی۔ اور جب
 اتفاقاً دیکھ لیں کہ ہم میں اسے اور اس میں ہر چیز میں عمل کیا جائے تو ایسا جذبہ
 پیدا ہوتا ہے جس کے ساتھ کدوئی شے نہیں ہر شے ملتی۔

بہرِ فکر ہے۔ اور یہ حالت ہے۔ خیال کا اندازہ ہے۔ یہ ہمیشہ خوب میں رہتا
اور شہدائے میں رہ کر افرادہ مجتہد و دہدہ مانتہ۔ و فرہ کہ لڑکھاں ہونے
کے باعث ہے۔ یہ ہے اس لئے ان کے ذرا گت کہ ایک شہر انتہا کر کرنا جو آئندہ
ہونے والا ہے۔

خوف سے یہ مطلق کچھ راہیں نہیں آتا۔ بلکہ یہ اس کے ساتھ کچھ تلف
ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاحب لکھتا ہے۔ "میں جانتا ہوں کہ نہ مات صبح ہے
گڑن کیا کریں۔ میری ملی بادرت ہے کی ہے۔ اور میں اس کو روک نہیں
سکتا، مگر تم روک نہیں سکتے! تمہارا یہ کہنا نامت کرنا ہے کہ تمہارا خوف
کرنے کی خاص اور بڑی ہے۔ یہ ہے کہ تم ابھی اسے ایک روپوں پہنچا سکتے۔ تم کو
اپنی شناخت کرنی چاہیے۔ تاکہ تم اپنی طاقتوں کو پہچان سکو۔ کیونکہ جب تک
تم نہیں پہچانو گے تم ان کو عقلمند ہی سے اور کامل طور پر استعمال نہیں
کر سکو گے۔ اور یہ کہی نہ کہ تم نہیں پہچان سکتے۔ اگرچہ مایا خیال ہو
کہ تم ایسا نہیں کر سکتے تو ایسے اتفاقاً صورت ہو رہیں کہ تم ایسا نہیں کر سکتے
حاصلہ اگر تم یہ خیال کر دو کہ تم کر سکتے اور اس خیال کے مطابق عمل کرو۔ تب ضرور
ہی نہیں کر لیا کرنے کے آگے آ جاؤ گے۔ بلکہ اگر تم اس کے مطابق کامل
طور پر عمل کرو تو اس میں کامل یقین مایا جاتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل نے اپنی
اہل جانوں کی نسبت جو دعویٰ میں کامیاب ہو سکتے تھے دعویٰ ہے
کہا تھا کہ وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کر سکتے
ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایمان ان کی جھول
میں ایسی ہے۔ حافی طاقت ہے اور اسے قلمی بدکار کے گاہر ہمیں جیتنے
کے قابل کرے گا۔

تب تم یہ خیال قائم کر دو کہ تم کر سکتے ہو۔ اور اگر ضرورت ہو سکتی ہے
سچا کر اس کو عالم سے خری میں لکھا کر دو۔ اس کی جانب متوجہ رہو
کاشت کرو۔ یہ تدریج لکھو دیا کر حیا ریل طرف سے طاقت حاصل کرنا
یہ اپنے فکس سے تمہارے رہنمائی جہد کہ مضبوط و مستحکم کر لگا۔ جو اس

تخسین میں ہیں۔ کوئی ہوا سہری کشتی کو اٹھا نہیں سکتی۔ اور نہ قسمت کی لہر کو بدل سکتی ہے۔ نوبانی سامنے دلی بلندیوں سے ٹکلتے ہیں۔ وہ ایسی حالت کو خوب جانتے ہیں اُسی طرح سبکی دلتے ہی قالوں سے خالقِ مسرت دلی روح کیجا سب بہتی ہے۔

”ستارے رات کے وقت طلوع ہوتے ہیں۔ اور لہر ہر سہارے میں آتی ہیں کوئی دھبہ اور نہ کوئی غصہ۔ اور کوئی گہرائی نہ کوئی بلندی سرسبز ایسی ہے۔ کوئی کچھ سے جدا کر سکتی ہے۔“

طاقت کے کمال کی تحصیل

ہر طاقت طاقت کی روح ہے۔ ہم جس قدر اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ طاقت ہماری وساطت سے ظہور میں آتی ہے۔ خدا کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے۔ اور طاقت کا سچا راز یہ ہے کہ اس کے متلاشی کو خدا کے ساتھ دلنشینی رکھیں چاہئے جو سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور ہم جس قدر یہ دل نشینی کرتے ہیں اُسی قدر عام قید و بند بالادیر تیر ہو سکتے ہیں۔

اس حال میں ہمیں طاقت کی تحصیل کے واسطے ادھر ادھر یعنی اوقات نہیں کرنا چاہئے۔ اور نہ انک محفل کو چھوڑ کر دوسرا عمل اختیار کرنا چاہئے۔ مختلف راستوں وادوں اور پہاڑوں کی جوابدہ اطراف میں چیراں و مضطر پہرے کے بجائے کیوں سید ہے پہاڑ کی بلندی پر یہ جہاں ہے؟ دیا کے تمام مقدس کتب میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو خود مختار سلطنت حاصل ہے۔ یہ بات صرف جسمانی نہیں پر نہیں بلکہ روحانی حالت بھی پرہی جاری ہونی ہے۔ مثلاً گئی بڑے بڑے طاقتور چیراں میں جن میں اس کو جسمانی قدرت کے لحاظ سے سلطنت حاصل نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر یہ روحانی ہند بات کو عمل میں لائے جو اس کو حال میں تو بیاں پرہی فضیلت حاصل کر سکتا ہے۔

جو کچھ جسمانی طاقت ہے نہیں کیا جاسکتا یہ روحانی طاقت سے کیا جاتا ہے اور ہیک جس قدر کوئی شخص اپنے آپ کو روحانی حالت میں سمجھتا ہے۔ اور

دیوی دھالاب میں متعرق ہونے سے قدرتی طور پر ہر بات کی نسبت
شکایت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اور سوج دگر ہونا ممکن نہیں ہو
سکتا۔ رالانکہ روحانی طاقت کا علم جس کا علوہ ہمارے اندر اور ماہر ہو
اور یہ تمام دیگر استاء کے اندر اور ماہر ہو اسی طاقت ہے جو راستناری
کے طرف لیا کر اس مسئلہ کا نفس دلائل ہے کہ دسامیں کوئی کشتے سری ہیں
تسکایت کرنے کی عادت کے درمی پیدا کرنی ہے۔ اور ہر بات کو نیکی پر
کرنے کی عادت طاقت و مصلہ پیدا کرتی ہے۔ جو شخص رہانت کے مرکز عظیم
میں ہو یہ صرف ہر ایک طوفان پر ہی غالب نہیں آتا۔ بلکہ جوہر امان یا ماجر
طاقت کے حواس کے اندر ہوتی ہے اس طوفان کا دل سے جو مصلہ کے ساتھ مقابلہ
کرتا ہے جیسے کہ عمدہ موسم کے وقت اسکی حالت ہونی ہے۔ کیونکہ اس کو پہلے
ہی اس کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ جانتا ہے اس کے نیچے دوامی باز رہیں۔
نہ ایسا شخص ہے جس کو اس حکم کی صداقت خوب معلوم ہونی ہے کہ خدا بر امان
لاؤ اور صبر سے انتظار کر۔ اور وہ تمہاری دلی خواہش پوری کرے گا۔ مگر
صرف اس کو دیا جائے گا جو اپنے کے واسطے تیار ہو۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی بات
زباہ نہ صاف ہو سکتی ہے۔

نہ جس حد تک ہم بالاترین طاقت کے ساتھ ملکر کام کرنے میں داسی نہ
ہمارے واسطے نتائج کی نسبت متوجہ ہونا ضروری نہیں رہتا۔ اس واقعہ اور اس کے
تمام نتائج کی طاقت رکھنے سے اعلیٰ درجہ کا امن بلکہ کامل اور مستقل امن حاصل
ہو رہا ہے۔ اور یہ ایسا امن ہوتا ہے جو موجودہ حالت کو مکمل کرتا ہے۔ اور یقین دلانا
ہے کہ آئندہ جیسے ہمارے ایام ہونگے ویسی ہی ہیں طاقت فنیب ہوگی جس شخص
کی۔ حالت ہو تمام کے آرامی اور طوفان میں یہ کہہ سکتا ہے۔

”میں تعجب کو اس قدر کہہ کے توقف کرتا ہوں۔ کیونکہ اس طرح کی رفتار
سے کہنا بد نہیں ہو سکتا۔ میں دوامی راستوں میں کھڑا ہوتا ہوں۔ اور وہیں
میں ٹپٹپٹا ہوتا ہوں یہ ضرور ہی پھیلا لینگا۔ اور میں راستہ یاد دے وقت
سوئے پا جاگتے ہوئے جن دوستوں کی تلاش میں رہتا ہوں یہ جو دمری

ہو کر یکساں عمل کر رہے ہیں۔
 جس طرح ہم طاقتور مرد اور عورتیں ہو سکتے ہیں۔ اُسی طرح کمزور مرد اور
 عورتیں بھی ہو سکتے ہیں۔ جس شخص کے داخل میں یہ خیال مقبوض ہو جائے کہ میں سی
 کر سکتا ہوں کہ میں بھاری نہ ہونے لگتا ہوں یہ شخص خود مردہ فی کمر لگا اور اس
 کے راستہ میں صرف وہی مرد نہیں برپا ہوں گے جو بہ خود سری لاجی کر رہے۔
 بالائی بال لب لباب ہمیشہ اُدیر ہو تے ہیں۔ اسکی وہ شخص نہ ہے کہ بالائی کے
 پھر یا ذات میں ادیر رہنے کا وصف ہے۔

ہم ہمیشہ حوالی کا نام نہیں لگتے ہیں جو سب احوال طاکر نی جا پڑے۔ لکن حوالی
 ہماری ذات پر غالب نہ ہو بلکہ انسان کو ہمیشہ اپنے روبرو سے لو اجاتے۔ فہم
 کرنی چاہیے۔ وہ بہ قایم کر سکتا ہے۔ جس کے یہ مات ہمارے ہی سمجھ میں آجائے
 تو کسی خاص ذراچ سے ہمیشہ باہر آنا ضروری نہیں رہتا۔ لکن یہ کہ ہمیں
 ہمیں کام کرنا پڑے۔ لیکن بدلے اس حد نہ گئے جو ہم سے بہتہ لگے ہوتے
 ہیں۔ ہم صورتِ معاملہ اس قدر بدل سکتے ہیں کہ ہماری پڑائی ذرا حالت کسی
 حالت میں بالکل نئی نظر آسکی۔

یہی بات غافلانی خواص اور سوجوں پر صادق آتی ہے۔ بعض دفعہ یہ
 سوال کیا جاتا ہے کہ کیا ہم ان پر غالب آ سکتے ہیں یا یہ سوال وہی شخص کر سکتا
 ہے جس نے ابھی یہ سمجھا کہ یہ بھی نا ہو۔ آگے ہم اس خیال کے متعلق رہیں کہ
 ہم پر غالب رہیں سکتے ہیں ایسا ہوئے کے لغز کوئی ضرور ہمیں پہنچے لیکن
 جب ہم اپنی ہمتی کو پہچان لیتے ہیں۔ اور اس کے اندر سہارے طاقتیں اور
 جلد بابت موجود ہیں۔ (پہلے ہماری سرور باطن کے حلقہ باب اور طاقتیں)
 ہمارے فہم میں جاتی ہیں۔ ہر صورتی خواص اور سرور کم ہوئے لگتے ہیں
 اور جس قدر ہمارے فہم مدگر جلد ترقی پذیر ہو گا۔ اُسی قدر جلد یہ سرور
 معدوم ہوئے جائیگے۔ کیونکہ قدرتی ایسی بابت ہیں جس پر ہم غالب آسکیں
 یہ بہت اچھے لوگ ہیں جو انہی ممکن حالتوں کے بہت سے ہیں۔ کیونکہ یہ انہی
 شخصیات و دوسروں کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو کبھی دوسرے درجہ

اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ وہ اس شخص سے طاقت میں بالاد برتری ہو جاتا ہے
 جو ایسے آپ کو جس سے عالمی رہتا ہے۔ دنیا کی تمام معدوں میں تھریں ایسی مثالوں سے
 بھری ہوئی ہیں جس کو ہم بھڑکتے کہتے ہیں۔ نہ کسی نہ یا کسی مقام سے ضرورت نہیں
 رکھتے بغیر ان کا ایک زمانہ دوسرے سے مختلف نہیں ہے۔ جو کچھ دنیا کی تاریخ
 میں وقوع میں آچکا ہے۔ وہ انہی قوانین اور جذبات کے زور سے بہرہ ور
 میں لایا جاسکتا ہے۔ بہرہ ور سے ان لوگوں سے نہیں کہتے ہیں جو انسانی ذات
 سے کچھ بڑھ کر تھے۔ بلکہ انہوں نے کئے تھے۔ جو خدا کے ساتھ ایسی بیکری کو پہچان
 کر خدا سے ہو گئے اور اعلیٰ طاقتیں اور جذبات انکی طفیل کام کرنے لگے۔
 ہم پوچھتے ہیں کہ بھڑکے کیا ہے؟ کیا یہ کچھ بھڑکے سے بالاد برتری ہے؟ جو بھڑکے سے اس
 وجہ سے بڑھ کر ہے کہ یہ اللہ کی ایسی معمولی حالت سے بالاد برتری ہو جاتا ہے بھڑکے
 اس سے مطلق کم و بیش ہیں جس شخص نے نہ عظیم عالم و نانی اور طاقت کو
 پہچان لیا ہے اور اس کے سامنے بیکری پیدا کر لی ہے۔ وہ معمولی باطن کے
 علم سے بڑھ کر دوا میں کرنا ممکن کر دیتا ہے۔ یہ ان قوانین کو استعمال کرتا ہے
 اور جو کہ ان کے نتائج دیکھتے ہیں۔ جو وہ انہی خود و حیالی کے ان بھڑکے کہتا ہے۔
 اور جو شخص ایسے کام کرتا ہے۔ اس کو انسانی ذات سے بڑھ کر جو دیکھتے ہیں حالانکہ
 اگر ایسے لوگ خود ان قوانین کو پہچانیں۔ اور انہی ممکنات اور طاقتوں کی کہنے
 کو نہیں بولتے اسی طرح ایسے معمولی بھڑکے بڑھ کر کام کرنے لگیں۔ اور ہمیں یہ بھی یاد
 رکھنا چاہئے۔ کہ جب ہمیں یہ معلوم حاصل ہو تو ہم روز اس طاقت میں بالاد برتری
 ہو سکتے ہیں۔ اور اس حال میں جو کچھ ہمیں انسانی ذات سے بالاد برتری معلوم
 ہو جاتا ہے۔ وہ دوسرے روز ہمیں اسے نزدیک معمولی بات نہیں جانتا ہے اور
 اسی طرح سلسلہ ترقی جاری رہتا ہے۔ پھر سے جو کچھ بڑھ کر معلوم ہو جاتا ہے
 اس کا ہمیں یہ ماننا چاہئے جو دیکھا گیا ہے۔ اور جو شخص ایسی بالاد برتری
 طاقتوں کو پہچان کر عروج پا گیا ہے۔ عالم لوگوں میں بالاد برتری سمجھا جاتا
 ہے۔ مگر یاد رہے کہ جس طاقت کا حصول ایک انسان کے واسطے ممکن ہے
 یہ دوسرے کے واسطے بھی دیا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ایک ہی قوانین سب پر مشتمل

حداکہ راگ کی صورت میں ظاہر ہونے پر دور بہ دور دیگر ہر راہ طریق سے آسان
نہ اور قابلِ عمل در آمد ہوگا۔ اور ہمیں راگ کی اسی وجہ سے اہل اور جاوید اثر
طاقت پیدا ہوگی کہ اس سے سامعین کے دلوں پر گہری برکت پیدا ہوگی۔

جب کہیں موسم گرما میں چمچہ جنگل کے کنارہ سر یا اسکی ناف میں خمر نصیب کر لیا
موج میں آتا ہے صبح کی وقت یا رانی بڑھنے ہوئے پہلے عالم سکوت نظر آیا ہے
اور پھر کہیں حال و روں کی آواز سنا دی ہے۔ اور جوں جوں روشنی بڑھتی
ہوتی گئی ہے۔ تمام جنگل عظیم گشت میں سر ہل رہا ہو اسانی دبا ہے۔ بہ لطافہ
ہمایہ و لکش ثابت ہونا رہا ہے۔ اور یہی معلوم ہوتا رہا ہے کہ گویا کھاس کا ہنر کا
جھاڑیاں بلکہ سر تمام آسمان اور نیچے زمین میں عجیب و غریب لہریں میں ہمیشہ رہے
شے شے دن لکھنے کے ساتھ ساتھ میرے دل میں خیال گزرا ہے کہ یہ کیسا اعلیٰ
درجہ کا موسیقی خانہ ہے۔ اگر ہم میں ارادت ہو تو اس سے بہت بہاری سنی
لے سیکے ہیں۔ اور اگر ہم اسے آپ اپنی طاقتوں کے ساتھ دیکھیں۔
اور ہمیں اپنے اندر داخل ہوئے دس تو ہم کہیں اعلیٰ درجہ کے گونے اور آوازوں
کا قلب پر رہنے والے ہو سکتے۔

کما آتک وہ حالات معلوم ہیں جن میں سطر سار کی نے پہلے دفعہ اسی کما سا
ہوئے اور فو، لکھی۔ ایک متعجب اخبار میں درج ہے کہ پچھلے دنوں مقام ڈنور کے
عظیم جلسہ میں ستر اراکین موسیقی نے اپنی ثقافت اور سوار سے ادا کیا، کے گانے سے پہلے
جن کے ماعین یہ بہت مہمور ہوا ہے اسکی کھریکا مدعا بیاں کیا ہے ستر موسیقی
کے ساتھ گلاسگو سے آئینہ کر جانے ہوئے اس نے اخبار فروختہ ہونے والے
موقع کے پاس کھڑے ہو کر ایک بیسہ کو نہ ہی احساں کر دیا گارہی سر جاتے ہوئے
احساں کو دیکھنے دیکھنے ایک صفحہ کے کو نہ سچند چھوٹی لٹریں اسکی لٹریں گزریں۔ اس نے
ستر موسیقی کے بڑے دیکھ کر کہا کہ ”مجھے طرح لگتی“۔ مگر ستر موسیقی کی نوع کسی دیگر
اجانب معلوم نہ تھی اس نے نہ سنا ستر سار کی کو اس کے واسطے ستر فاجم کر لیا موقع
نہ ملا۔ لہذا اس نے اس پر کھڑے چپاں کر دیا۔

ایک دن ریڈ ندرہ میں ہر معمولی مجمع متعجب ہوا۔ اس میں ڈاکٹر پونر سے

پرنہ لاؤ اور نہ ادروں کو ایسی لست ایسا کرے دو۔ جو کچھ کہہنا رہی روح کے اندر ہے اس کے سر دیکھا دوق رہو۔ اور کسی انسان کے بنائے ہوئے ایسے قواعد کے محکوم نہ ہو جو کسی اصول پر مبنی نہ ہوں۔ جو باتیں اصول پر مبنی ہوں ان پر ہر حال ہر صاف باطن مرد اور عورت عمل کرے۔

ایسی شخصیت کو جو تمہاری طافت کا سب سے بڑا اہلجائے ایسے رسم و رواج کے تابع نہ کر دو جو ان لوگوں کی ٹری نقادوں نے قائم کیے ہیں جو ایسی شخصیتوں کو قائم رکھنے کے قابل نہیں۔ اگر تم اس طرح ایسی شخصیت کو دوسرے کے ہوا کر دو گے۔ لہذا ہم بلاشبہ عیوب و غلطیوں کے ترقی پذیر ہو رہے ہیں امداد دے گے۔ جس کے باعث تم ملزم ہو گے اور ایسے اتھاقات پیدا ہو جائیں گے کہ موقع یا اگر تم ان سے بھی دفعات حاصل نہیں کر سکو گے جس کو تم اس طرح فروش کرنا چاہو گے۔

اگر تم ایسی شخصیت کو برہا اور قائم رکھو گے تو تم آفا ہو گے۔ اور اگر تم دانا اور محتاط ہو گے تو تمہارا رسوخ اور طاقت دنیا میں نالاد رہے حالتیں لانے میں امداد دیگا۔ علاوہ اس کے سب لوگوں کو تمہاری جانب زیادہ تر توجہ ہوگی۔ اور تمہیں وقعت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور اس سے بہت زیادہ قدر و منزلت کرے گی جس کے تم اپنی کمزوری ظاہر کرے کی صورت میں متنی ہو سکتے ہو۔ اس صورت پر طبقہ اور فرقہ کے لوگوں میں تمہارا رسم بہت زیادہ ہو گا۔ چنانچہ یہ عام بات ہے کہ اعلیٰ درجہ کا ہر وقت تمام جماعت اور طبقات کی سوسائٹی کو اپنی جانب ماسوری طور پر کھینچتا ہے جس کی نسبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ ہم کہہ لیتے ہیں کہ کنوں کا بھی اس پر اعتقاد ہے۔

اپنا ملک آپ ہونا قابل تعریف وصف ہے۔ اور ہر طرح سے قابل اطمینان ہے۔ کہ فی شخص کہتا ہے کہ کیا بعض دفعہ ایسی حوالی کے محکوم ہو تا وعدہ پو لیبی نہیں ہوا وعدہ پو لیبی کہتا ہے۔ یہ سچ ہے اور ہمیشہ اپنا ملک آپ ہو تا وعدہ پو لیبی ہے۔

حکومت مالداروں سے کہے یا تو اپیل کریں تو میں اور ہماری رہائی کے اصول کے
تالچ ہوئی۔ ہم نہیں بدلتے، البتہ یہ یا لٹاں یا دھال کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اور
ہم ہمیشہ متیقن رہے ہیں کہ مالداروں میں ہمارے کسٹمرز ہیں۔ اگر ہم کسی
طرح اپنے آپ کو دوسروں کے دوسروں سے کہیں کی کوشش کریں تو ہم کسی
ان کے دوسروں میں نہیں رہیں گے۔ اور جس قدر ہم یہ مادہ کوشش کریں گے
ہم یہ مادہ تریمینٹ قبول اور نہ تقاضی ہو گئے۔ ہمارے ہی زیر دہائی کی حکومت بالکل خدا
اور ہمارے پاس واقعہ ہے۔ اگر اگر کسی کو طریقہ سے اس سرائے کے لئے
بھی کہہ لو کہ ہم گھر نہیں ہیں۔ جسے ہم اپنی اور دوسری بادشاہت کو سمجھ لیتے ہیں۔
اور بے یاں طاقت ہمارے ملک میں ہے۔ ہم دوسروں کو اس قوانین
کا اہم دیتے ہیں جو اس قانون سے بالادست تیرہ ہوتا ہے جس کے بعد لوگ ماتحت بلکہ نظام
ہوتے ہیں۔

جب یہ فکر ہماری سمجھ میں آجاتا ہے، تب وہ خواہ بہت سادہ ہو تو ایسے
تخص کی سچی طاقت اور جو ہمیں ہمارے ہی رہنما گروں میں داخل ہو جاتی ہے اور
اس حالت کا معلول جو بقیہ گروں کی طاقت کو الٹا اور سچی طاقت کو معدوم
کر دینا مادہ ہی نہیں رہتا۔ کسی حالت کے معلول کے واسطے کوشش کرنا جو عام
ہے۔ ہمیشہ کسی شے کا سقم ظاہر کرتا ہے۔ بہت بات ہمیں اس شخص کی بات
باد دلاتی ہے جو ہم کے گھوڑے پر سوار ہو۔ اس کو اس بات کا علم ہوتا ہے
کہ اس کی حالت میں جو جو مہم ظاہر کرنے والی کوئی بات ہمیں لہذا دشمنانہ
حریکت سے گھوڑے کی ذمہ داریاں حملہ کر دینا ہے تاکہ لوگ اس قدر رتی
ظہارہ کے طرف متوجہ ہوں۔

میں جو شخص معلول کے واسطے کوشش کرنا ہے وہ دوسروں کو امن بنانے
کی نسبت خود زیادہ سربمہم قوف پایا ہوا ہے۔ سچے اور ادا دہار یک ہیں مرد اور
جو یہ حالت کچا ہے متوجہ ہوتے ہیں جو رات کا اصل حرج ہوتا ہے۔ اور
جن لوگوں کے ساتھ ان کو ساتھ لے کر مانتے ہیں ان کے افعال کی منتظر کچا ہے
متوجہ رہتے ہیں۔ دوسرے ہی شخص کے ساتھ جو ذمہ داری ہے ایسا ہوتا ہے اور نہیں

رواچھے گڈر سے اے اے کے مہموں ہر موثر فقرہ کی۔ اس کے حاتمہ پر مہموں نے اپنے توفیق کو گاہے کے واسطے اشارہ کیا۔ اس کا خیال معانیوں پر لو کہ طرف گیا جس کو یہ بار را کا بکلمہا۔ کہ۔ اعتبار والی لفظوں کو گایا جاہتا ہمارا مگر اس کو معانیال آیا کہ جب ان کے واسطے سڑی قائم ہوں کیلگی کس طرح ان کو گائے۔ تاہم اس کے کوشش کر نہکا ارادہ مضمم کیا۔ اور اس شرط کو اپنے ان کی یہ کہ یہ سار کو چھڑ دیا۔ اور سرب الاتی تیر وری کی۔ اور پہلی لفظ عالم سکوت میں گایا۔ مگر یہ اسکی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ سڑی کو کہہ کر چناہ سکیگا۔ تاہم اس نے کوشش کی اور کامیاب ہو گیا اس طرح سب مشکل حل ہو گئی۔ اس نظم سمجھتے ہوئے یہ کارروائی وہ اسے مودت ملی۔ مگر ساری نے کہا کہ مرستے لئے نہ گئی میں یہ موقع بہت نارسک ہمارا مہموں نے جو اب دیا کہ تجھے کبھی البسا گانا سے کام تو نہیں آیا۔ اس کے لئے یہ گیت ہر خاص میں گایا گیا۔ اور حلد دنیا میں مشہور ہو گیا۔

حسب ہم بالاسر میں اردول میں شریعہ ہیں۔ انہیں کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ جب انہیں البسا کرے میں ناکام ہوتے ہیں تو خود اہ کوئی کام اصدار کیا گیا ہو بالاترین سراج کے جھول میں ہیں ناکامی ہوتی ہے۔ کہا تم تعجب کر رہے ہو تب بادر کہو کہ تمام علمی کاموں میں کامیابی کا راز یہ ہے کہ اپنے دل کیجا سب لکھا کر دے اور لکھو صافی رہو۔ لکھو اور اپنی روش کی جہالتات ہر عمل کر دے۔ یاد رکھو کہ مصنف اپنے تہ لکھو مگر کچھ نہیں تحریر کر سکتا۔ اگر زیادہ لکھنا چاہئے تو اس کو خرد ہر ہر ہونا چاہئے یہ محض اپنا کاتب ہے۔ یہ ایک طرح اپنے آپ کو کتاب کی صورت میں لکھتا ہے۔ اور ایسے سے ہر ہر کچھ درج نہیں کر سکتا۔

اگر یہ شخص بڑا آدمی ہو۔ اور ایسے اردول کام بھی نظر محقق دیکھنے والا اور ہر عیب بالاسر میں جو اہتمام اس کے ہر کو رضا طرموں۔ نو کوئی سے سب بات اس کے عیالات ہر طاس ہر داخل ہو کر نہ وہ طاقت کا افسوس ٹہرتی ہے۔ اور یہ ابھی طاقت ملی ہے جو اس کتاب کے ہر ایک مطالعہ کرے میں

نمائشہ ابکو انساں کہے بائے ہوئے اس سلسلوں سے آزاد کرو گے
جہنوں نے بہتوں کو ماسد کہا ہے۔ اور جس دربرانی افسوں کے
دائے اپنی آپ کو واکرو گے اسی قدر زیادہ تمہارے کلام نہ سند ہو گے
اور جس حد تک تم السا کرو گے بنیوں کی تحریروں کو کم پڑ ہو گے۔ اور
خود بنی ہو جاو گے۔ جس طرح دوسروں کے واسطے راستہ کہا نہا سٹی
یہ تمہارے واسطے ہی کہلا ہے۔

اگر تم دما میں کسی انگریزی لوٹنے والے خانداں میں تولد ہوئے ہو
تو تم غالباً عیسائی ہو گے۔ اس عیسائی ہونے کے بہت سی میں کہ عیسیٰ
مسیح کی تعلیمیں یہ عمل کیا جائے۔ اور اس کو انہیں کے ساتھ ہمبازی کی
جائے جن کے ساتھ ان کی ہمگر تھی۔ ان کی تعلیم و تلقین کا بڑا مقصد یہ
تھا کہ انسان کی اپنے باب کے ساتھ ہمگر ہو۔ ماسکے ساتھ ہمگر کی
کامل مشاہد نے ہی عیسیٰ کو بیچ کہا نہا۔ اور انہوں نے وہ طاق حاصل
کی تھی جو ان کے حقہ میں آئی۔ اور یہ اس طرح بولتے تھے جس طرح کوئی
انسان نہیں بولتا۔

انہوں نے کہی اسے واسطے کسی کسی سے کار عوامی نہیں کہا تھا
جس کی نسبت تمام انسانی ذات کا مساوی حق نہ ہو۔ وہ جو کار عظیم علیہ
کئے جو نزلے نہیں تھے۔ یہ اس کی حالت کی واسطے لازم اور لا بدی تھے۔
وہ ان کو ہمیشہ عبرت منظر قسم کے ظاہر کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ کوئی
الوکی نہیں ہیں۔ بلکہ اس حالت کا نتیجہ ہیں جسکو خود شخص جیسا ہے حاصل
کر سکتا ہے۔ یہ اور اس کا قول ہے کہ کھنت اتا بقی یا واسطے انہوں نے
انہی تنہا اتا تبش ثابت کرنے کے واسطے کہتے نہیں کیا تھا۔ وہ حضرت کی
مردگی اور فتح نے انسانی نسل کی تاریخ میں ایسا نہ داخل کیا۔ اس کی
دنیا میں اگر فتح و نصرت حاصل کرے۔ سے انسانی معاملات میں ایک نیا
پنہروال ہوا۔ اور انہوں نے اس دنیا میں ایک نیا زیادہ تر کامل
ایڈل مل داخل کیا۔ اور اس کے بنی گہرے رفیقوں نے کسی حد تک

دوسروں کی بات تو وہ نہیں دلا مالا۔

حور داد روبرو میں ایسی اندرونی حقیقی طاقتوں سے واقف ہیں۔
ایسے مرد اور عورتیں ہیں جو لطاہیر کے کام کرنے لگتے ہیں مگر اصل میں
کچھ نہیں ہیں۔ ان کا ہونا کام کرنا سوجھ سے نظر آتا ہے کہ وہ بالآخر دراصل
سے کام لیتے ہیں۔ اور پھر ان کا کام اعلیٰ پیمانہ پر کرنے میں۔ یہ سب سیکھنے لے
بایاں طاقت کے ساتھ اس قدر وسیلے رکھتے ہیں کہ یہ خود ان کا کام کرتی
ہے۔ اور وہ قدرہ دار سچی سکھوش ہو جاتے ہیں۔ یہ لطاہیر عرقاً معلوم ہوتے
ہیں جس کا باعث یہ ہے کہ سب شکستیں ان کے اندر کام کرتی ہے۔ اور
اس طاقت کے ساتھ ملکر یہ کام کرنے ہیں۔

بالا تر میں طاقت کار از محض یہ ہے کہ مردی تو اسے کو اندرونی
کام کرے یا بی طاقت کے ساتھ ملایا جائے۔ کیا ہم بھاش ہو تو تب ہم جس
حد تک اپنے اندرونی جذبات کی طاقت کو وسیع کر دے اسے اسی قدر ہم سب
درجہ کو چھوڑ کر بالا تر درجہ پر چڑھ گئے۔ ہم کہی اسی خواہشات کو اس سے
بالا تر مستقل شکل میں نہیں لاسکتے جو ہمارے ہی اندر ہے۔ یہ سب سیکھنے لے
بالا تر خیالات کے لئے کے واسطے ہمیں اپنی درجہ کو اکرنا چاہئے۔ اسے اور
کے بالا تر میں شمع کے ساتھ اور سب سے زیادہ چاہئے۔ کیا ہم فیض انسان
ہو جس حد تک ہم بالا تر طاقتوں کے ساتھ سب سے زیادہ کر سکتے ہو اور
کے ساتھ ملکر کام کر لے جو جنکا اظہار ہمارے درجہ ہو رہا ہے۔ ہم میں
لوگوں کو سیکھے ہیں۔ ہمارے اندر ہر ایک کرنے کی طاقت پیدا ہو گی۔ اور اگر
ہم صرف جسمانی ذرا لے سے کام لے کر ہمیں مجروح کے لئے نہ ہو سکے۔ اگر ہم
اپنے باطن کو اس طرح بہرہ کی آواز نہ دے دیں اس طاقت سے نکل سکے اور
اس کے ساتھ ہی اپنے جسمانی ذرا لے کو استعمال کر دے۔ اور پھر اسے اور
فیض و بلیغ ہو سکے۔ اور جس قدر ہم اپنے باطن کو کہو اور اس قدر بڑھتے
اور سب سے زیادہ ہو گئے۔

کیا تم معنی ہو یہ ہم ایسے آپ کو اکر دے اور لے اندر سے

دست ہی حالات پیدا کرتی تھیں جو مہر سے کی درسا طبع سے ظاہر کئے گئے ہوں
جو کچھ سطور کے مابین لکھا ہوا ہے نا تہہ بہ اس۔ یہ بہت بڑا کلمہ ہے جس
کا سطر دل میں اظہار کیا گیا وہ مصنف کی روح و رج بہ لاف نہ دیکھتی ہے۔
یہی روحانی طاقت ہے جو لابی مصنف انہی تھیں جس ڈالتا ہے۔ اور بہرے
لحد دیگرے کتاب کے لیے ہے دلوں میں پہل بھاتی ہے۔ اور اخیر میں کتاب کی
انشائت ایک کی زبان سے دوسرے کی زبان کے در بعد ہوتی ہے۔ اور
قبض کی رعایت کے خیال سے ایک شخص دوسرے کی واسطے بہت حد میں
خیر دیتا ہے جیسا نچا کمرس لیا حد کا فول ہے جو کہ ہوا حال دوسرے معقول لوگوں
کے پاس پہنچی ہے۔ جو اسکو مسترٹ سے بڑھ کر معقول بڑھ کر اس کے پاس پہنچا
دیتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف معقول اور مستقیم و حوال کی توقع مختلف ہوتی ہے
ہے اسبہ اسے خفیہ نمالات کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی ہمدردی ان کو
شائع کر دیتی ہے۔

اس قسم کے مصنف کا تذکرہ ہے موصوف بہ سے نہیں لکھتا کہ
اس کی تصنیف لکھ کر میں داخل ہو۔ بلکہ شخص اس خیال سے لکھتا ہے کہ اسکا
اثر لوگوں کے دلوں پر پڑے۔ اور اس میں کوئی ایسی قسمی شے ہے جو لوگوں
کی زندگیوں کو وسیع و تنوع دلا دے۔ اور انہیں بالآخر
زندگی کی کجانت لگا دے۔ اور اس طرح اس نے انہیں بالآخر طاعت اور بالآخر
صالحیوں میں لگے ہوئے ایسا ہونا ہے کہ جس سے ان کی تصنیف عوام الناس میں مشہور ہو
جانی ہو اسکا کوئی حصہ بقیہ میں داخل ہو جاتا ہو۔

فطرت نظر اس کے حوالہ دینا اس کے سامنے کو چھوڑنے سے ڈرتا ہے اور اسے
آپ کو لے آئینی کا ماسد کرنا ہے۔ یہ ابھی پیدا کر کے والی طاقتوں کو اس
حد تک محدود کرنا ہے جس قدر کہ اسے آپ کو باندھ کر ہے کی اجازت دیتا ہو
زبانہ حال کا عظیم مصنف کہتا ہے کہ دوسری کتابت حسن و برکی خوشبو لے گی
اور کثرتوں کی بینیاں اس سے سنا تہہ ہم صاف ہے۔ اب اس میں بہرے
کچھ کی بروہہ دیا کہ باہر بہرے سے اس کتاب کا مہرہ نہایت بہرہ انہی خوش

وہ دیکھا جو کچھ ان کی نئی ہستی نے ظاہر کیا۔ یہ مار سے خوف اور جبر سے
 ختم ہو کر نرم ہو کر رہ گیا۔
 باب کے سامنے کامل پیر کی سدا کرتے سے۔ اور زندگی میں جو کچھ
 ان کے پیش آتا۔ ہر حال میں اسے مالا بہرہ ہوئے۔ بلکہ جسم کے مرے پر
 ہر قسم کا کراہی نہیں وہ علم قانون دیکھ لائے سے جو ہمارے لئے ویسی ہی
 ہیں جیسے کہ ان کے لئے تھے۔ اور انہوں نے ہماری ہستی کی اہمیت ہمیں بھیج
 خیال پیدا کر دیا۔ اور یہ الہیہ اہمیت ہے۔ جو ہمیں یہاں اور اس وقت
 حاصل کرنا چاہیے۔ اور یہ ان کے اندر نہیں ہو سکتا تھا۔ اور ایک شخص
 نے پہلے فتح پائی ہے۔ اس کے بعد سب فتح کر سکتے ہیں۔ پہلے باب کے ساتھ
 خود کامل ہو گئی حاصل کرے۔ اور یہ دوسروں کو باب کے ساتھ ملاپ پیدا
 کر لیا قانون عظیم بنا۔ یہ ہے یہ عالم کا دنیا کے سب سے عظیم گزشتہ ہیں۔
 ان کی زندگی اور ان کی تلقین کس جگہ پر ان کے جسم کو لینے کا ہرگز قابل
 نہ کرو۔ یہ غلطی مار یا تمام ٹرے ٹرے آتالوں کے شاگردوں سے سزا دہی
 ہے۔ اور اگر ہم ان لوگوں کی شمارہ قضا میں ہر جرم وہ صبح کی سیدیدہ دھوا
 کرے ہیں۔ سب انسانیت کی خاطر مسیح کی خاطر اور خدا کے واسطے اور میں صدق
 دل سے کہتا ہوں کہ لوگوں کو بھائی سے روٹی کے نیچے دیتے ہیں ان کا وقت مت
 چوری کرو۔ اور نہ اس طرح ابالقصع اوقات کرو۔ کیونکہ اس طرح تم زندہ
 روح کی جگہ پر مردہ کو لا لے ہو۔ دیا کچھ حضرت عیسیٰ کا اپنا فرمان ہے کہ "مردے
 مردوں کو کاٹنے والے کو دریا مانع صحت سے دیکھ لکلی ٹیڑھ۔ اسی طرح سکا ہوا
 جس طرح کہ عیسیٰ زندہ مسیح کی بابت تعلیم دیا کرتا تھا۔ اور اسی طرح تعلیم
 دو جس طرح عیسیٰ ایسے اندر دلی مسیح کی ماب ہدایت کیا کہ تاکفا۔ اس
 بات کو اس کے تمام خیال اور طاقت کے سامنے بھی لڑا۔ اور اسی طرح
 پہنچا تو جس طرح عیسیٰ اس کی کہ کو در یافت کیا تھا۔ سب تم بھی اسی
 طرح با اختیار ہو کر لوں سے لکھ رہے۔ اور دوسرے لوگوں کی طرح تعلیم
 کیا اس کی کہ کو پہنچے کے واسطے ہدایت کر کے دے۔ یہ ہے انتہا اہمیت

کا - - -

ہم ان کے دماغ کو ہوا پرستہ نہیں کر رہے۔ روح نے اکیس سال کی عمر
کی حالت میں روح کو کہیں پہنچانا۔ انہی لوگوں کو بدعت دے کے۔ انہوں نے
انسانی مسابیل اور اوپر نام میں خدا کا نام لے کر دیا یا اس شخص سے جس کی زندگی
کو تیس سالوں کو مرنے کے واسطے تیار کر لے کہ طرف مائل ہوتی ہو جو حق
زبان میں کہا دیتا ہے کہ بھلے دو سر ہی بات کہے ہیں۔ شروع میں ایسے
آدمیوں کی ضرورت ہے جو سچے ہیں۔ انہیں دس کہ ہم کس طرح زندہ رہ
سکتے ہیں۔ وہ رہا جہنم میں سے پہلے آتا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہمیں
ایک دم پہلے معلوم ہو جائے کہ کس طرح زندہ رہیں اور جو کچھ ہم جانتے
ہیں اس کے مطابق زندگی بسر کریں۔ شب مرا (جیسا کہ ہم نام دیتے ہیں
عجیب آدمی کے ساتھ اپنی حالت کو سنسنا رہا ہے۔ وہ اصل صرف یہی علم
ہے۔ ہم اس کی احتیاط کر سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے کمرے والی ہوتے جاتے ہیں۔ کہو نہ لوگ محض
سرمو سی اور جھلکوں سے بھرا ہو گئے ہیں۔ اور کوناہ انہوں کی زبان
سے سننا جاتا ہے کہ مذہب فلاں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کس طرح مرنا پڑے
کوئی شے فی الواقعہ بعد اس کے سے پہلے کس طرح مر سکتی ہے؟ یہاں تک
لوگوں کا لگاؤ ہے مذہب اس میں بہت بڑا ہے۔ بلکہ لوگ زندہ مذہب
سے واقف ہونے لگے ہیں۔ ہم اس کی آواز سے نکلا جھٹکتے ہیں داخل
ہونے لگے ہیں۔ جو تھانہ مذہب اور روح ہے۔ کس طرح مذہب مر جاتا ہے
یہ بات تو وہ ہم میں ہی نہیں آ سکتی ہے۔ کہو نہ کہ مذہب انسانی خدا
روح کا حصہ ہے جس قدر کہ الہی روح خدا کا حصہ ہے۔ اور
خدا اور انسانی ارواح زندہ ہیں مذہب نہیں مر سکتا۔

مذہب مسلمان اور رسم و رواج کا بڑا حصہ مذہب کی جگہ پر لیا جاتا ہے اور
ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ خدا کا شکر ہے کہ بدعات جلد ختم ہو رہی
ہے۔ اور اس قدر ختم کے ساتھ ہو رہی ہے کہ آج سے پہلے کبھی نہیں

میں لے کر تار ہے۔ وہ لوگ کسی مہر کے نہیں جو ٹھہرے۔ وہی سکھتے ہیں جو پہلے کہا گیا تھا اور اس مانگ کو یہاں سکھتے کہ آج یا دن ہوگا۔
 حب شکیر یہ یہ سب کے مقصود ہے۔ ہونے کا الزام عاید کیا گیا۔ مسٹر
 لکڑے اسکا خواہ دیا کہ دوسرا اس کی تکریر ہو اس سے اسکا دلی اُن
 سے بڑھ کر اسکی اصلی توجہ ہے۔ اس سے مرقعہ سنوں سراسوں ہونگے
 کر ابہیں زندہ کیا۔ اس طرح کا اتنی اس قسم کا سہنا ہے۔ جو دیا کے راستہ پر پہنچ
 چلتا۔ بلکہ دیا کو اپنی راہ پر لے لیتا ہے۔

بہرہ ہے کہ میں نے یا یاں خدا کی لعل کروں۔ کیونکہ اصل میں بہرہ ہی حق
 ہے۔ نہ کہ اُن قوا خدا کا مصلحت ہوں جو کسی فصیح اللہ انسان کے سامنے ہونے
 ہوں اور ان سے اسے سر عمل کروں جو کوئی نکتہ میں چھوڑ دیا ہو۔ مجھے لوگوں کو
 کوئی الہی شے دینی چاہیے۔ جو زندگی میں بہار سے سام روئے نہ جہ۔ وحید کو
 بلکہ اگر کسی اور کوئی الہی شے ہو جو یہاں مجھے شہر بنی ایزاد کرے اور
 وہاں کچھ امید بڑھائے۔ اور الہی شے ہو جو مردکی نے خیال حوائی شہر
 کہ میر جہاں رحیم و شہس کرے۔ اور یہ الہی خیر جو اس منزل۔ مخالف جہاں
 عورت کی بھی طاقتوں کو قابل کار کرے۔ اور یہ الہی طاقتیں ہیں جن کا
 سیدار ہونے کی صورت میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ عورت خود کو
 دیکھ کر حیران ہوگی۔ مجھ کوئی الہی شے دینی چاہیے جو ہر شخص کو
 انسانی روح کی الوہیت کا علم دے۔ اور یہ الہی خیر جو ہر شخص کو
 اپنی زمانہ حقیقت اور اس کے ساتھ تمام والد۔ حلال اور طاقتوں سے
 واقف کرے۔ مجھے اسے اس مادہ میں کامیاب ہونے دینے کی تبت۔ مجھے
 اس بات کی کچھ سزا نہیں کہ آیا کچھ میں میری تعریف کریں۔ باغیہ ہر الزام
 عاید کریں اگر میرے ما مجھے الزام نہیں دیتے تو یہ سبھی جنگلی صفو برہمنی
 نشانوں پر ہم راہ داری کی خوش الحاقی۔ جسے مقابلہ ہر جنگ نشانوں کو
 زمین پر ہنگام کی آرزو ہوگی۔
 کیا تم کسی قد کے پیپی انا لیتق یا رسوم ادا کرنے والے ہو تب ہر

جب موقع باکریم تھا یہو جانی گئے۔ یہی روح ہم میں داخل ہونگی سگڑا سے
بہلے ایسا نہیں ہو سکتا۔

جان بلسفورڈ لکھتا ہے کہ ”دیبا کے مہم سچ پرانہ مالی روح کو جو کچھ
یہ پر اسے مذہب کا مسیح و بیع و انویا ہیں بلکہ خدا کے راہ دور
گرم اور سادہ شہزادہ د کا مورو وواہ اور اس پر مونا جو پہلے بھی نہیں
مفسوس نہیں ہوا۔ اور میں اسے ذاتی تجربہ کے نزدیک سمجھتا ہوں جو سکھ
اگر میں نہ شہادت نہ دوں کہ یہ رانی دم روح کی ہجر کے واسطے اس ف
خبر دہی ہے جس قدر کہ حوز کی صبح سارہ کے واسطے ہے۔ اور نسیم
درختوں کو اس قدر شاداب و آزادی سے نشوونما پانے کے قابل
نہیں کرتی۔ جب قدر کہ خدا کا دم انسانی باطن کو ایسی سرسبزیت کے مطابق پہلے
بھولے کے لائق کرتا ہے۔

خدا کے دم سے بڑھ کر کوئی روح کی بڑی بڑی بندہ کو منحوس نہیں کرتی۔
انسان از سر تا پا لاک حیثیت ہوتا ہے۔ اس کے حواس نہیں اور اس کی
خواہشات کی تحدید ہو جاتی ہے۔ اس کی عقل اس کی محسوس اور اس کے
خیالات اور سہلو تو رہتے ہیں یہ بشری اسکی دالست سے بڑھ کر ہوتی ہے
اور اس دم کی مدد سے اسی طاقتوں کو بڑھتی اور بڑھتی بڑھتی ہو جاتی ہے جو
مکمل ہوتا ہے۔ یہ انہی سرشت کو اسے بیان خیال کرتا ہے۔ لہذا متفقین ہوں
جانتا ہے کہ اس کا قائل فہم حیرت کا شہزادہ اس کے واسطے موجود ہے۔ اس
اسے ناظر میں کو کہنا ہوں کہ خدا کی ہستی اور دائمی الرسانی امید کی اسات
سے سہاوت ملتی ہے۔ کاس خدا کا دم روح میں نیا موسم بہار پیدا کرتا ہے
اور اس سے گہرے دے ہوئے بیخ و بن کو باز کی بخشی۔ تب ہم کو انیسو اندر خدا
کی ایسی ہی صاف و صریح شہادت ملے گی کہ ماہر نہیں عالم کی نسبت ملی ہے۔
اور ہم سے زندگی کا اندرونی سچو بہ اور خدا میں بے ماماں امید بلا متنبہ
تمہارے قریب تر ہوگی۔ اور تمہارے تمام نیچر اور دنیا کے بیرونی سچو بہ
بڑھ کر اس کے ظہور دکھائی دیکھا۔

نہیں آتی۔ یہ دو طریق سے غارت ہو رہی ہے۔ پہلے تو ان لوگوں کی بڑی تعداد موجود ہے جو رسم و رواج مذکور سے سراسر ہیں۔ اور یہ بڑھ کر اس بات کو ترک کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ اس کو اس طرح ترک کر رہے ہیں جس طرح موسم سرما کے آغاز میں دشت ایویرا سے بنے جہاز تیار ہوتے۔ اور وہ ان لوگوں کی تعداد بڑھ گئی ہے جس میں روحانی دم موجر ہو رہا ہے۔ اور یہ لوگ اپنے اندر مسیح کو مع اس کے سعدیل حسن و جمال اور کفارہ دینے والی طائفہ کو بچا رہے ہیں۔ اور یہ ہی زندہ گی اور کریمہ کو نکال رہی ہے۔ لہذا جس طرح کہ موسم بہار میں دشت کی ہی زندگی کی لہری نورانی زندگی کو تبدیل کر دیا کرتی ہے۔ اور موسم سرما کے بچا رہتے تھے ان کی جگہ پر آجاتے ہیں جس طرح یہ درختوں کا سارا سب پر جانستے ہوئے ہو رہا ہے۔ اسکو دیکھ کر سے بڑا حظ آتا ہے۔

پس جو لوگ بجائے روٹی کے پتھر اور بجائے حاشا بخش اناج کے سب سے دینے کی کوششیں سے ہمارے گرجوں کو چھوڑ دیتے ہیں کاشتکار کی جگہ ہر ایسے لوگ آئیں جو مال و ترخو سنوں کو جانتے اور ان کی پھیل کے واسطے کوشاں ہوں۔ اور جو لوگ کہتے ہو کہ مذہب دیوار ہو رہا ہے ہم کو کہتے ہیں کہ وہ سنگا ہوا کو لے دو۔ روٹی کو سنگا مانا ہے۔ کھانا ہوا۔ کاسن اس سنگہ پر وہ لوگ آئیں جن میں روحانی دم داخل ہو گیا ہے۔ اور یہ اس وجہ سے لوگوں کے واسطے بہت پیسہ بہا اور عظیم پیغام لائے ہیں اور یہ لوگ آئیں وہ جس سے پیغام مذکورہ ایسی خوب صورتی اور کامیابی کے ساتھ پہنچا رہے کہ آئیں روح قائل آجاتی ہے۔ کھرہم دیکھیں گے کہ اس وقت جو گرجے ہیں حال حال نظر آتے ہیں۔ اور ان میں بہت چھوٹے سے لوگ موجود ہیں۔ اس قدر سے ہو گئے ہیں کہ ان میں مثل سنگہ کی جگہ نہیں رہے گی اور گرجوں میں آئے دنوں کی سما کی نہیں ہو سکے گی۔ کاسن صدمہ بقاء ہوتا کہ ڈیرہ مہتمم لکے: ابھی ہمیں کئی سکے الہام کی ضرورت نہیں صرف وہ زندہ روح معلوم کرنی لازم ہے۔ جو پہلے ہی ہمارے اندر ہے۔ اور بچھ

ہے اور محو نہ ہے۔ یہ اور کھاتی ہے۔

تمام اشیاء کی افراط قانونی قربانی

یہ سعائیاں افراط کی روح ہے۔ اور ایسی طاقت ہے جو سب اشیاء کو عالم شہود پر آدمی شکل میں لاتی ہے۔ اور انکار لار ہی ہے۔ جو شخص اس معاشہ طاعت کا کھانا کھاتی ہے وہی کھڑی کو لگتا ہے۔ اس پر مانتا ہے۔ سفنا قلمی کشتیں۔ یہ اہو جالی ہے کہ جس سے اس کا کھانا کھاتا ہے۔ اس کا سب کچھ لگتا ہے۔

جو کوئی شخص افلاس کے خیالات میں مبتلا ہو رہا ہے۔ وہ اس پر دیا ہے۔ اور ایسے واقعات پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ اس کے ہوش کا اور اگر کوئی شخص فواد اس کی موجودہ حالت کبھی ہی بہ اقبال مندی کے خیال میں رہے گا۔ یہ ایسی حدیث کو عمل میں لانا ہے جو اس کے دلدادہ ہے۔ بعد اقبال مندی کے مال تو کس لاش کے۔ تمام عالم مر رہا ہے۔ لیکن اس کا کام کر رہی ہے۔ اور یہ کیا کہ ہم اس پر کیا کر سکتے ہیں۔ اس کے سامنے اور ہی نا تبدیل ہوئے والا واقعہ یہ ہے کہ ہمیں کو بھی جس کے تمام کائنات میں ہے۔ اگر ہم اس بنیاد طاعت کے ساتھ رہیں۔ تو ہمیں ہر شے کا وسیع ہے۔ تب ہم جس حد تک اس پر چڑھیں۔ تو اس کے ساتھ ساتھ ہی ذات میں اس طاقت کو پاتے ہیں۔ جو سب اشیاء کی افراط کو بہار ہو جاتی ہے۔ کے مطابق ہمارے طرف کیجئے والی ہے۔ اس طرح ہم وہ طاقت حاصل ہوئی ہے جس سے ہم ہمیشہ ان حالتوں کو بدل کر سکتے ہیں۔ جس سے ہم خوش کر رہے ہیں۔

جس طرح سب صداقت اس موجودہ آدم ہمارے ساتھ ساتھ کر کے کے انتظار میں ہے۔ اسی طرقت تمام اشیاء ہمارے فروغ کے واسطے اس موجود ہیں اور شخص مصروف ہے لاپتہ کی طاقت کے انتظار میں ہیں۔ حدیث اشیاء اپنے ہاتھوں میں رکھتا ہے اور ہمیشہ اس کا کلمہ ہے کہ

اور وہ وقت جلد آئیگا کہ ہم کھڑے کہ شکر ہے کہ پورا موقع مایل ہوگا۔
 اپنے اندر اور اسی واسطے سے اس مہانت و ثابت کے عمل کو بھی لوگوں
 عالم میں تمام اشیاء کی پیدا کر کے والی اور ان کو محکوم رکھنے والی ہے۔
 اور یہ وہی بیجا مہانت ہے جو دنیا کے لئے انتہا و سنوڑ العلوں
 کی عین کو اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے ہے۔ ایسے حال کو ماننے لگا لو
 (اور حسب خیال صحیح طور پر اور عقلمندی سے استعمال کیا جائے اس
 میں نامعلوم مقداروں کی تحفہ طافت ہوتی ہے) سب ٹھیک کام
 ٹھیک وقت پر ٹھیک تبدیل سے منہا رہے واسطے ملیگا۔ اور حسب بہ
 وضع آئیگا کہ جو محسوس کر لو گے۔ اس حال پر قائم رہو۔ اور اس کو
 کہی گزرنے ہونے دو۔ اور مستقل مزاجی سے کام لو اور ہمیشہ اس کو بخت
 امیدوں سے سربا کرتے رہو۔

ایسا کر کے ستم اپنا اعلان روحانی اخبار میں متالیہ کر دے جس اخبار
 کی اساعت محمد وہیں۔ بلکہ ایسا ہے جو صرف دنیا کی انتہا تک بہیں حالت
 مگر تمام عالم میں پہنچتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ ایسا اعلان ہے کہ اگر یہ
 منہا رہی جاوے تو صحیح موقع پر رکھا جائے۔ اس اعلان سے طبع کر پوٹر
 ہوگا تو تم صوفی فرط اس پر چھاپے ہوئے خواہ اخبار جس میں یہ درج ہو جس
 کی اساعت کے واسطے گہا ہی عمدہ درجہ کموں نہ ہو۔ جہاں تک تم
 بالآخر قوائیں اور جہاں بات کو بھی لڑو اور ان کے ساتھ ہر گئی پیدا کرو تم
 اسی حد تک موثر طور پر اس کر کے کے قابل ہو گے۔

اگر تم کسی اخبار کے اس کالم کو دیکھو جس میں ملا رسول کی ضرورت
 کے اعلان ہوئے ہیں تب معمولی نگاہ سے اساعت کرو۔ اعلیٰ حد بات کو
 عمل میں لاؤ۔ اور ان کے اعلیٰ بنیاد پر رکھو جسے تم اخبار کو اپناؤ تو دل
 میں بہ اچھی طرح بٹھان لو کہ اگر اس میں ایسا اشتہار ہو جس کے لئے میں سوز و
 محول بہر ہو تو میں اس کو دیکھنے ہی کھپاں لو لگا۔ اس پر قائم رہو یقین
 کرو۔ اور اس کے منفعہ رہو۔ اگر تم پورے اعتقاد کے ساتھ ایسا کر دو

”و میرے کھوئے اسے تمام طریقوں میں پہچانو۔ اور جس حد تک تم اس طرح رہو گے تب جو کچھ میرا ہے متبادل ہو گا۔ ایسے مددگار ہو جو دنیا پر چڑھا گیا۔ وہ سب لوگوں کو آزاد کرانا ہی دیکھتا ہے۔ اور ملازمت نہیں کرتا۔ وہ سب لوگوں کو آزادی دیتا ہے جو اسے لینے کے واسطے ہنسنا اور اختیار کرنے ہیں۔ وہ کسی کو اچھی باتیں دیتا ہے۔“

خدا کی اور افلاس کے سہرا نے اسے کسی قدر مردہ خیال کے طاقن کی ہمتی نہیں ہے۔ اور جس قدر ہم اس سے نکلیں اسی قدر ہمت ہے یہ اسی طرح پیدا ہو گیا ہے جس طرح کہ زہد کا خیال پیدا ہو گیا ہے اور اس وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ جسم اور روح کے مابین جنگ ضروری ہے لہذا اس کی میادوں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی۔ جس نے دہس میں زندگی کا لہر ہا اور مکلفہ خیال تھا۔ سچی خدائی ایک طرح دلی ہی ہے جیسی کہ سچی دانی ہے۔ جو شخص میعادا نہیں اور جو شخص ایسے عداوت اور طاقتوں کو جس سے بہرہ ور ہے عمل میں لاتا ہے ہمت اس کے واسطے عالم عظیم ایا خزانہ کھولتا ہے۔ جس کی ہم سیالی ہمتہ مانگ کے مساوی ہوتی ہے۔ اور مانگ کے تب ہی مساوی ہوتی ہے جب مانگ صحیح طور پر اور عقلمندی سے لیا جائے جب کوئی شخص ان مال اور دوا میں کمی کو پہچانتا ہے جب محتاجی کا خوف اس کو نہیں ستاتا۔

کیا تم نے در در گھر ہو کر نہ کہی اس خوف کو اسے اُدیر غائب نہ آنے دو کہ تم کو دوسری جگہ ہمیں ملیگی۔ اس سے جس سے ایسے اتفاقات پیدا ہوں گے کہ تمہیں بہت جلد دوسری اساجی مل جائیگی۔ درہم جو تمہیں ملیگی یہ بلاشبہ بہت کم درہم کی ہوگی۔ لیکن حالات کیسے ہی ہوں کم کو یقین نہ کیا جائے کہ تمہارے اندر ایسے عداوت اور طاقتیں ہیں اور تم انہیں اس طرح عمل میں لا سکتے ہو کہ وہ تمام طاقتیں اور ہاروی نقصان پر غالب ہو سکیں۔ ان حد بابت کو عمل میں لاؤ کہ تم ایسی مقناطیسی کشش پیدا کر دو گے کہ تمہیں ایسی ملازمت ملیگی جو تمہارے نقصان سے بالآخر زبردست

سراب کرو۔ اس طرح تم اں اتنا کوشش کرے ہو کہ اپنے کے واسطے اپنے آپ کو مصداقِ ماضی بنائے۔ انشاہ کی تحریک کرنے اور اکیلی بہت یقین ہونے سے مت ڈرو۔ کہو کہ ایسا کرنے سے تم ایسا ایڈیل پیدا کرو گے جو ان کو بہت کا لباس پہنائے گا۔ اس طرح کرنے سے تم اپنے درانے سے مسخید ہو گے جو عالم میں نہایت لطیف اور طاقتور ہیں۔ اگر تم بالخصوص کسی چیز کی خواہش کرو جو تم اپنے لئے اچھی نہال کرو۔ اور اس کا رکھا جیجے اور بہا پر معلوم ہو۔ اور نہ شے ہمارے زبردستی کو دیکھ کر بیانی ہو۔ اور اس کے اپنے یاں رکھنے سے دور رو کو فائدہ پہنچا سکو گے۔ یہ خیال قائم رکھو کہ ٹھیک وقت مراد ٹھیک طریق سے اور ٹھیک ذریعہ سے یہ ہمارے یاں آئیگی۔ اور ہمارے واسطے ایسا راستہ کھولیگی جس سے تم جو کچھ چاہو حاصل کر سکو گے۔

مجھے یاد ہے کہ کچھ عرصہ گزرا ہے کہ ایک نوجوان عورت کو کچھ روپیہ کی اشد ضرورت تھی۔ اس کو ایک کام کے واسطے مطلوب تھا۔ اور اس کو کچھ وجہ نظر نہ آئی کہ یہ کیوں اس کو نہ ملے۔ یہ عورت ان لوگوں میں سے ہے جو اندر دلی جذبہ بات کی طاقت کو سمجھتے ہیں۔ اس سے اپنے مائل کا وہی انداز قائم رکھا جو ہم آدمیان کر چکے ہیں۔ صبح کے وقت چند لمحوں تک اس نے عالم تنہائی میں امنیہ غور کیا۔ اور اس طرح اپنے آپ کو بالآخر طاقتوں کے ساتھ بالکل ہر یک کہا۔ دن کے نیم ہوئے سے پہلے ماںڈاں کے ایک شخص نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کچھ کام کرنا چاہتے ہو۔ اس کو یہ سن کر حیرت ہوئی مگر اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہی مسئلہ آئی ہے۔ اور میں دیکھوں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس نے وہ کام کرنا شروع کیا۔ اور اس کو بہت اچھی طرح سمجھ گیا اور جب یہ اس کو ختم کر چکی اس کو اس قدر نقدی دستیاب ہوئی جس کی اس کو توقع نہیں تھی۔ اور اس نے سمجھا کہ میں نے جو کام کیا ہے اس کے واسطے بہ روپیہ بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس نے اپنے سے انکار کیا۔ مگر دوسری جانب سے جواب ملا کہ ”میں تمکو جو رقم دیتے ہیں اس سے تمہارا کام زیادہ ہے۔“ پس اس عورت کو جس کام کے واسطے روپیہ مطلوب

مہم کسی طرح الٹا ہوا نہ تھا۔ اور نہ القاصص یہ ہو گا کہ مہماری طرح
 مہم سادگی میں نہ ہو۔ اس پر عمل کر
 اگر مہم لکھ کر ہی نہ آئے۔ اور یہی اسی بہ ہو جس کی تم چاہتے ہو اور
 تمہارے دل آئے کہ ہم بہر اسامی بہ کا ہم کرنے کو قابل ہو۔ تب اس
 ملازمت کے اختیار نہ تھے ہی اسے دل میں لگتا کہ یہ ملازمت بہتر اسامی
 بہر نہیں ہے۔ وہ کار نہ ہے۔ اس خیال پر قانع ہو۔ اس خیال سے کام لو۔ اور
 بہر ہی کہ متوقع نہ ہو۔ اور بہر وقت اس اسامی میں ابھار نہ ہو۔ اس وقت
 مہم ملی ہو۔ اگر ہم ابھار نہ ہو گئے۔ اس لیے اتفاقات پیدا ہوں گے کہ
 مہماری موجودہ ملازمت بہر ہی کا یہ نہیں۔ ناکہ انہی کا رہے ہو گی۔
 حالانکہ اگر ایمان نہ ہو گئے تو ایسا وقت آئے گا جبکہ قیامانی ملازمت کے
 کمزور یا بے ہوشی اور فرحان ہو گئے۔ اور نہ کر رہے۔

۱۰ افسانہ سدھی فاقا دل ہے۔ اس میں ظاہری افلاس کا دورہ بہر
 مہم کی بہ ہو۔ مگر اس میں مسعد ہو گئے کی کوشش کر رہے۔ اور بہتر موقوف کا
 متوقع رہے۔ اور رہے۔ اور فارغ البالی کی حالتوں کے نگاہ میں نہ ہو۔ اس لیے
 کے اندر کہ اس طرح فاقہ رکھتے تھے ہم اس لیے لطیف۔ خاموش اور ناقابل
 مبالغہ حیدر ماکمل میں ملا دے۔ جو عہدہ مادی کے بعد ان باتوں کو عالم
 بہر میں لایا۔ جو آج محض خیال معلوم ہو فی ہیں۔ لیکن خیالات کی جذبہ
 طاقت ہیں۔ اور جب یہ صحیح طور پر قائم ہے۔ ہائیں۔ اور ٹھیک۔ ان کا
 جائیں۔ نہ مادی حالتوں کو ظہور میں لائے۔ کے واسطے بیج کا کام ہے
 کبھی لکھنے کے واسطے ہی نہ ہو۔ بلکہ جو وقت ایسا کرنے میں صرف
 کرنا ہو۔ ان کو آگے نہ بڑھنے اور انہی خواہش کے مطابق حالتوں کو درست
 کرنے میں صرف کر رہے۔ اس لیے آپ کو فرقہ حالی کا محرک کر رہے۔ اور اس لیے آپ
 کو اسی حالت میں دیکھتے۔ اور یقین کر لے کہ بہت جلد ہم آسودہ حال ہو گئے
 شاعری اور ان کی سہ گرا اس خیال اور شوق سے ایسا کر رہے۔ یقین رہے اور
 قطعی طور پر یقین رہے۔ متوقع نہ ہو۔ اور نہ لگا مارا امید ہے اس خیال کہ

ہمارے سامنے سرنگوں ہوگی۔ اور خوشحالی میں بدل ہو جائیگی۔ پس جب یہ مسودہ ہو اسکی جانب سائنٹی اور امن سے دیکھو۔ اور جو وقت رہے اور خوف و غم میں سر کر رہا ہو وہ اپنے اندر دینی طاقتور خدمات کو عمل میں لانے میں سرگرد۔ تب معیت خود آہنگ ہوگی۔

یسا اعلیٰ با اعتقاد و سچی کامیابی کا قانون ہے۔ جب ہم اس امر کو پہچانیں کہ اسان ایسی کامیابی اور کامی اپنے ساتھ لے کر رہنا ہے۔ اور ہر دینی مالتوں پر موقوف ہمیں ہوتی تب ہمیں وہ طاقتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جو ہر دینی مالتوں کو جلد اپنی کامیابی کا ذریعہ قرار دیتی ہیں۔ جب ہم اس بالا اثر مندر پر پہنچ کر اپنی ہستیوں کو بالکل بالاتر قوانین کی ہمسازی کرتے ہیں۔ تب ہم اندر دینی خدمات کو سر کیا عمل میں لاتے ہیں۔ اور یہ باہر اس لئے کے ساتھ لانی ہوئی دانیں آتے ہیں جس کی ہم خواہش کرتے

ہیں۔ ہم کامیابی کو اپنی جانب کھینچنے کے واسطے خود دینی طاقتور مولاتے ہیں اور اپنے اندر ایسا مرد سب مرکز قائم کرتے ہیں کہ ایک یا دوسری سے کے واسطے اور اور دوسرے کے کچھ ہم کفر میں بیٹھ کر ان مالتوں کو اپنی جانب کھینچتے ہیں جسکی ہمیں خواہش ہوتی ہے۔ اگر ہم اس مرکز میں اچھی طرح جاگزین رہیں تو اتنا متواتر رہا ہے کہ راستہ پر آتی ہوئی محسوس ہونگی۔

ساتھ میں دیا کے لوگوں کی سطحی تعداد ایسا پہچاننا مشکل نہیں ہے۔ جس سے معمولی ہیں۔ اور پوچھنا نہ ملے گی جس فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے جس قدر احتیاط کے ساتھ ہم ان قوانین کو دیکھتے ہیں جو عظیم صداقتوں کی تہ میں ہیں ہمیں نہ یا وہ معلوم ہو رہا ہے کہ یہ صرف نہایت ہی معمولی ہیں بلکہ ایک نظر سے اور عمیق اور سچی نظر سے صرف یہی معمولی قسم کی ہیں۔

بہت لوگوں کو اعلیٰ درجہ کے عامل یا متاق ہونے کا فخر ہے۔ لیکن جو لوگ خود اپنی مانت پر خیال نہیں کرتے وہ درجہ بڑھ کر عامل ہیں۔ قطع نظر اس کے جن لوگوں کو ایسے متاقی کا ہمنامہ ہے وہ کئی درجے کم متاق ہیں یا

کھا بہ فائدہ اس کے نہ رہے بہت زیادہ تھی۔

ایکے طاقتوں کے مہول اور۔ مورت اسہ مال کی کئی لکھائیں سے
 بہ انکس ہوتے۔ جس سے انکس سب سے ملتا ہے کہ ہا ہوتے ہا ہوتے اس کے اس کے اس کے
 بلکہ کہ اشیاء مملو بہ وجود ہی ہوتا ہے ہی گود میں اس کے بلکہ بالائز ہذا بات کو
 عمل میں لاؤ۔ اور پہلے جو سے ملے اس کو فالو کر لے۔ اور جو کام ملے۔ اس کو
 کر دے۔ اور اچھی طرح کر دے۔ اور اگر یہ کام کامل طور پر اطمینان بخش نہ ہو تب
 اس بات کا یقین کر دے۔ اتفاقاً در کھو۔ اور موقوف رہے کہ نہ ہم ہیں کسی نہ ہم ہیں
 انکس پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ دنیا کی تمام مہترین اشیاء کو انہی صاحب کیجئے
 کی مناد بہ ہے کہ پہلے ان اشیاء کو اپنے دل میں مقیم کر دے۔ ان کے مالک
 بنو اور ان میں سرگرد جس کو غلطی سے خدائی بلاؤ کہتے ہیں۔ حالانکہ اس
 قسم کے خیال فی الحقیقت ناویدہ عمار کے جذبات میں ماطن میں محل ہیں
 رہو۔ اس طرح رعبہ رفتہ محل والے فراموش ہمارے ہی صاحب کت تن کو پیچیدہ
 لیکن اس کے لیے کہ نہ معنی نہیں لائے کر دے با سکی ہیکر کسی چیز کی خواہش کر دے۔
 بلکہ یہ ہے کہ جب ہم یہاں دنیا میں ہوتا ہستی اور استدلال سے اپنے آپ
 عالم بالائز دیکھو جسے ہم نہیں کی رکالی میں کہا ہے کو مجبور ہو اس رکالی کو
 نقرنی طشت تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھو۔ نہ کہ دوسروں کو لقرنی رکابیاں دیکھ
 کہ جس کی آگ جلے شاکھی ہونا با حسد کہنا یا طنی جذبات سے نکال دیا گیا ہے
 ایک دوست نے جو اندرونی غذا ماست کی طاقت سے واقف رہے
 اور اس کی زندگی کی اس سے ہدایت ہوئی سے اس طرح کھر بکائی کر دے۔
 حسب ہم کو پہچانے اپنی بغل میں دبایا ہوا اس کے چہرہ کی متکمل کو دیکھ کر کہ
 ہنسوا دے ہنسندہ اپنا خیال بیل کی جانب رہا ہوا اور اگر ہم تمام توجہ کو پہچان
 کے کام کی طرف مہذب کر دے گئے تو یہاں ہمارے ہی نظر میں سے غائب
 ہو جائیگا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ اگر ہم معینیت کے آگے سر
 نگوں ہوتے تو ایسے اتفاقات ہونے کے کہ ہم ہم غالب آسکی راز اگر ہم ان حالتوں
 پر اپنی غالب آہوئی طاقت کو پہچان لے اور اس سے کام لو گئے تب ہم

جو شخص یہاں بالکل دیادی مقصودات کی خواہش کا غلام ہو وہ اس جسم کو
چھوڑنے کی اپنی ہی دیباہی رہینگا۔ علاوہ اس کے جو ملک اس حالت میں اپنی
خواہشات کو پورا کرنے کے ذریعے نہیں ہوئے۔ لہذا اس عذاب کا مغلوب
رہنے سے ہم سے کم سے کم لچو کے واسطے ہی دیگر اشیاء پر دل لگانے کے قابل نہیں
ہوگا۔ اور جس خواہش کو را کر رہے کے ذریعے موجود نہیں ہونگے۔ وہ اس کو گنا
سنا بلگی۔ اور مشائخ جمع حقیقہ کو اپنا ملک سمجھتا رہتا۔ اس کو فخر و لہجہ میں برباد
ہوتے دیکھ کر اس کو زیادہ تر تکلیف محسوس ہوگی۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ ایسی جو
چاہیاد دوسرے کے نام و صفت کرتا ہے۔ اس کے اسد فال کے جاننے میں
اس کی کوئی نہیں ہوتی۔

اس صورت میں کس طرح ہم جہاں کر سکتے ہیں کہ دیادی مقصودات ہمارا
ملک ہیں کسی شخص کا حاد ہی اراضی کے چند ایک کو یا لگا کر اپنی زمین کہتا کس قدر
غریت میں داخل ہے جبکہ ہم اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے یہ ہمارا نہیں ہے۔ جو
اشیاء ہمارے ہاتھوں میں آتی ہیں۔ یہ ہمارے فضلہ اور واصل کے واسطے نہیں
ہوتیں۔ اور صحیح کہنے کے واسطے اس سے بھی کم ہوتی ہیں۔ یہ ہمارے تصرف
میں استعمال کے واسطے بلکہ عقلمندی سے استعمال کو ملتی ہیں ہم محض اس
کے خرچ کرنا اور لے ہوئے ہیں۔ اس میں ہیبت میں جو طرح ہم انہیں خرچ کرتے
ہیں انکا حساب دینے کے وہ دادر ہوتے ہیں۔ معادہ دلائل کا قانون
عظیم جو سب زندگی میں کام کر رہا ہے اسکی سنت کا ردانی طریق ہے خواہ
ہم امن کو باضابطہ طور پر نہ سمجھیں۔ یا جب نہ ہمارے سے متعلق عمل کریں اس
کو ہم پہچانتے ہوں۔

حسن شخص نے بالآخر زندگی کو پہچان لیا ہے اس کو بہت ررو مال جمع
کونے کی خواہش نہیں رہتی۔ اور جس حد تک اس بات کو پہچانتا ہے کہ یہ
اپنے اندر مالا مال ہے۔ اس کے خیال میں میری متحمل کی وقت گنت
جانی ہے۔ اور جب یہ اس امر کو پہچان لیتا ہے کہ اس کے اندر ایک
ابسا مبع ہے جس سے یہ ایک طاقت کو نکال کر کسی وقت ایسی ضرورت کے

لوں کھو کہ کسی طرح عامل ہو سکتے ہیں۔ مگر جہاں زندگی کے تحتست مجموعی تعلیم ہے یہ کچھ بھی نہیں۔
 مثلاً اس شخص سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جس نے دیادھی خیال سے تمام دنیا حاصل کر لی ہو۔ اور ابھی ابھی روح سے واقف نہیں ہوا ہو۔ اہل سے گرد ایسے لوگوں کے اردھام موجود ہیں جو حقیقی زندگی کو کھولے ہوئے ہیں اور سچی زندگی بسر کرنے میں محض ان کے حواس ہیں۔ اور عارضی دنیا ہی جمیع حتمات کے غلام بلکہ ناجیز غلام ہیں جو لوگ دنیاوی دولت پر ایسے آپس کو قابض خیال کرتے ہیں یہ دراصل بالکل دولت کے قفس میں پونے ہیں اور ایسے انفرادیت میں جنکی زندگیوں سنا ان لوگوں کی سرس میں سے تھر رہتی ہیں جو ان کے گرد ہوں بلکہ تمام دنیا کے سہ سے ہو گئے ہیں۔ یہ ایسے لوگ کہ جب اپنے جسم کو قایم و برقرار نہیں رکھ سکتے جو اس دنیا کے ساتھ تعلق رکھنے کا وہ ہے یہ بیشک اس دنیا سے ناچار بلکہ فانی و زور جاتے ہیں۔ اور اپنے جمیع جہتہا کا نفع بھی اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے۔ نیک دوسری زندگی میں برہنہ اور خالی ہاتھ داخل ہونگے۔ شفقت آمیز اعمال۔ نیک خیال چلن۔ روح کی طاقتیں۔ اندرونی زندگی اور کشف کا حقیقی حصول اور زبردست بدلہ پرنہ کچھ حقیقی اور روحی مقبوضات ہو سکتے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں سے سب سے بڑے بہرہ رہی ہیں۔ اور یہ اس طرح زندگی کے حقیقی سامانوں سے بھالی ہاتھ رہتی ہیں۔ بلکہ اس سے مدد چھابے ہی حالت میں ہو سکتے ہیں۔ ہمیں نیچا رہیں کرنا چاہیے کہ جو عادات ایک دفعہ پڑ جائیں زندگی کی دوسری ہیئت میں اس سے بڑھ کر آسانی سے ٹوٹ سکتی ہیں جس قدر کہ اس زندگی میں ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہاں دولت کسی وقت کو پڑے دے تو ہمیں نیچا نہیں کرنا چاہیے کہ محض اس خاکی ہڈی کو چھوڑنا اس کا سبب عالموں کو درست کرنا ہے سب کچھ قانون کے مطابق نہیں۔ اور سب علما و مصلوہل پر اس ہے۔ عیسایہ ہم لوہے میں دیا ہی کاٹتے ہیں۔ اور بہرہ اس زندگی میں نہیں ہوتا بلکہ سب زندگیوں میں ہوتا ہے۔

اور جب اس استعمال نہ کیا جائے تو سہاگے انداد ہے کہ رکاڑ
 ہو جاتی ہے۔ اور سہاگے رکت کے بعد تہ ہمارے گرد لپیٹ
 لگوں کی ٹری بعد موجود ہے جس کی رند کیاں کند اور ٹھلگی ہیں
 اور ان کو معمول اور جس ما سکتے ہیں۔ اور ان کو داہی مسرت سے محو
 کر سکتے ہیں رند طبع نہ ان کو عقلمندی سے استعمال کر یا شروع کریں۔
 حکما طرہ حقہ ادنیوں سے دیادی دقت لفظ جمع کرے جس میں صرف کر دیا
 ہو شخص اسی عالم زندگی جمع کرے جس میں صرف کرے۔ اور سب کچھ
 جو اس نے جمع کرے ہو خزانہ کام کے واسطے بچھڑ جائے۔ اس کی حالت
 آید بل زندگی سے گتہ ہو جاتی ہے۔ مجھ میں یہ کوئی تحریر بات نہیں کہ میں
 انیا یہ ظاہر ماجو نا جس کو میں کہی نہیں بننا یا ہتا کسی محتاج کو دیدوں۔
 اگر کرنی بات قابل تفریق ہو سکتی ہے۔ تو وہ بہتے کہ میں موسم ہر ما
 میں کسی برہنہ یا محتاج کو عمدہ معصوط ہوتا دوں۔ اور یہ شخص ایسا ہو جو
 دہانتا رہی سے کام کرے کی کمائی سے اپنے حال کی ضروریات چھوڑتا
 ہو۔ اور اگر جو تے کے سامہ میں اس کو دیا آب و درں تو اس کو دیکھنا فایز
 اور مجھے دگنی رکت حاصل ہو۔

اس سے بڑھ کر کوئی عقلمند اس استعمال پہاں کہ جس کے پاس بہت
 مال ہو اس کو یہ ایسی زندگی میں حیرت کرے سے زندگی کو مال والا کہیں۔ اس
 طرح ایک رند گہاں معمول اور ترقی پدید ہو جی۔ اور وہ وقت آگیا۔
 جب کہ انساں ایسے مرتبہ کے بعد بہت جمع ختم چھوڑ یا بچھڑتی خیال کر سکتے
 ہیں۔ لوگ جو یہاں محلوں میں رہتے ہیں جھٹی زندگی میں ان لوگوں
 سے زیادہ تر عریب ہو گئے جس کے پاس ماہ لے کے واسطے چھت پڑی
 موجود ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص محل میں رہ کر ایسی چھوٹی شہر میں ہو۔
 جو تے جمع کی جائے اور استعمال میں نہ آئی والی ہو اس کو اس عالم
 میں کہہ سکتے ہیں۔ اور رنگارنگتا ہے۔ مگر حدائی طریق یہ ہے کہ اس
 کو اس طرح پہلایا جائے کہ یہ سے طریقوں میں استعمال میں آسکے نہ

مطابق اشیاء کو اپنے واسطے طلب کر سکتا ہے۔ دنیاوی حرج منہا کے ایسے
 لاچار سے اپنے آپ کو لاتا ہے جو ہر وقت اس کی توجہ اور احاطہ کا مستحق ہی ہو
 اور اس طرح زندگی کی حقیقی اشیاء سے اس کی توجہ کو ایسی جانب متوجہ
 رکھے۔ درمیر سے الفاظ میں یوں کہو کہ پہلے یہ بادشاہت کو پاتا ہے۔
 اور سمجھتا ہے کہ جب یہ اس کو ملے گی ہے تمام دیگر امتیاز پوری مقدار میں اس
 کے قبیل میں آتی ہیں۔
 چنانچہ آستانہ کا جس کے پاس بادجو دیکھ نہ ہو اس کے سب کچھ تھا تو
 ہے مہول کے واسطے بہشت کی بادشاہت اس داخل ہوا ایسا ہی مشکل
 ہے جس کا شہر کے لئے سوئی کے ناک سے گزرتا۔ دیگر الفاظ میں یوں
 کہو کہ اگر کوئی شخص ابا تمام وقت دنیاوی دولت کے جمع کرنے میں حرج کر
 اور اس قدر ہمہ تن چلتا ہے کہ یہ اس کو حرج کر سکتا ہو تو اس کے پاس اس
 محبت بادشاہت کو معلوم کرے کہ واسطے کو اس وقت باقی رہا ہے
 کہا لکھو کہا ڈالر لیکر آیا وقت اس کے سجھا لے اس میں حرج کرنا اچھا ہے یا
 کہ ان توان میں سے واقفیت حاصل کرنا کہ ہر ایک ضرورت جس وقت پر
 ہم پہنچ جائیگی۔ اور اس بات کو معلوم کرنا ہے کہ کوئی عمدہ شے سے
 دریغ نہیں کی جائیگی۔ اور اس بات کی کہ کوئی پختیا کہ ہم میں ہر ایک ملنے
 والی شے کو انہی مالک کے مطابق کہنے کی طاقت ہے۔ جو کوئی بالآخر ظلم
 کی منزل پہنچتا ہے۔ وہ کہی کسی خاص قسم کی دلچسپی میں نہیں پڑتا جس
 نے آج دنیا کو سخت بندوں سے بکھرا ہوا ہے۔ یہ اس بات اس طرح
 نہرت کرتا ہے جس طرح کہ کسی لہرت انگریز شمالی مملکت سے پہنچ گیا تھا
 ہے۔ جب ہم بالآخر طاقتوں کی کٹہ کو پہنچیں گے حقیقی دنیا کی حالت زیادہ
 تر بنو جو ہونے کے قابل ہو گئے۔ اور اس بھاری مفوضات سے
 واپس نہیں ہو گئے۔ جو سوائے امداد دینے کے نہیں بار کر رہے ہیں۔ یہ
 سرگرمی سدا ہے۔ جہاں سب مسائل حل ہوتے ہیں۔
 دولت ایک خاص تعداد سے بڑھ کر استعمال نہیں کی جاسکتی۔

ایک طیرِ قافلِ سرِ ابرو ایسے کام میں لگا ہوا ہے جس کی تاثیر یہ ہے کہ جمع کرے ہر ایک
کے سچے اسناد و کی طاقتوں کو ایسا ہی مردار کرے تلے ہے حسا کہ اس کی تمام
اعلیٰ قابلیتوں کو جواب دیتا ہے۔ بہت لوگ مالا اور ہتھ انداز کو علمی ہ
سکے کہ ہمیشہ سیلائی اشیاء سے چپے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ اگر انکو استعمال کر کے
یہ لائی اشیاء میرا کر لیں۔ تو یہی ایسا اسکے آئے گیوا سٹے ہو گئے نکلے۔ جمع کرنے
سے ضرور کسی نہ کسی طرح نقصان پہنچتا ہے۔ حالانکہ عقلمندی سے
استعمال کر کے یہ نقصان دہ نہ ملتا ہے۔

اگر درخت درخت نادانی اور لالچ اس سال کے بتوں کو قابو رکھے
جب یہ اپنا کام کر چکے ہوں تو نئی کامل اور جسب زندگی کہاں سے آئیگی۔
جب کاموں سمجھ جائیں انشاء ہوا کرتے تلے ہے۔ ہر قدر بے فربہ فرودگی اور اخیر میں
سوت اس کا نتیجہ ہوگی۔ اگر درخت پہلے ہی مر چکا ہو تب یہ پیرا نئے
پتوں کے ساتھ چٹیاں رہ سکتا ہے۔ کہو لگے پھر یہ نہیں نکل سکتے۔
لیکن جس تک درخت میں جان ہے تب تک ضروری ہے کہ نہ
میرا نئے پتوں کو چھوڑ دے تاکہ نئے نکلے کے واسطے راستہ پیدا ہو
عالم کا قانون اور اطہ ہے ہر ایک ضرورت بکثرت پہنچائی جاتی ہے
وہ ملے اس کے راستہ میں کرنی اور جابل نہ ہو۔ ہمارے قدرتی اور
حقیقی زندگی۔ ہے کہ ہمیشہ کامل زندگی اور طاقت حاصل کرے۔
اور بیخایت زندگی اور طاقت کے ساتھ اپنی ہر گئی کو پہنچائیں۔ اور
اس طرح ہوا شاء ہمیں مطلوب ہیں وہ ہمیشہ باخراطہ ہمارے پاس موجود
ہوئیگی۔ تب جو اشیاء ہمیں ملتی ہیں ان کو جمع کرنے سے نہیں بلکہ عقلمندی
کے ساتھ خریدا کر کے ہم اپنی سیلائی کو بڑھا سکتے ہیں۔ اس طرح
ہم صرف بیخایت نیکی کے متحمل ہونا میرا قابض نہیں ہوتے بلکہ ایسے
آپ کو انکی روانی کے واسطے وسیع ہر بنا تے ہیں۔

ہی میں۔ سو اگر اس کا اعلیٰ نہ ہو کہ وہ لگا بادشاہت ہمارے سے اور یہ کیا ہم
 ساتھ صاف طور پر نہیں سمجھ سکتے کہ اس کو دور سے الگ ہمارے لالچ سے تنہا اس
 کا اس سے کم کیا۔ بادشاہوں کے خواب کے زندگی کے سانچہ حرکت
 پیدا کر دے۔ جب ہمیں یہ یکر لگی کاہل ہمارے ملک کا توجہ دستاویز تار کے اور جب
 ہم بہ باد گئے باقی تمام جیس اس کے نیچے ہمارے سے یاں آجائیں۔

فصل خرچ لیسرا کا قصہ آشنا کی اسٹیٹری تعلیم کی دوسری خوبصورت
لتر ہے۔ حسب معمول ہم سب کچھ سرتاج کر چکا۔ اور حساسی خواہشوں
کی بادشاہت میں مہریت و اساطیر کی تلاش کر رہا۔ اور اس سے اسکی آئینوں پر
لنگہ با اس کو رنادرہ سہواری نہ ملے گی کی لے رہا تھیں۔ یہ نہ ہو جس میں آمار اور اس
نے کھا کس اسٹے مایہ کے پاس بھاڑ لگا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ اس
سام آدراہ گردلوں کے بعد اسکی اسی روشنی اور کوٹنا یا کہ لڑکھن جوان بہنیں
بلکہ اپنے مایہ کا لیسر ہے۔ اٹھ کر اپنے باپ کے پاس رہا۔ تمام اعتبار اس کے
ہاتھوں میں ہیں۔ اس طرح اس کو معلوم ہو گیا کہ تھوہی زندگی بلا واسطے خدا
کی زندگی سے ملتی ہے۔ ہمارے باپ اور ہمارے باپیں ہمیں جسم دینے کا دل
ہیں۔ یہ مکان ہیں جس میں ہم رہتے ہیں۔ لیکن حقیقی زندگی کسی زندگی کے بیانات
منبع اور خدا سے آتی ہے جو ہمارا باب ہے۔

ایک روز آستانہ کے یاس، سعادہ لایا گیا کہ تمہارے ماں اور بہائی باہر کھڑے ہیں اور کچھ کہنا چاہتے ہیں اس نے حوا مار مہرستی ماں اور مہرستی بہائی کو بلایا تو انہیں میرے مات کی مہرستی کو دیکھتے تھے، مہرستی پورا کر کے دے دی ہوا تھا، یہاں سے اور ماں سے۔

بہت لوگ اس بات کے عالم ہو جاتے ہیں کہ میں اس کا فیضان فی الخلق کر سکتا
ہوں۔ مگر میں یہ یاد رکھتا ہوں کہ ہوا کی ضرورت ہے۔ اگر نہ ہو تو میں بڑے
چونے کے ساتھ ہمارے خون کا اتنا ہی ہوں۔ ہمارے کچے رہیں وہ ہیں جو خاص و
روح میں ہمارے ساتھ تعلق نہ رکھتے ہیں۔ اس طرح ہمارے جسم میں ترسے
وہ رہ جاتے ہیں جو کچھ کے لئے نہ سے خاص رہتے ہیں۔ اور یہی ہے۔

چلتے ہوئے ہر لمحہ خدا ہوسکتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ جس پر اب ہم کو کر رہا ہے
ہیں گو ہم رکھنے کی زندگی اور اس میں تباہی آجانی ہے۔ ہوا آخر میں لوہو ہوا۔ اور
اس لئے کہا کہ لو کہ اس لئے خدا نام ہم جس کو ایسی اس لئے دل سے "میں" کا خال
تھی نہیں ہوا۔ خدا کی کہے خدایا کہ درگزر مارا۔ اس لئے آگے۔ بے انتہا میں مگر یک
کمرنا ملکی ہمام انعام دلتوں کی روح رداں ہے، یہ صفت کی زندگیوں میں داخل
ہو یا یہی طرحی طاقت ہے۔ یہ سب کو خدا کے سامنے ملاپ کئے ہیں۔
یہ اس لئے مارا کہ یہ سب کو خدا کے سامنے اہل نہرنا ایمو کیل سوئے ہوگ دیگئے
ہیں جس سے عظیم دھانی عالم کے قیام میں قائم نہ کیا ہے اور یہاں سے کہ کس طرح
ہم اپنے آپ کو اس کے محل کے سامنے زیادہ رکھا ہے۔ ساتھ داکہ نہ سکتے ہیں صرف
عصرہ والوں کے مہربان اور یہاں سے کاظمی اندر دینی روشنی ہے خدا
الساں کی روح میں اسی قدر درجہ آؤتھا چالنا ہے۔ حقد روح اس کے
سامنے داکھا ہے۔ جس کو الہام ہوا کرتا تھا۔ نہ ہمارے ساتھ رہا کرتا
تھا۔ وہ ہی انہی وقت کو یہ بتاتا تھا کہ اس لئے کہ ہم سب زندگی
کے بحر عظیم کی مائیں ہیں۔ اور اس لئے کہ اس نے سامنے پورے طور پر داکر لئے ہے
اس کے الہام آئے تشریح ہوئے ہیں۔

دعا کی تمام مار سچ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو خدا اور عزتیں سچی دانائی اور
طاقت کی مادہ ساتھ میں داخل ہوئی ہیں اور اس طرح انہیں اس اور تکیہ کی
میرل لکھا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی طاقت عظیم کے ساتھ ہم تک رسد ہیں
داؤد و مریم و اس اور طاقت رکھا اور اس کی روح اسی حد تک تعریف اور
لوحیہ میں کہلی ہے جس حد تک اس لئے خدا کی آواز کو سا۔ اور اس کی اعلیٰ
ہذا اس پر عمل کرتا رہا۔ اور یہ کہ اس کو ایسا کر لئے میں باکامی ہوئی۔ ہم اس کی
روح کی حقیقت اور درستی سے یہ ہے۔ یہی ماب ہر قدم یہ صادر آتی ہے
جب اسے ایسا یوں سے خدا کو بھیجا اور اس کی ہدایت کر لئے رہے یہ بعد شمال
رہنا اس اور طاقتور رہے اور کوئی مانتا ہی نہ اس لئے آئی۔ اور جس کی ہدایت
لئے اپنی طاقت پر ہر قدم کہ اور خدا کو انہی طاقت کا ذریعہ نہ سمجھا یہ یہ ہے۔

رہائی تھا اور تفریق دور ہو رہی ہے۔ اور لوگ سب کچھ بھول کر ملکر رہیں
 بدوس کار عظیم کر رہے ہیں۔ خود ہی سے عام جنگ سے بڑھ کر ہو رہی ہے۔ کمر بستہ
 روحانی فاسد محبت اور عبادت کی بالائے پیش گوئیوں میں سب کو شامل
 کر رہی ہے۔

حب الوطنی ہم سب کو ملے ہوئے ہے۔ ہر سے ملے۔ اچھے ملک پیار کے۔ یا
 اچھا ہے۔ مگر گروں کے اپنے ملک کے ساتھ اس سے ٹھیک کر رہا ہے۔ یہاں
 جس قدر میں عام دیگر ملک سے محبت کرتا ہوں، اگر میں اپنے ملک سے
 پیار کرتا ہوں اور دوسروں سے کھٹکتا ہوں، میں اپنی کوتاہیوں سے
 کھتا ہوں۔ اور میری حب الوطنی کا معیار اپنے ملک کی نسبت بھی بلند نہیں
 آتا بلکہ اگر میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور اسی طرح ہر تمام دیگر ملک
 سے پیار کرتا ہوں، میں اسے جو باہر کی نسبت کی نسبت کو پیار کرتا ہوں۔ اور میں
 قسم کی حب الوطنی بہت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اور اس پر ہمیشہ اعتقاد رکھا جائے گا
 خدا کی نسبت جمال جس بارہ میں ہم سب کا اتفاق ہے۔ یعنی کہ طاقت
 اور زندگی کی معائنات روح سب کے غیب میں ہے۔ اور اب میں اس کے
 واسطے سے کام کر رہی ہوں۔ اور سب کی ہاں ہے۔ یہ اس مسئلہ سے جس کی
 سب تمام لوگوں اور تمام مذاہب کا اتفاق ہے۔ اس واسطے کہ فی نفس کا دیا
 دہر یا نہیں ہو سکتا۔ خدا کے متعلق جو کئی خیالی قائل ہیں ان کے لحاظ
 سے نہیں دیکھ سکتے اور کافر موجود ہیں۔ اور خدا کا شکر یہ ہے کہ اسے لگے ہو
 ہیں۔ کہ وہ ہمارے دور بیان کی اسے حل کر سکتے اور اس میں وجود ہیں۔
 جو اس واسطے الہام عائد کرتے ہیں۔ جس کو کوئی اندر رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ
 نسبت یہ نہیں کر سکتا۔ بہ جمال ان لوگوں کے واسطے اطمینان بخش ہے جس
 کی توجہ میں نہیں آتا کہ کس طرح خدا اسے علم اور اتمام لینے والے کیجیے
 سے بارہ میں نہیں ہوتا۔ ان خاصیتوں کا اتمام ہر دور اور ہر دور کی عزت
 کہ کم کرنا ہے اس کا نہ اس طلاق کر رہے ہیں۔
 ہر کرم اور ذاتی مدتی ہے۔ ہر کرم ہے۔ ہر کرم ہے۔ ہر کرم ہے۔

مہربان کچھ مسئلہ ہو گا کہ یہ اس اصولوں کو کہاں لکھا جیسا کہ مذکور ہے اور جسک ہم
 اپنی ذات سے کم مایہ کر گئے ہیں اور وہ دنیا سے نہ مایہ نہ کر سکتے ہیں اسی حد تک
 ہم لوگوں کو اپنے خیال کر کے اس کے خاص طریق پر لایا۔ مگر کم سے کم ہمیں دیکھ
 انہیں اپنی ذرا لے کر اس کے بہرہ میں طور پر مودوں بہوں۔ خدا تعالیٰ
 کی کمال شہادت کر کے ہیں اور وہ سچے ہیں چھٹی کتب میں کہ ہمارے اسناد کی
 اقسام چھ دیں خدا تعالیٰ سے جو ہے۔ یہ ہم تلاش کر کے دیکھتے ہیں معلوم ہو گا کہ اس
 بہرہ میں کچھ کاپیوں کا حاصل ہے جو ان کے نام کا مستحق ہوا۔
 تمام ملکہ ہر ایک کے عظیم اصول ایک ہی ہیں۔ صرف یہی اصولوں میں اس
 در تعادلات ہے جس قدر اختلاف لوگوں کے کہہ کے مدارج میں تعادلات
 ہے۔ اھل دوزخ کے در یافت کہ جاتا ہے وہ نہ ہاں نہ ہو کیا ہے وہ کامیں کہتا
 ہوں۔ مذہب کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے در سے صرف ایک ہی مذہب ہے۔ اور نہ مذہب
 خدا کا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ عقاید مختلف لوگوں کی تعادلات سے یہ معلوم ہو گئے
 ہیں۔ مگر چنداں مصلحت کی بات نہیں۔ کہ جو شخص حد درجہ کا زیادہ
 امتداد ہو اسی قدر یہ عقیدہ اختلاف کرتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مختلف
 نام رکھتے ہیں۔ وہ نہ حقیقت میں مذہب ایک ہی ہے۔
 جس وقت ہم اس عظیم واقعہ کو ملاحظہ کر لیں گے کہ ہم نے مذہب کی مدد
 نہ درج سے دھڑکتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب ہے۔ اور
 جس حد تک اس کو کہتے ہیں ہم اپنے گمراہ لگا لے ہیں جو دوسروں کو ہم سے
 علیحدہ کر رہتی ہے۔ اور ہم ہی اس دیکھ لے لیں کہ عالم گیر مذہب کو ہمیں
 بھی نہیں۔ جو شے جامع نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے نام کے قابل نہیں ہوں۔
 صرف ایک ہی مذہب ہے۔ جس کا ایک ہی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ مسلمان
 درج ہر ایک طرح کے شرک پر پیدا ہوں۔ یہ اس شہر عام سے ملتی ہے۔ میری کتاب
 لیکن ان سے لاکھوں سال قبل لے لیا یا جو کہ ہے۔ ہم غٹ و سید ہے۔ اور انکو جو
 رنگ دیتے ہیں یہ خود ورت، ایک اور وہ ہے۔ میں ان کے نام کا کہانی مذہب
 کہہ کر شکل کی نظم لکھ لانا ہے۔ میری نظم اس کے نام کے اور اس کے نام کے

شرعاً میں ہر درجہ جنہوں کے واسطے کسی بولور دہ راج میں نکل کر رہے۔
جہاں جمالی جو اس کے درجہ کوئی ماتہ ہوتا ہے نہ کر رہے۔ وہاں ہر ماٹھ گروں
وہاں سے خدا کی طرف سوجھ ہو۔ اور قبول کرے گا اور اچھا کر دے شاہی اور اس کے
توقع سے پہچنے کر لیں مارت کی خواہش کر۔ تاکہ اسکی ماریت نہ کہ تمہاری روح کے
اور داخل ہو۔ یہ بہنہ ہی روح میں بہ کر اور اسے دھ کر کے بہ تہار سے ماطن
میں جلوہ افکن ہوگی۔ اور وہاں سے تمہارے جسم کے ہر جہہ سے بہ کر ہوگی
تس میں حد تک چمکتا ہوگا۔ ایکو اتش بہا دیکھو اسے تھوڑے گے ہمیں سالر شاسی آئیر
اور قدر کر نیوالی طاقت محسوس ہوگی۔ چیم روح اور باطن میں ہر از ہی پیدا
کرے کے بعد اس کو خام ذہن کے ساتھ ہمساری کرگی۔ اس ہالہ میں تم پہاڑ
کی چوٹی پر رہو گے۔ اور نہ انکی ہدا بہنا سے سامہد ماتیں کر رہے گی یہ ہمیں
سے آتے رہے ہوئے اس حقیقت کو اپنے ساتھ لاؤ۔ رائے کام کر رہے رہے۔ چاہے
اور رہے ہوئے اسے اس میں چھ رہے۔ اس طرح کو ہم پہاڑ کی چوٹی پر نہیں
ہو گے تاہم اس تمام حال۔ اہام اور طاقت کی حقیقت میں رہے ہو گے جو ہم
وہاں چھوڑ آ رہے۔

اس طرح تہ رہے وہ وقت آگیا کہ ہم بہ وقت کی وقت اور رکھوں
کے سورہ دل میں جس ایسے حال کی ہر کر دلیت کر عالم تہائی میں جاؤ گے اور ہمیں
معلوم ہو گا کہ وہاں اور بہرہ گشت۔ ذامالی۔ امن۔ طاقت اور متہل اور بہرہ گشت
کے عالم کے روح تمہاری ہدایت اور طاقت اور رہنمائی کر رہے۔ یہ لگانا اور دعا
ماٹھ کی روح ہے۔ اور طہرے کے بعد دعا مانگتے رہیں کی حالت ہے۔ نہ خدا کو بھیجا
اور اسکی راہ پر چلنا ہے۔ یہ ایسے اندر میں کرنا ہے۔ یہی پہلی اور دوسری ہدائی
ہے۔ پہلی ہدائی سرشتی ہے اور دوسری روحانی زندگی ہے۔ اس طرح آدم کی
پہلی ہستی کا حلقہ اتارنا ہے۔ شخص اسکی زندگی کا اس میں ہے۔ اور دہائی
ہستی میں داخل ہوا ہے جو کسی کا عقیدہ کہ اسکی کین نہ ہو۔ کیونکہ خدا کا پیما
ہر نہ اسی ہستی ہے۔

نہ اسی حقیقت ہے جس کو میں اور اب اگر چاہوں آج ہی بلکہ اسی گھنٹہ

پھر اسے مسرت پیدا ہوگی اور اس قدر لوگ وہاں آئیں گے کہ اس کے
دوار پر پہنچی ہوئی نظر آئے گی۔ اور مسرت کے اسے گنت لگا تار سانی دینگے
اور لوگوں کو مذہب کے ساتھ ایسا پیار ہو گا جیسا کہ ان کے اچھے راز زندگی
کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس پھر پھر اور زندہ مذہب ہے۔ تمام تپتے مذہب کا
میاں۔ اب اور یہاں زندگی نہ کہ روزانہ زندگی کے واسطے

اس کی صورت ہے۔ اگر یہ اس اچھاں میں گورائے آئے۔ یہ سب یہ مذہب ہی نہیں۔
ہمیں ہر روز اس دما کا در کا ہے اور دوسری بات میں جو وقت صرف کیا جائے
یہ محض تفریح اوقات میں داخل ہے۔ اس وقت ہم جو در و راجی زندگی بسر کرتے
ہیں یہ بگولی بسر ہو سکتی ہے۔ لہذا ہمیں جو تہوڑا وقت یو مادیو مالا ہے اس
کی ہم بہت کچھ احساظ کریں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ہم ہر بات میں ناکام ہونگے

بالاترین معمول کی حقیقت

میں اکثر یہ سوال نشا ہوں کہ اس کو حقیقت کو سمجھنے کا طریق کیا ہے؟
اسکی یہ میں جو واقعات ہیں یہ بلاشبہ نہایت جمیل اور سچے ہیں۔ لیکن کس طرح
ہم اس منزل کی پہنچ سکتے ہیں؟ اس کے نتائج اس قدر عجیب و غریب ہیں۔ ۹۔

اگر ہم خود اس طریق کو مشکل نہ کریں تو اس میں کوئی دھت پیش نہیں
آتی۔ اس بارہ میں جو طرا کلمہ استعمال کیا جا سکتا ہے وہ یہی ہے کہ ڈاکٹر واکسٹن
اپنے دل اور ضمیر کو اس رہائی پہاؤ کے واسطے ڈاکٹر واکسٹن اپنے داخل
ہونے کے واسطے دروازہ کے پلینے کا منتظر ہے۔ یہ لہجہ اس شہسہ کا دھماکا ہے
کی طرح جو آدیر سے کھتوں میں نیچے پانی لانا ہے۔ یا فی ایسی حاصبت کے مطالعہ
وہاں کے کھتے ہی کہ کہ کہتوں کو سرب کرتا ہے۔ یہ حالت زندگی اور طاقت
کے ساتھ ایسی یک رنگی کو بھیان کر دیا اس کی کہ کوئی ہم کہ یہ معلوم کرنے کے
بعد کہ ہمارا اس کے ساتھ اور اس کا ہمارے ساتھ ملتی ہے جس پر کرایا
باقی رہتا ہے کہ اس یک رنگی کی منزل پہنچیں۔ اور ایسا باطن اور صبر کو پھر اس
کو قبول کرنے کا اندازہ اختیار کریں۔ اور پھر اس کی خواہش کریں۔

کے ساتھ اپنی لگاؤ نگاہ کو یا نہ لگے اور اسے اپنے آپ کو برائی یا بے لگت کے واسطے کہتا ہے۔
اس قدر کامل طور پر بادشاہ تیار ہو کر داخل ہو کر کھڑے ہیں۔ اور اس منزل
پر پہنچ گئے ہیں کہ اس کی نگاہ کو بظرف تمام طور پر یہی اس طرح ہدایت نہیں
ہوتی بلکہ اس کو ہر ایک تفصیل میں پہنچتی ہے۔ ہر طرف اس سے حد طاعت
کے ساتھ ہم چلتی ہے۔ اس کے ساتھ ہم ہر گز نہیں۔ اور ہمیشہ اس کے ساتھ ہم ہر گز نہیں
ہیں۔ اس طرح اسماعیلی بادشاہ کی حقیقت اس کے ہر گز ہر گز نہیں ہے۔ ہر
ایک شے کی افراط کا ملک ہوتی ہے۔ اور اس کی شے کی کمی میں نہیں
ہوتی۔ ان کے مانگ میں نہیں ہر گز نہیں آتا۔ اور یہ کہ اس کے ہر گز نہیں
میں پڑنے میں کہ کیا کریں اور کس طرح کریں۔ ان کی ہر گز نہیں ہوتی
ہیں اور کہیں ہر گز نہیں آتیں۔ مگر یہ ہر گز نہیں اس کے ہر گز نہیں ہے
کہ اعلیٰ طاقتیں ان کی رہنمائی ہیں۔ اور اس طرح یہ ہر گز نہیں کی دہرے ہر گز نہیں
ہوتے ہیں۔ اس وقت جن لوگوں کی رہنمائی میں ہے ان میں سے دو
میں کا بطور حقیقت منورہ اور شرف کے میاں کرنا اگر دوام الناس کے معہ نہیں تاہم
قابل اعتقاد معلوم نہ ہوگا۔ مگر ہمیں اس باب کو نہ بولنا یا در کس احاطہ کے کچھ ایک
شخص حاصل کر کے کہتا ہے وہ دوسرے کے واسطے ہی ممکن ہے۔ یہ علاقہ بھول اور ہر گز نہیں
زندگی ہے اور جو شخص مال اور جمعیت میں سرگرم یا ہے۔ اور اعلیٰ قوا میں کے ساتھ ہم ہر گز نہیں
رہا ہے۔ اس شخص کی اس قسم کی رہنمائی نہ زندگی ہوتی ہے۔ اور اس کا کارزار شخص
پہنچے کہ اس رہنمائی میں رہیں جو تمام عالم میں رہ رہی ہے۔ اور یہ ایک
دفعہ اس میں آہا میں سب زندگی میں مقصد نہیں رہتی اور دن بدن اس
پر کے ساتھ رواں رہتی ہے۔ جس طرح کو یا رہے ہر گز نہیں کے مطابق
ایسے ایسے رہنمائی میں رہتی ہیں۔

سام تعالیٰ تعالیٰ کے لیے یقیناً ایک ایف۔ مہر انبیا یاں اور ذرا غلط
ذکر اس وجہ سے لاحق ہوئے ہیں کہ ہم استیاء کی روحانی تربیت سے باہر نکل
جاتے ہیں۔ اور جب تک ہم اس حالت میں رہتے ہیں۔ سب کچھ ہم نازل ہوتا
ہے۔ اس رو کے مقابلہ میں ہر گز نہیں کا مشکل اور بے یقینی رہے۔ حالانکہ وہ

اور اسی لمحہ میں ماسکے ہیں۔ اُنہی اسی وقت راہ راست اختیار کر کے فیہم عرصہ
یا کر اسکی کامل تصدیق کی کہ وہ کوئی سچا مسکئی۔ بہانہ کی جانب رخ کر کے بلکہ نا آہستہ قدموں
سے سفر کر کے ہرگز نہ ہرگز نہ دیر پہنچ جائیگے۔ لیکن اگر نہ پہنچ سکتے ہیں تو
چلنے کے لئے بھی سفر مقرر دیر پہنچ سکتے ہیں۔ جسے جیسا کہ گہری کھدائی کیا کہ ہمیں
شوق ہے پلانتے ہو کھدائی کرنے ہو یا ہمیں کرنے کا خواہش آتا ہے اس کے روبرو
کردار جو صلہ میں فرسوسا۔ طاقت اور قادر دست۔ صرف کام میں لگتا ہے اور بہر
دل و مرگم ہوتا ہے کھدائی سے شروع کر دیر پہنچ کام مکمل ہو جائیگا۔
اور جو ان کے نام سے ہرگز آگاہ ہے کہ کتنے عداوت کی چوہاں لیا ہے۔ اور
میں نے اپنا مدعا کو کر دیا کہ یہ کیا کر لیا ہے۔ طاقت میں کوئی بار بوجھاؤ لگاؤ
اس نام سے اسکی زندگی کو بگاڑ کر دیا اور یہاں اسی زندگی میں حق نہ رہا اس
کی جہم میں آگیا۔ اور اسکی تعلیم بھی نہیں کر دیا اور اسی یہ حقیقت اور زندگی
سمجھنے کے لئے ممکن ہے۔ اسی نام سے اس کو لکھ کر کہا لوگوں کا مشعل برقرار بنایا۔
اور جو ان بدلی نے کہا کہ کیا تم ہمیں جانتے کہ مجھے ایسے مایہ کے کام میں لگتا
جائے وہ اس نام کو اب ہر زندگی کا اثر انداز فرار دیکر اس نے کامل حقیقت کی چوہاں
لیا کہ میں اور مایہ ایک ہی ہیں اور اس طرح یہاں اسی زندگی میں آسانی باور شاک
کی کامل حقیقت کو پہنچ گیا اور اس کی تعلیم و تعلیم کا یہی مدعا ہا کہ اسی زندگی
میں سب لوگ اس حقیقت کی کہ کوئی سچ سکتے ہیں۔ اسی نام سے اس کو ہرگز لکھ کر کہا لوگوں
کا مشعل برقرار بنا۔

جہاں تک علم بالوں سے تعلق ہے تمام عالم میں پہلے سے ہی معلوم ہو گا کہ
اس سے شکر کہ کوئی حکم قابل تفہیم نہیں کہ پہلے خدا کی مانتا ہست اور اس کی
راستداری کی تلاش کر دے۔ اور تمام دنیا اس پر ہوتا رہے لئے ہر جا اسکی
میں جہاں کہتا ہوں کہ جو نہیں ایسی ذات میں دیانت لے اور یہ ذات شاس ہر وہ
جو کہ پہلے طور میں آج کا ہے اسکی زندگی سے ہر وہ رہی اسکی علت کو معلوم کر لے
کا۔ اور وہ قیاس اسکی سچ میں آج کا ہے جس پر یہ مبنی ہے۔

فلسفی طور پر مجھے کسی ایسی زندگیوں کا حال معلوم ہے جو بعادت زندگی

کے سامنے خدا اور عظیم قدرتی طاقت کے کام سے مستعد ہونا۔
 آسان اور جھلک بکھش ہے۔ بیجا دنیا زندگی اور طاقت کے ساتھ
 اسی بھرگی کو پہنچا اور اس طرح کو پہنچا بھار کے ارد گرد کے
 سامنے ہمسازی پیدا کرنا ہے۔ اور انسانوں کی زندگی کی منزل
 پر پہنچا ہے۔ اور اس طرح تمام عالم کے سامنے بھرگی پیدا ہو جاتی
 ہے۔ اور یہ سب سے سڑی بات یہ ہے کہ بھار سی اپنی ذات کے سامنے
 ہمسازی ہو جاتی ہے۔ جس جسم روح اور مائل بالکل ایک دوسرے کی ہر گز
 ہو جاتے ہیں۔ اس طرح زندگی کامل اور پہرہ ور ہو جاتی ہے۔
 تب بیماری نفسانی زندگی عالم ہو کر نہیں غلام نہیں بجاتی۔
 بلکہ حافی حالت ماضی حکومت کے اور پیدائشی نوست میں روحانی
 زندگی کے زیرِ اقتدار ہو جاتا ہے۔ پھر زندگی عیب نہیں رہتی۔
 بلکہ ہمیں سہ گونہ اور کامل زندگی میں (یع اس کے تمام حالات اور
 ہمیشہ سنی زیرِ دستوں اور طاقتوں کے) بسر پاتا ہے۔ اس طرح
 بھار کے فہم میں لا جاتا ہے۔ کہ دنیا فی راستہ زندگی کا عظیم کشف
 ہے۔ جس کے ایک جامع زہد اور دوسری جامع اس کا بڑا استعمال
 ہوتا ہے۔ ہر ایک شے استعمال کے واسطے ہوتی ہے۔ مگر استعمال کے
 کامل فائدہ اٹھانے کے واسطے معقول ہو جانا چاہیے۔

حب ہم میں مالا تر حقیقت میں محو رہتے ہیں۔ حواسِ ظاہر
 نہیں کئے جاتے۔ بلکہ زیادہ تر مکمل ہو جاتے ہیں۔ جب کہ کنٹرولنگ
 ہو جاتے ہیں۔ ان کی عام نوعیت لطیف ہو جاتی ہے۔ اور عورتیں
 پہلے ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ تب ہی نشو و نما لے لگتی ہیں
 اس طرح ہم مکمل طور پر قدرتی حالت پر آ جاتے ہیں۔ اور باخبری
 کی بالائے منزلتیں ہماری سمجھ میں آنے لگتی ہیں۔ جس کے ہم بالا
 ترین قوانین کی اور صداقتوں کا اسی ذات میں ظاہر ہونا ممکن
 کرتے ہیں۔ حب ہم ان مدارج میں داخل ہوتے ہیں کہ ہم ان لوگوں

مفقور قوم قریح کے دائرو میں چھٹے باب کی مختلف دکھائی دیتی ہے۔
اور اس کے کمری۔ نیلے۔ اور مدھلا رنگوں میں۔
اور تمام بوتھوئی برندوں میں بڑا گار ہے ہیں۔
اور تمام بہدلوں میں خوشگفتہ ہو رہے ہیں اور اوں کی خوشنودی میں
میرے دماغ کو معطر کر رہی ہے۔ یہ سب اسی کے ظہور اور لوہے ہیں۔
دن کی باجلال روشنی میں اور رات کی عجبیب یرنہ مشکس میں وہی
رہنما ہے۔

بہری روح ماسے مسرت کے پڑتی جاتی ہے۔
اور یہ ہے جو اس اس لہریں میں گم ہو گئے ہیں۔
عجب کوئی شخص اس بنیاد پر روح اور طاقت کا کبھی نہ اس کی کمال
حقیقت کو پہنچتا ہے پہر اس کو سب کچھ ملتا ہے۔ الہی حقیقت کا جمال
اور سب سے اسی زندگی کو عجبیب ہونے میں جو اس طرح بنیاد پر روح کسا تھ
اسی کمری کو بھلائے۔ زمین پر چلتے پھرتے آسمانی رسول اور خدا کی
حقیقت کو پہنچاتا ہے۔ اسی سے کمزوری اور نامردی کو طاقت
ہے۔ اور غم اور آہوں کو مسرت و انبساط میں خوف کو ایمان میں اور
ادھام کو حقیقت میں تبدیل کرنا ہے۔ یہی اس طاقت اور قبول کے کمال
کو حاصل کرنا ہے۔ اور یہی حقیقت کے ساتھ ہمہ گیر ہونا ہے۔

و صفت نہی رکھنی۔ باکہ اگر کسی شخص کو دیر تک اس کے پاس رہنے کا اتفاق ہو تو نہ سخت نہ مزہ ہو کر بچا رہو جانا ہے۔

بن بلا حوں کو بھر بند میں، سفر کرنے کا اہا حق رہا ہے بہ اکثر کہا کرتے ہیں کہ ابھی جڑے کے نظر آئے سے پہلے ان کے قریب نہ آنے کی خبر بندل کی خوشبو سے بچایا کرتی ہے۔ جن کو ہوا سمندر میں لئے پھرتی ہے۔ کیا تم اسی مہیں سمجھتے تھے کہ اس قسم کی روح کے جسم میں ہوئے گا کہا فائدہ ہے۔ جب تم اوپر اوپر سب چاپ بھرو گے۔ اس طرح جو با ہتھارے اندر سے نکلا کر لوگوں کو محبت میں ہو کر موثر کر رہے گے۔ اس طرح کہ وہ تمہارے ساتھ رہیگا۔ اور جہاں کہیں تم ساؤ گے لگا تار لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہو گے۔ تمہارے دوست اور سب لوگ بہ کہنے لگیں گے کہ وہ کہ اس کے آنے سے ہمارے گھر دل میں اس اور مسرت ہوتی ہے۔ اب ہم اس کے آنے کو خیر نہیں کہتے ہیں۔ اور جب تم کو جوں سے گذرے تو گئے ہنکے مانند سے ملے گا۔ ہوں گے دلیں مردہ اور عورلوں کو کچھ نہ سمجھ رہا فی اثر محسوس ہوگا۔ جس سے ان کے اندر بھی خواہشیں اور بھی ہر قسم کی سدا ہوگی۔ اور تمہارے پاس سے گزرنے سے گروٹر سے کا سر بھی عجیب نصف ایسانی شکل کا سا نظر آئے گا۔ ایسانی روح کی لطیفہ واقفیت رسانی نہ سے اس وقت الہی ہی صداقت و شہادت ہو جائیگا کہ تمہیں اس بات کا علم کہ ایسی زندگی بہاں اور اسی وقت کہیں شخص کے اندر ہے۔ اس کو بلا تھنا ستر شائے گسٹ گانے سیرا ادہ کرنے کے واسطے کافی ہے۔ اور جب یہ زندگی نصیب ہو کم سے کم اس کے ایک گھنٹ کا حاصل یہ ہوگا۔

اور میں تجوید کے لئے اس عظیم کے سہارے سرکڑا ہوں۔

میرے نزدیک سب انسان رسانی ہیں۔

میں آجھانی مٹن کہا ناموں۔

اور آسمانی شراب پیا ہوں۔